

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا



حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

(آ - ج)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333-3136872

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

(آ-ج)

جلد اول

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاح جامعہ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمارت کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: حج و عمرہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۲۰۱۷-۱۴۳۸ھ

ناشر: بیت العمارت کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

0333-3136872, 0302-2205466

0333-3845224

فون:

baitulamar2004@gmail.com

qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ای میل:

ملنے کے دیگر پتے

پنجاب:

042-37224228

0333-4101085

0321-9233714

0333-8335011

مکتبہ رحمانیہ۔
الفتح پبلشرز۔
مکتبہ عائشہ۔
دارالناشر۔

کراچی:

0314-2139797

021-34727159

0334-2659744

0324-2855000

021-34856701

021-32729089

0321-8936511

021-35032020

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔
دارالانشاء، بنوری ٹاؤن۔
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔
مکتبہ المعارف، دارالعلوم کراچی۔

نمبر پختونخواہ (KPK):

0311-8845717

0336-9731158

0334-8825488

0337-7445290

0312-9430416

0313-8680501

0334-8414660

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔
مکتبہ بنوری ٹاؤن، کلی مروت۔
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔
مکتبہ حجابیہ، اکوڑہ خٹک۔
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔
مکتبہ اختر ٹین، اکوڑہ خٹک۔
مولوی ظہور، مردان۔

کوئٹہ:

081-26622631

0333-7434142

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔
مکتبہ ماجیدیہ۔

فہرست

عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۲۷	☆ حرف آغاز.....
۴۱	☆ مقدمہ.....
۴۱	☆ بیت اللہ.....
۴۲	☆ زمین.....
۴۲	☆ بیت اللہ شریف کا تعارف.....
۴۳	☆ حجر اسود.....
۴۵	☆ میزاب رحمت.....
۴۶	☆ حطیم.....
۴۶	☆ غلاف کعبہ.....
۴۷	☆ احرام کعبہ.....
۴۸	☆ ستارہ کعبہ.....
۴۸	☆ کعبہ شریف کا اندرونی غلاف.....
۴۹	☆ بیت اللہ شریف کا طول و عرض.....
۵۰	☆ آب زمزم.....
۵۲	☆ مقام ابراہیم.....
۵۳	☆ دار ارقم.....
۵۵	☆ صفامروہ.....

عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۵۸	☆ حدود حرم.....
۵۹	☆ مسجد حرام اور حرم کی حدود کا درمیانی فاصلہ کلومیٹر کے حساب سے.....
۵۹	☆ حرم کے حدود کی حد بندی کیسے ہوئی؟.....
۶۱	☆ غار حرا.....
۶۲	☆ جبل ثور.....
۶۲	☆ جبل ثبیر.....
۶۲	☆ منی.....
۶۴	☆ مسجد خیف.....
۶۴	☆ مزدلفہ.....
۶۵	☆ مشعر الحرام.....
۶۶	☆ عرفات.....
۶۷	☆ مسجد نمبرہ.....
۷۰	☆ ذوالحلیفہ.....
۷۰	☆ جُحہ.....
۷۰	☆ قرن المنازل.....
۷۱	☆ یلملم.....
۷۱	☆ ذات عرق.....
۷۲	☆ آفاق.....

صفحہ نمبر	عنوان
۷۲	☆ مشرق میں رہنے والوں کی خوش قسمتی
	آ
۷۳	☆ آب زم زم کھڑے ہو کر پینا
۷۳	☆ آٹھواں چکر کر لے
۷۳	☆ آٹھواں شوط کر لے
۷۴	☆ آٹھویں ذی الحج کو جمعہ کا دن ہو
۷۵	☆ آٹھویں ذی الحج کو کس وقت منی جانا چاہئے
۷۶	☆ آخری چار چکروں میں رمل کرنا
۷۶	☆ آدم علیہ السلام کے طواف
۷۶	☆ آدم علیہ السلام ہندوستان سے مکہ مکرمہ ایک ہزار مرتبہ آئے
۷۷	☆ آفاقی
۷۷	☆ آفاقی احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں چلا گیا
۷۷	☆ آفاقی حل میں جانا چاہتا ہے
۷۸	☆ آفاقی عمرہ کی نیت کہاں سے کریر
۷۸	☆ آفاقی کا بار بار عمرہ کرنا
۷۸	☆ آفاقی کہاں سے احرام باندھیں
۸۰	☆ آفاقی مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے
۸۰	☆ آفاقی مکہ میں مقیم ہوگا

صفحہ نمبر	عنوان
۸۰	☆ آفاقی مکہ میں مقیم ہے
۸۰	☆ آفاقی میقات سے باہر نکلے تو
۸۱	☆ آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا نماز کے دوران
۸۱	☆ آنت اترنا
	ا
۸۲	☆ ابراہیم علیہ السلام کو تعلیم حج
۸۳	☆ اجازت کے بغیر حج بدل کرنا
۸۴	☆ اجازت لینا
۸۵	☆ اجازت نہ ملنے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھ سکا
۸۵	☆ اجرت پر حج کرنا
۸۶	☆ اجرت پر طواف کرنا
۸۶	☆ اجرت لے کر کسی کی طرف سے حج کرنا
۸۶	☆ اچار
۸۶	☆ اُحد
۸۷	☆ احرام باندھ لیا حج یا عمرے کی نیت نہیں کی
۸۸	☆ احرام باندھنے سے پہلے حیض آگیا
۹۰	☆ احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے
۹۱	☆ احرام باندھنے کا ارادہ ہو

صفحہ نمبر	عنوان
۹۴	☆ احرام باندھنے کا مسنون طریقہ.....
۱۰۳	☆ احرام باندھنے کے بعد حج کے بغیر واپسی.....
۱۰۴	☆ احرام باندھنے کے بعد عمرہ کے بغیر واپسی.....
۱۰۴	☆ احرام باندھنے کے بعد مجنون ہو گیا.....
۱۰۴	☆ احرام باندھنے کے لئے نفل پڑھنے کا موقع نہ ہو.....
۱۰۵	☆ احرام باندھنے والا احرام میں شرط لگالے.....
۱۰۶	☆ احرام باندھنے والے کو اختیار ہے.....
۱۰۷	☆ احرام سیاہ ہو.....
۱۰۷	☆ احرام سے پہلے حیض آجائے.....
۱۰۸	☆ احرام سے پہلے خوشبو لگانا.....
۱۰۸	☆ احرام سے پہلے خوشبو لگانے کی وجہ.....
۱۰۹	☆ احرام شروع ہوتا ہے.....
۱۰۹	☆ احرام کا تولیہ.....
۱۱۰	☆ احرام.....
۱۱۰	☆ احرام کب باندھے.....
۱۱۰	☆ احرام کہاں سے باندھیں.....
۱۱۱	☆ احرام کھولنے سے پہلے صابن یا شیمپو لگا کر غسل کرنا.....
۱۱۱	☆ احرام کھولنے کا طریقہ.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۲	☆ احرام کی چادر.....
۱۱۳	☆ احرام کی چادر بدلنا.....
۱۱۳	☆ احرام کی چادر کو زمزم میں تر کرنا.....
۱۱۴	☆ احرام کی چادر لنگی کی طرح سینا.....
۱۱۴	☆ احرام کی چادریں کیسی ہوں؟.....
۱۱۵	☆ احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہے.....
۱۱۶	☆ احرام کی حالت میں ایک دوسرے کے بال کاٹنا.....
۱۱۸	☆ احرام کی حالت میں بیوی کو شہوت سے ہاتھ لگالیا.....
۱۱۸	☆ احرام کی حالت میں حیض آجائے.....
۱۱۹	☆ احرام کی حالت میں شیمپو یا صابن استعمال کرنا.....
۱۱۹	☆ احرام کی حالت میں غسل کرنا.....
۱۱۹	☆ احرام کی حالت میں غلطی.....
۱۱۹	☆ احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا.....
۱۲۱	☆ احرام کی حالت میں کنگھی کرنا.....
۱۲۱	☆ احرام کی حالت میں مرگیا.....
۱۲۱	☆ احرام کی حکمت.....
۱۲۲	☆ احرام کی میقات.....
۱۲۴	☆ احرام کی نیت.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۴	☆ احرام کی نیت فرض نماز کے بعد کرنا.....
۱۲۵	☆ احرام کی نیت کب کرے.....
۱۲۵	☆ احرام کے اوپر سے مسح کرنا.....
۱۲۶	☆ احرام کے بعد بے ہوش ہو گیا.....
۱۲۷	☆ احرام کے بعد سر کھلا رکھے.....
۱۲۸	☆ احرام کے بغیر ڈرائیور وغیرہ کے لئے میقات تجاوز کرنا.....
۱۲۸	☆ احرام کے بغیر گزرنے کی تلافی.....
۱۲۸	☆ احرام کے ساتھ میقات سے باہر جانا.....
۱۲۸	☆ احرام کے کپڑے مردوں کے.....
۱۲۹	☆ احرام کے لئے غسل کرنا.....
۱۳۰	☆ احرام میں ایک کپڑا.....
۱۳۰	☆ احرام میں دو چادر سے زیادہ لینا.....
۱۳۰	☆ احرام ناپاک ہے.....
۱۳۱	☆ احرام نفل نماز کے بغیر باندھنا.....
۱۳۱	☆ احرام ہوٹل سے باندھنا.....
۱۳۱	☆ احصار.....
۱۳۲	☆ احصار کا حکم.....
۱۳۶	☆ احصار کی چند.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۸	☆ ادارہ کو رقم دے کر قربانی کروانا.....
۱۴۰	☆ اذان شروع ہونے کے بعد طواف کرنا.....
۱۴۰	☆ ارکان حج.....
۱۴۱	☆ ازدحام کی وجہ سے رمی نہیں کی.....
۱۴۱	☆ استرہ نہیں.....
۱۴۱	☆ استعمال شدہ کنکری.....
۱۴۱	☆ استقبال کرنا.....
۱۴۲	☆ استلام.....
۱۴۳	☆ استلام چھوٹ جائے.....
۱۴۳	☆ استلام صرف دو جگہوں پر.....
(۲۸۱/۲)	☆ استیجازم زم سے کرنا.....
(۳۱۷/۴)	☆ اسلحہ.....
۱۴۴	☆ اشارہ کرنا بھی سنت ہے.....
۱۴۴	☆ اشعار.....
(۱۰۷/۲)	☆ اشہرج سے پہلے حج کا احرام باندھنا.....
۱۴۴	☆ اشہرج سے پہلے عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا.....
۱۴۴	☆ اشہرج میں عمرے کرنا.....
۱۴۵	☆ اصحاف صفہ.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۷	☆ اضطباع.....
۱۳۸	☆ اضطباع چھوٹ جائے.....
۱۳۸	☆ اضطباع نماز میں کرنا.....
۱۳۹	☆ اعلان حج.....
۱۳۹	☆ افراد.....
۱۳۹	☆ اقامت کی نیت.....
۱۵۲	☆ اقامت کے وقت طواف شروع کرنا.....
۱۵۲	☆ امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا.....
۱۵۳	☆ امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت.....
۱۵۴	☆ امیر الحج.....
۱۵۴	☆ ان پڑھ تلبیہ کیسے پڑھے.....
۱۵۵	☆ انجکشن.....
۱۵۵	☆ انڈرویئر.....
۱۵۶	☆ انزال ہو جائے رمی کے دوران.....
۱۵۶	☆ اولاد کے ذمہ والدین کو حج کرانا.....
۱۵۷	☆ اونٹ.....
۱۵۷	☆ ایام تشریق.....
۱۵۸	☆ ایام تشریق میں تکبیر پہلے پڑھے یا تلبیہ.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۸	☆ ایام حج میں عمرہ کا احرام باندھنا.....
۱۶۰	☆ ایام حج میں عمرہ کرنا.....
۱۶۰	☆ ایام نحر.....
۱۶۰	☆ ایام نحر کے بعد حلق کیا.....
۱۶۰	☆ ایام نحر کے بعد قصر کیا.....
۱۶۰	☆ ایام نحر میں طواف کیا.....
۱۶۱	☆ ایک احرام سے کتنے عمرے کئے جاسکتے ہیں.....
۱۶۱	☆ ایک عمرہ چند آدمیوں کی طرف سے کرنا.....
۱۶۱	☆ ایک قربانی پر دو شخص کا دعویٰ.....
۱۶۱	☆ ایک محرم نے دوسرے محرم کا سر حلق کر دیا.....
	☆ ب
۱۶۲	☆ بار بار آنے جانے والوں کے لئے احرام کا حکم.....
۱۶۲	☆ بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا.....
۱۶۳	☆ بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا.....
۱۶۵	☆ باریک دوپٹہ پہن کر حرمین میں آنا.....
۱۶۶	☆ باریک کپڑا پہن کر حرمین میں آنا.....
۱۶۷	☆ باغ.....
۱۶۸	☆ بال.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۷۰	☆ بال بیماری کی وجہ سے گریں.....
۱۷۱	☆ بال جل گئے.....
۱۷۲	☆ بال دوا سے ختم کرنا.....
۱۸۲	☆ بالغ اولاد کا حج.....
۱۷۴	☆ بال کا ثنا.....
۱۷۶	☆ بال کتنے کا ثنا ضروری ہے؟.....
۱۷۹	☆ بال کٹوانے کی حکمت.....
۱۸۱	☆ بال لمبی نہیں ہے.....
۱۸۱	☆ بال منڈوانا.....
۱۸۲	☆ بال منڈوانا افضل ہونے کی وجہ.....
۱۸۳	☆ بال منڈوانے کی جنایت.....
۱۸۴	☆ بال نہ ہوں.....
۱۸۵	☆ بال نہیں.....
۱۸۵	☆ بال نہیں عورت کے سر پر.....
۱۸۵	☆ بام.....
۱۸۷	☆ بانڈ کی رقم سے حج کرنا.....
۱۸۸	☆ بانئیں سال تک حجر اسود بیت اللہ میں نہیں تھا.....
۱۸۸	☆ بانئیں طرف سے طواف کیا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۸	☆ بچوں کا حج.....
۱۹۱	☆ بچوں کو چھوڑ کر باپ حج کے لئے جاسکتا ہے.....
۱۹۲	☆ بچوں کی طرف سے رمی کرنا.....
۱۹۲	☆ بچہ پردم واجب نہیں.....
۱۹۲	☆ بچہ پر قضا واجب نہیں.....
۱۹۲	☆ بچہ حج کرنے کے بعد بالغ ہوا.....
۱۹۳	☆ بچہ رمی نہ کرے.....
۱۹۳	☆ بچہ کا احرام لازم نہیں.....
۱۹۴	☆ بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کون کرے.....
۱۹۴	☆ بچہ کے کپڑے.....
۱۹۵	☆ بچہ نے بیت اللہ شریف دیکھ لیا.....
۱۹۵	☆ بچھو.....
۱۹۵	☆ بچے پردم نہیں.....
۱۹۵	☆ بچے پر طواف کے بعد دو رکعت کا حکم.....
۱۹۶	☆ بچے کا احرام.....
۱۹۷	☆ بحری جہاز کے ملازم.....
۱۹۸	☆ بدن پر خوشبو لگانے کی جنایت.....
۲۰۰	☆ بدن کو ڈھانکنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۰	☆ بدن ناپاک ہے.....
۲۰۱	☆ بدنہ.....
۲۰۱	☆ بدنہ صرف دو جنایات میں واجب ہوتا ہے.....
۲۰۱	☆ ”بدنہ“ عمرہ میں واجب نہیں ہوتا.....
۲۰۱	☆ بریانی.....
۲۰۲	☆ بڑے جانور.....
۲۰۲	☆ بستر میں خوشبو لگائی ہوئی ہو.....
۲۰۳	☆ بغل منڈوائی.....
۲۰۳	☆ بقرہ عید کی قربانی.....
۲۰۴	☆ بکری.....
۲۰۴	☆ بلند آواز.....
۲۰۴	☆ بنیان.....
۲۰۵	☆ بوتل.....
۲۰۵	☆ بوٹ.....
۲۰۶	☆ بوڑھی عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے.....
۲۰۷	☆ بوسہ.....
۲۰۸	☆ بوسہ کے لئے انتظار کرنا.....
۲۰۸	☆ بوسہ لیا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۸	☆ بونے پر رمی کرنا لازم ہے یا نہیں؟.....
۲۰۸	☆ بھانجا.....
۲۰۹	☆ بھائی.....
۲۰۹	☆ بھتیجا.....
۲۰۹	☆ بھر.....
۲۱۰	☆ بہن کا دیور.....
۲۱۰	☆ بہنوئی کے ساتھ حج کرنا.....
۲۱۰	☆ بھیک مانگ کر حج کرنا.....
۲۱۱	☆ بھینس.....
۲۱۱	☆ بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم.....
۲۱۲	☆ بیت اللہ شریف کو دیکھنا.....
۲۱۳	☆ بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے حج فرض ہوتا ہے؟.....
۲۱۳	☆ بیت اللہ کی سفارش.....
۲۱۵	☆ بیت اللہ کے پاس انبیاء کی قبریں.....
۲۱۶	☆ بیت اللہ کے خدمت گاروں کو پیسہ دینا.....
۲۱۷	☆ بیت اللہ کے سوا کسی چیز کا طواف کرنا.....
۲۱۸	☆ بیت اللہ میں حاضری.....
۲۲۱	☆ بیٹا نے والدین کو حج کے لئے رقم دی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۲۱	☆ بیٹی کا سر.....
۲۲۲	☆ بیٹی کی کمائی سے حج کرنا.....
۲۲۲	☆ بیٹی کے بال باپ کاٹ سکتا ہے.....
۲۲۳	☆ بیرون ملک سے جدہ پہنچنے والے.....
۲۲۳	☆ بیلٹ.....
۲۲۳	☆ بیمار آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے.....
۲۲۳	☆ بیماری کی وجہ سے بال گریں.....
۲۲۳	☆ بینک کے ذریعہ قربانی کروانا.....
۲۲۳	☆ بے وضو طواف زیارت کیا.....
۲۲۳	☆ بے وضو طواف کیا.....
۲۲۴	☆ بیوہ.....
۲۲۶	☆ بیوی دوسرے کی ظاہر کر کے حج کرنا.....
۲۲۶	☆ بیوی سے اجازت لینا.....
۲۲۶	☆ بیوی کو حج کے لئے ساتھ لے جانا کب ضروری ہے؟.....
۲۲۷	☆ بیوی کو راضی کرنا.....
۲۲۷	☆ بیوی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگایا.....
۲۲۷	☆ بیوی کے بال شوہر کاٹ سکتا ہے.....
۲۲۸	☆ بیوی کے لئے شوہر سے اجازت لینا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۲۸	☆ بے ہوش.....
۲۳۲	☆ بے ہوش رمی نہ کرے تو.....
۲۳۲	☆ بے ہوش کو اٹھا کر طواف کرایا.....
۲۳۳	☆ بے ہوش کی طرف سے رمی کرنا.....
۲۳۴	☆ بے ہوش ہو جائے طواف زیارت کے ایام میں.....
۲۳۴	☆ بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کر سکا.....
	☆ پ.....
۲۳۵	☆ پابندی.....
۲۳۶	☆ پاجامہ.....
۲۳۷	☆ پاک ہونا.....
۲۳۷	☆ پاگل.....
۲۳۸	☆ پان.....
۲۳۹	☆ پانچ سال کی پابندی.....
۲۳۹	☆ پچھنے لگانا.....
۲۴۰	☆ پردہ.....
۲۴۲	☆ پسو.....
۲۴۲	☆ پلاؤ.....
۲۴۲	☆ پن.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۴۳	☆ پوتی کا شوہر.....
۲۴۳	☆ بھٹن.....
۲۴۳	☆ پہلے دن بڑے شیطان کی رمی کا وقت.....
۲۴۳	☆ پہلے طواف میں طواف قدم کی نیت کی.....
۲۴۳	☆ پھوپھا.....
۲۴۴	☆ پھوپھی زاد بھائی کے ساتھ حج پر جانا.....
۲۴۴	☆ پھول.....
۲۴۴	☆ پیاری دعا.....
۲۴۵	☆ پیٹھ.....
۲۴۶	☆ پیٹی باندھنا.....
۲۴۶	☆ پیدل حج کرنا.....
۲۴۸	☆ پیر.....
۲۴۸	☆ پیر صاحب.....
۲۴۹	☆ پیر کی ہڈی.....
۲۵۰	☆ پیروں سے معذور ہے.....
۲۵۱	☆ پیسے جمع کر کے کسی ایک کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا.....
۲۵۱	☆ پیشاب کے قطرے.....
۲۵۱	☆ پیشانی ڈھانکنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۲	☆ پیشگی دم دینا.....
۲۵۳	☆ پیناسعی میں.....
۲۵۳	☆ پینا طواف کے دوران.....
۲۵۳	☆ پینشن کی رقم.....
۲۵۳	☆ پینے کی چیز.....
	ت
۲۵۵	☆ تاجر کے لئے حج کا حکم.....
۲۵۵	☆ تایا.....
۲۵۶	☆ تبلیغ پر حج مقدم ہے.....
۲۵۶	☆ تجارت کرنا.....
۲۵۸	☆ تجارتی قرضے.....
۲۵۸	☆ تجدید ایمان کے بعد حج دوبارہ کرے.....
۲۵۹	☆ تحفہ ملازم کو ملتا ہے.....
۲۵۹	☆ ترتیب.....
۲۶۱	☆ ترتیب بدلنے پر دم.....
۲۶۱	☆ ترک رمی کا حکم.....
۲۶۲	☆ ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا.....
۲۶۲	☆ تصرف کا اختیار ہے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۲	☆ تصویر.....
۲۶۳	☆ تصویر بنانا.....
۲۶۳	☆ تعمیر بیت اللہ کا حکم.....
۲۶۴	☆ تکیہ.....
۲۶۴	☆ تل.....
۲۶۵	☆ تلاوت کرنا سعی میں.....
۲۶۵	☆ تلبیہ.....
۲۶۶	☆ تلبیہ ان پڑھ کیسے پڑھے.....
۲۶۶	☆ تلبیہ ان جگہوں میں بھی پڑھیں.....
۲۶۷	☆ تلبیہ ان حالات میں بھی پڑھے.....
۲۶۷	☆ تلبیہ اور تکبیر تشریق میں سے کس کو پہلے پڑھے.....
۲۶۷	☆ تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا.....
۲۶۸	☆ تلبیہ پڑھنا بھول گیا.....
۲۶۹	☆ تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کرنا.....
۲۶۹	☆ تلبیہ تین بار کہنا چاہیے.....
۲۶۹	☆ تلبیہ چھوڑنا.....
۲۷۰	☆ تلبیہ دوسری زبان میں.....
۲۷۰	☆ تلبیہ دوسرے کو کہلوانا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۱	☆ تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے.....
۲۷۱	☆ تلبیہ سعی میں.....
۲۷۲	☆ تلبیہ طواف میں پڑھنا.....
۲۷۲	☆ تلبیہ عرفات میں.....
۲۷۳	☆ تلبیہ عمرہ میں کب تک پڑھے.....
۲۷۳	☆ تلبیہ عورت آہستہ پڑھے.....
۲۷۳	☆ تلبیہ عورت زور سے نہ پڑھے.....
۲۷۳	☆ تلبیہ کا حکم.....
۲۷۴	☆ تلبیہ کتنی مرتبہ پڑھے.....
۲۷۴	☆ تلبیہ کہاں بند کیا جائے.....
۲۷۶	☆ تلبیہ کہاں پڑھا جائے.....
۲۷۷	☆ تلبیہ کے درمیان بات نہ کرے.....
۲۷۷	☆ تلبیہ مزدلفہ میں.....
۲۷۸	☆ تلبیہ مسجد میں.....
۲۷۸	☆ تلبیہ مل کر کہنا.....
۲۷۹	☆ تلبیہ منی میں.....
۲۷۹	☆ تلبیہ نماز کے بعد بھی پڑھنا چاہیے.....
۲۸۰	☆ تلبیہ یاد نہیں.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۸۰	☆ تمتع.....
۲۸۱	☆ تمتع ایک نظر میں.....
۲۸۷	☆ تمتع کا طریقہ.....
۲۸۹	☆ تمتع کرنا کس کے لئے منع ہے.....
۲۸۹	☆ تمتع کرنے والا احرام کہاں سے باندھے.....
۲۹۰	☆ تمتع کرنے والا عمرہ کر کے مدینہ جاسکتا ہے.....
۲۹۱	☆ تمتع کرنے والا میقات سے باہر نکل گیا.....
۲۹۲	☆ تمتع کرنے والا نے ذبح سے پہلے حلق کر لیا.....
۲۹۲	☆ تمتع کرنے والے.....
۲۹۲	☆ تمتع کرنے والے عمرہ کر سکتے ہیں.....
۲۹۴	☆ تمتع کرنے والے کے پاس قربانی کی رقم نہیں.....
۲۹۵	☆ تمتع کرنے والے کے لئے ترتیب.....
۲۹۵	☆ تمتع کے لئے شرط.....
۲۹۵	☆ تمتع مکہ والے نے کیا.....
۲۹۵	☆ تمتع والا اگر ہدی لے کر جائے.....
۲۹۶	☆ تنعیم.....
۲۹۶	☆ توکل پر حج کرنا.....
۲۹۷	☆ توہین حرم کے ارادے پر سزا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۹	☆ تہائی ترکہ حج کے مصارف سے زیادہ ہے.....
۳۰۰	☆ تہبند باندھنا.....
۳۰۰	☆ تہبند کو سینا.....
۳۰۰	☆ تھوڑی.....
۳۰۱	☆ تیرہویں تاریخ کی رات میں منی کا قیام.....
۳۰۲	☆ تیرہویں تاریخ کی رمی کب واجب ہوتی ہے؟.....
۳۰۲	☆ تیرہویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا.....
۳۰۲	☆ تیل.....
۳۰۳	☆ تین تحریریں.....
	ت
۳۰۴	☆ ٹڈی.....
۳۰۴	☆ ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ رہ گیا.....
۳۰۵	☆ ٹکٹ کفرم نہیں.....
۳۰۵	☆ ٹوپی.....
۳۰۶	☆ ٹوتھ پیسٹ.....
۳۰۶	☆ ٹیکس دے کر حج کرنا.....
۳۰۶	☆ ٹیکہ.....
۳۰۷	☆ ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
	ج
۳۰۸	☆ جالیاں.....
۳۰۹	☆ جانور.....
۳۰۹	☆ جائیداد.....
۳۰۹	☆ جبل احد.....
۳۰۹	☆ جبل رحمت.....
۳۱۰	☆ جُحفہ.....
۳۱۲	☆ جدہ انٹرپورٹ پر.....
۳۱۴	☆ جزاء شکار کی.....
۳۱۵	☆ جماع کیا وقف عرفہ سے پہلے.....
۳۱۵	☆ جمرہ عقبہ میں خون کی ندی بہے گی.....
۳۱۵	☆ جمعہ قائم کرنا منی میں.....
۳۱۵	☆ جمعہ کے دن آٹھ ذی الحج ہو.....
۳۱۵	☆ جنابت کی حالت میں سعی کرنا.....
۳۱۵	☆ جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا.....
۳۱۶	☆ جنابت کی حالت میں طواف کیا.....
۳۱۶	☆ جنابت کی حالت میں عمرہ کیا.....
۳۱۶	☆ جنابت میں طواف زیارت کرنے کے بعد وطی کا حکم.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۶	☆ جنازے کی نماز میں عورتوں کا شامل ہونا.....
۳۱۶	☆ جنایات ادا کرنا فوراً واجب ہے یا نہیں؟.....
۳۱۷	☆ جنایات زندگی میں ادا نہیں کر سکا.....
۳۱۷	☆ جنایت.....
۳۱۸	☆ جنایت سے پہلے ہی دم دیدیا.....
۳۱۸	☆ جنت کی دو چیزیں زمین پر ہیں.....
۳۱۸	☆ جوتا.....
	ج
۳۱۹	☆ چادر.....
۳۱۹	☆ چشمہ.....
۳۱۹	☆ چکر چھوڑ دیا نفل طواف کا.....
۳۱۹	☆ چکروں کی گنتی میں شبہ ہو.....
۳۲۰	☆ چند بال کا ٹٹنے سے حلال ہونے کا حکم.....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مروے آغاز

حج کا لغوی معنی ہے ”کسی جگہ کا ارادہ کرنا، زیارت کرنا۔“

اور اصطلاح میں حج ایک معروف و مشہور عبادت ہے، جو اسلام کے پانچ ارکان میں سے آخری رکن ہے۔

حج حقیقت میں مخصوص وقت میں نیک لوگوں کی بہت بڑی جماعت کے اکٹھے ہونے کا نام ہے، اور وہ وقت بھی ایسا ہے جس میں انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کی یاد تازہ ہوتی ہے، اور ان کی زندگیاں یاد آتی ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی فضل و کرم فرمایا ہے۔

اور وہ جگہ ایسی ہے کہ اس میں دین کی واضح نشانیاں موجود ہیں، اور وہاں دین کے بڑے بڑے لوگوں کی جماعتیں آتی رہی ہیں، اور وہ لوگ وہاں موجود دین کی یاد گاروں کی تعظیم کرتے رہے ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے روتے اور گڑ گڑاتے رہے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کی امید لے کر اور گناہوں کی معافی کی آرزو لے کر وہاں حاضر ہوتے رہے ہیں، جب ایسے وقت اور ایسی جگہ میں نیک لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے، اور گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے، اور حجاج کرام گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ ”عرفہ کے دن شیطان جس قدر ذلیل و خوار، حقیر، کمزور اور غضب ناک نظر آتا ہے، کسی اور دن نظر نہیں آتا۔“ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کے نزول، اور بڑے بڑے گناہوں سے درگزر کرنے کو دیکھتا ہے، اور اپنی پوری محنت پر پانی پھیرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

کچھ بے دین، نام نہاد دانش ور لوگ یہ فلسفہ پیش کرتے ہیں کہ حج میں کتنا بڑا سرمایہ برباد ہوتا ہے؟ اور کتنا وقت لگ جاتا ہے، آخر حج کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی

عبادت تو ہر جگہ سے کی جاسکتی ہے، دنیا کے تمام لوگوں کا دور دراز علاقوں سے سفر کر کے ایک جگہ جمع ہونا آخر کیوں ضروری ہے؟

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس قسم کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے فرمایا کہ حج کی اصل ہر ملت و مذہب میں موجود ہے، تمام قوموں میں میلوں، ٹھیلوں، اور یاتراؤں کا رواج ہے، اسلام میں یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں:

① کوئی ایسی جگہ ہونی ضروری ہے جس سے لوگ برکت حاصل کریں، اور وہ جگہ اس لیے برکت والی ہے کہ لوگوں نے وہاں اللہ کی نشانیوں کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔
② اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے قربانی کے طریقے بھی ہوں، خواہ وہ جانور کی قربانی ہو یا کوئی اور عمل ہو۔

③ اور ایسی شکلیں بھی ہوں جو اکابر ملت سے مروی ہوں، جیسے احرام کا مخصوص لباس، طواف، سعی اور شیطان کو کنکریاں مارنے کی شکلیں وغیرہ، تاکہ لوگ ان پر عمل کر سکیں، ان مخصوص شکلوں سے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ان اکابر کے احوال یاد آتے ہیں۔

ان تین چیزوں کے مجموعے کا نام حج ہے، ہر قوم میں اس کا رواج ہے، اسلام میں یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

اس لیے مسلمانوں کے حج پر اعتراض کرنا، اور اس پر جو رقم خرچ ہوتی ہے اس کو فضول سمجھنا، اور اس میں جو وقت لگتا ہے اس کو ضیاع سمجھنا اور دوسری اقوام کے میلوں، ٹھیلوں اور یاتراؤں وغیرہ پر اعتراض نہ کرنا، سراسر ظلم اور نا انصافی ہے۔ ایسے بے دین لوگوں کو سوچنا چاہیے اور اپنا رویہ درست کر لینا چاہیے، ورنہ یہ عقل مندی اور دانش مندی کے خلاف ہے۔

دسویں ہجری نبوت کا آخری سال تھا، اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر کیا، اور ۲۵/۲ ذی قعدہ جمعرات کے دن ظہر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے روانہ ہوئے، حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ باقی تمام ازواج مطہرات اور سیدہ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم اس سفر میں ساتھ تھیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی سے پہلے غسل کیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سرمبارک پر تیل اور بالوں کی مانگ میں عمدہ خوشبو لگائی جس کا اثر کئی دن تک محسوس ہوتا رہا، اس کے بعد آپ نے احرام کی دو چادریں زیب تن فرمائیں، ایک سفید چادر لپیٹ لی، اور ایک سفید چادر باندھ لی۔

اور یہ حج کا مردانہ یونیفارم ہے، جس کو پہن کر بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے، یہ تواضع اور عاجزی کا لباس ہے، دنیا کی زیب و زینت سے ہٹ کر کفن کی مانند ہے، اس میں امیر و غریب سارے کے سارے برابر ہیں، دنیا کے اندر تو کپڑوں کی اونچ نیچ کا فرق ہوتا ہے، لیکن جو بھی حج یا عمرہ کے لیے جائے گا اس کا احرام یہی ہوگا، امیر و غریب دونوں کا لباس یہی ہوگا۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھا، اور ساتھ جانے والے صحابہ کرام کو تلبیہ کی تلقین کی، صحابہ کرام نے بھی تلبیہ پڑھنا شروع کیا، حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ یہ صحابہ اونچی آواز سے تلبیہ پڑھیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

تقریباً نو (۹) دن اس سفر میں لگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں امت کو دین کے احکام بھی سکھارہے تھے اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام کی تربیت بھی فرما رہے تھے۔

اس سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اونٹ بھی گم ہو گیا تھا، نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے امت کو تعلیم دی کہ: دیکھو حج کے دوران ایسے واقعات پیش آسکتے ہیں، سامان گم ہو سکتا ہے، بندہ بیمار ہو سکتا ہے، کوئی مشکل، کوئی مصیبت آسکتی ہے، یہ سب چیزیں سفر کا حصہ ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں بندے کو دل بڑا رکھنا چاہیے، تاکہ سفر کے دوران کوئی ایسی بات پیش آجائے تو برداشت کر سکے، مصائب وغیرہ اللہ کی جانب سے ہیں، اس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں۔

صحابہ کرام کے دلوں میں دین کو سیکھنے کا بہت زیادہ شوق تھا، ان کو یہ تڑپ رہتی تھی کہ انہیں شریعت کے احکام سکھائے جائیں، تاکہ ہر عمل کو شریعت کے مطابق کر سکیں، اسی طرح حجاج کرام کو چاہیے کہ حج کے سفر میں علماء کرام سے زیادہ سے زیادہ دین کے احکام سیکھنے کی کوشش کریں تاکہ ہر عمل شریعت کے مطابق ہو، اور دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں داخل ہوئے، جب آپ ﷺ نے بیت اللہ کو دیکھا تو کھڑے کھڑے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وقت کی نماز ادا فرمائی، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، اس لیے حجاج کرام کو چاہیے کہ بیت اللہ میں پہنچنے کے بعد اگر جماعت کی نماز کا وقت ہو تو پہلے جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور اگر نماز کا وقت نہیں تو بیت اللہ کا طواف کریں، جیسا کہ کسی محفل میں جب کوئی آئے تو اس کو چاہیے کہ مجلس میں جو صدر مجلس ہے پہلے اس سے مصافحہ کرے اسی طرح احرام باندھ کر آنے والے کو چاہیے پہلے اللہ کے گھر کا طواف کرے، کیوں کہ وہ آیا ہی اسی لیے ہے، پھر طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے بالکل سامنے آکر ترتیب سے استقبال، نیت، اور استلام کرے۔

”حجر اسود“ زمین میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا دایاں ہاتھ ہے، جس نے حجر اسود کو بوسہ دیا اس نے گویا اللہ رب العزت کی قدرت کے دائیں ہاتھ کو بوسہ دیا۔

دنیا کا دستور یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محبوب سے ملنے جاتا ہے تو اس کا دل چاہتا ہے

کہ محبوب سے ملے اور اس کے ہاتھوں کو بوسہ دے، اللہ تعالیٰ نے بھی بندوں کے واسطے محبت کے جذبے کے اظہار کے لیے یہ عمل مشروع فرمایا ہے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ: انسان کے قلب کی جو کیفیت ہوتی ہے، وہ حجر اسود کو بوسہ دینے وقت یا استلام کرتے وقت حجر اسود کے اندر محفوظ ہو جاتی ہے، آج کل تو ویڈیو کیمرے نے اس کو سمجھنا آسان کر دیا ہے، جس طرح ویڈیو کیمرہ منظر کو محفوظ کر لیتا ہے، بالکل اسی طرح حجر اسود بھی اس حاجی اور عمرہ کرنے والے کے دل کی کیفیت کو محفوظ کر لیتا ہے، اس کا ایکسرے ہو جاتا ہے، اور قیامت کے دن اس کیفیت کے ساتھ انسان اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہوگا۔

اگر رش اور ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینا مشکل ہو تو شریعت نے حکم دیا کہ اس کو سامنے لے کر ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کی انگلیوں کے اندرونی سرے کو بوسہ دے دے تو استلام ہو جائے گا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ہم بچہ کو خوش ہو کر ہوائی بوسہ (Flying Kiss) دیتے ہیں تو بچہ محسوس کرتا ہے کہ مجھے گویا بوسہ مل گیا، تو حجر اسود کو ہجوم کی وجہ سے دور سے ”فلائنگ کس“ کرنے کا دوسرا نام استلام ہے۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف شروع کیا اور اس میں دو کام اور بھی کیے، ایک کام تو یہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے کپڑوں کو دائیں کندھے کے نیچے سے اوپر لے گئے، اور دائیں کندھے کو ننگا کر لیا، اس کو ”اضطباع“ کہتے ہیں، اور یہ طواف کے سات چکروں میں کیا۔

اور دوسرا کام طواف کے شروع کے تین چکروں میں ”زل“ کیا۔ زل سے مراد ہے طواف کے شروع کے تین چکروں میں اگر جگہ اور موقع ہو تو پہلوانوں کی طرح کاندھے ہلا کر قدرے تیز چلنا۔

پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ”ملتزم“ پر تشریف لے آئے (حجر اسود

اور بیت اللہ کے درمیان چھ فٹ کی دیوار کے حصہ کو ”ملتزم“ کہتے ہیں) اور اس سے لپٹ کر دعا کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملتزم سے اس طرح لپٹے کہ آپ کا سینہ مبارک بھی دیوار کے ساتھ تھا، رخسار مبارک بھی دیوار کے ساتھ تھا، دونوں ہاتھ اوپر تھے، جیسے چھوٹا بچہ ماں کے سینے سے لپٹ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ ملتزم سے اس طرح لپٹ گئے۔ جو شخص ملتزم سے لپٹا وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اپنے اللہ سے معافہ کیا۔

پھر اس کے بعد مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر دو رکعت نماز ادا کی، اس کے بعد زم زم کے کنویں پر تشریف لے آئے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کا پانی پیا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی، اور آپ ”میلین اخضرین“ کے درمیان دوڑے بھی تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کا احرام باندھا تھا، اس لیے سعی کے بعد حلق نہیں کروایا، اور احرام میں رہے (اور جو صحابہ کرام عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تھے انہوں نے سعی سے فارغ ہو کر حلق کروالیا، یعنی بال کٹوا کر احرام کی چادریں اتار دیں، اور عام کپڑے پہن لیے)۔

آپ ﷺ اس کے بعد خیموں میں تشریف لے آئے جو مکہ مکرمہ سے باہر لگے ہوئے تھے، اور بقیہ چار دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام فرمایا، روزانہ حرم تشریف لے جاتے تھے اور واپس آ جاتے تھے۔

پھر سات ذی الحجہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے قریب خطبہ دیا یہ حج کا پہلا خطبہ تھا، اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی علامتیں بتائیں کہ قیامت کے قریب دنیا میں کیا کیا ہوگا۔

پھر آٹھ ذی الحجہ کو جو صحابہ کرام عمرہ کر کے احرام سے نکل گئے تھے انہوں نے

دوبارہ حج کا احرام باندھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج قرآن کی وجہ سے پہلے ہی سے احرام میں تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ ۸ ذی الحجہ کو منیٰ کے لیے روانہ ہوئے، اور ظہر سے پہلے پہنچ گئے اور رات وہیں قیام فرمایا۔

اگلا دن ۹ ذی الحجہ جمعہ کا دن تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد عرفات کی طرف تشریف لے گئے، ظہر سے پہلے عرفات میں پہنچنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر آرام فرمایا، اور غسل فرمایا، ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں، پھر اس کے بعد خطبہ دیا، یہ حج کا دوسرا خطبہ تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ فرمایا تھا کہ: ”لوگو! اس مجلس کے بعد، اس سال کے بعد ہم اور تم اکٹھے نہیں ہوں گے“، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے، سمجھ گئے کہ شاید میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اب روانگی کا وقت قریب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا کہ: ”لوگو! میں نے سود ختم کر دیا، خون بہا معاف کر دیا“، اور یہ بھی فرمایا کہ: ”آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کی پامالی نہ کرو ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو“، عورتوں کے حقوق کے بارے میں فرمایا کہ: ”ان کے حقوق ادا کرو“، اور یہ بھی فرمایا کہ: ”تم دین کے اوپر جیسے رہو، وغیرہ۔“

واضح رہے کہ ۹ ذی الحجہ کا دن یوم عرفہ یا حج کا دن کہلاتا ہے، اللہ رب العزت کے نزدیک یہ بہت ہی زیادہ محبوب دن ہوتا ہے، یہ مغفرت کا دن ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ”بدر“ اور ”عرفہ“ کے دن کے علاوہ شیطان کو اتنا ذلیل ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، یہ ”بدر“ کے دن ذلیل ہوا تھا یا ”عرفہ“ کے دن ذلیل ہوتا ہے، سر پر مٹی ڈالتا ہے، چلاتا ہے کہ میری تو سالوں کی محنت ضائع ہو گئی۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ اب تم وقوف کرو، ”وقوف“ کا مطلب یہ ہے کہ حجاج کرام اس وقت اللہ رب العزت سے کھڑے ہو کر

دعائیں مانگیں، اگر کھڑے نہیں ہو سکتے تو بیٹھ کر دعائیں مانگیں، اور اگر بیٹھ کر نہیں مانگ سکتے تو لیٹ کر مانگیں۔

جب سورج غروب ہو گیا تو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس مزدلفہ کی طرف تشریف لائے اور وہاں پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھیں، عرفات میں عصر کی نماز کو مقدم کر کے ظہر کے ساتھ ملا کر ادا کیا اور مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کے وقت میں ادا فرمایا، اس میں اس بات کی تعلیم دی کہ: اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس وقت جو حکم آئے اس کی پیروی کرو، اور اس کو مانو، بندگی سکھائی کہ شریعت کے حکم کے سامنے ہمیشہ تسلیم خم کر دو، سر جھکا دو، شیطان کی طرح عقل کے پیچھے نہ پڑو، اور تکبر اور ضد نہ کرو، ورنہ مردود ہو جاؤ گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ آپ کنکریاں چن لیں، تین دن جو کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں مزدلفہ میں چنا مسنون عمل ہے، باقی کہیں سے بھی جمع کیا جاسکتا ہے، وہ کنکریاں بڑی نہیں ہونی چاہئیں، موٹے چنے کا دانہ جو پلاؤ میں ڈالتے ہیں اس کے برابر ہونی چاہئیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ تشریف لانے کے بعد عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور بیماروں کو منیٰ روانہ فرما دیا، لیکن ان کو فرما دیا کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو شیطان کو کنکریاں نہیں مارنا، اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کے اندر قیام فرمایا، حاجی کے حق میں مزدلفہ کی رات شب قدر کی مانند اہم اور قیمتی ہوا کرتی ہے۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کے بعد مزدلفہ میں وقوف کیا یعنی قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، وقوف مزدلفہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور آہ و زاری کرنا تا کہ اللہ تعالیٰ حرم میں آنے کی توفیق دے دے۔

وقوف کرنے کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کی طرف تشریف لائے، راستے میں مزدلفہ

اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے اس کو ”وادی محسر“ کہتے ہیں، یہ وہ جگہ ہے جہاں یمن سے ابرہہ کا ہاتھیوں والا لشکر آیا تھا، اور اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے ذریعہ ہاتھیوں کے لشکر کو وہاں پر ہلاک کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں سے گزرنے لگے تو آپ نے سواری کو ذرا تیز فرما دیا۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جس جگہ پر اللہ کا عذاب آیا ہو اس کو سیرگاہ اور تفریح گاہ نہیں بنانا چاہیے، بلکہ وہاں سے گزرنے والے کو جلدی سے گزر جانا چاہیے، تاکہ اللہ تعالیٰ گزرنے والے کو بھی اس عذاب میں مبتلا نہ فرمائے، باقی عبرت اور سبق لینے کے لیے دیکھنا چاہئے تو دور سے دیکھئے۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے تو منیٰ میں آپ ﷺ نے سب سے پہلے جو آخری شیطان ہے اس کو کنکریاں ماریں، اصل میں شیطان کو کنکریاں مارنا اپنی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرنا ہے، ایمان دار حضرات شیطان سے بغض رکھتے ہیں، دلی نفرت کرتے ہیں، اور اس کو کنکریاں مارتے ہیں، اور بے ایمان لوگ شیطان سے دلی نفرت نہیں کرتے، اور شیطان کو کنکریاں نہیں مارتے، تاکہ دوستی میں خلل نہ آئے۔

”رمی“ کی حکمت یہ ہے کہ بیت اللہ کے طواف زیارت کے لیے آنے سے پہلے شیطان بد بخت کو جو اللہ کا دشمن ہے اور سارے انسانوں کا دشمن ہے کنکریاں مار کر اس کے دشمن ہونے کو ثابت کیا جائے، اس سے نفرت اور اللہ سے محبت کو ظاہر کیا جائے۔

(لطیفہ) شیطان کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں، تو ایک صاحب نے شیطان کو چھ کنکریاں ماریں اور ساتویں کنکری جیب میں ڈال لی، کسی نے کہا ساتویں کنکری شیطان کو کیوں نہیں ماری؟ تو جواب دیا کہ وہ گھر جا کر بیوی کو ماروں گا، کیوں کہ وہ بے چارہ بیوی سے تنگ تھا، تو ایسا نہ کرے، شیطان کو پوری سات کنکریاں مارے۔

بعض لوگ شیطان کو جوتا تار کے مارتے ہیں، ایسا بھی نہ کرے، کیوں کہ شیطان

کو جوتے مارنے سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی، جتنی سنت کے مطابق چھوٹا سا پتھر مارنے سے تکلیف ہوتی ہے، سنت کے مطابق چھوٹا سا پتھر مارنا ایسا ہی ہے جیسے پستول کی گولی کسی کو ماری، لہذا سنت طریقے کے مطابق شیطان کو مارے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کی، پھر حلق کروایا، ترتیب سے ان تینوں کاموں کو انجام دیا، اس لیے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان تینوں اعمال کے درمیان ترتیب واجب ہے، اگر ترتیب کے خلاف کیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل سواونٹ قربان کیے، تریسٹھ اونٹ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس قربان کئے اور بقیہ ۱۳ اونٹوں کو ذبح کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ میری طرف سے قربان کر دیجیے۔

بعض لوگ قربانی پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کے بجائے صدقہ، خیرات اور ویلفیئر کے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں، ان کو سمجھنا چاہیے کہ ان کی سمجھ، ان کی عقل، ان کی ہوشیاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی، ایک نہیں بلکہ سواونٹوں کی قربانی کی، صدقہ، خیرات اور ویلفیئر کے کام کی ترغیب نہیں دی، تو ان کو کیا حق بنتا ہے کہ اللہ کے نبی سے زیادہ شریعت کو سمجھنے کا دعویٰ کرتے پھریں، اور نبی کے کام کے خلاف لوگوں کو ترغیب دیں! ان پر ضروری ہے کہ ایسی باتوں سے توبہ کریں، ورنہ آخرت تو برباد ہوگی، دنیا بھی برباد ہونے کا خطرہ ہے، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں تاکہ توبہ کر لیں، اگر اس مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور توبہ نہیں کرتے، اور اپنے اعمال کو درست نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ اچانک پکڑ لیتا ہے، اور اللہ کی پکڑ سب سے زیادہ سخت اور خطرناک ہوتی ہے، اس لیے موقع سے فائدہ اٹھائیں، اللہ سے توبہ کریں، اور اللہ کو راضی کریں تاکہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو۔

لوگوں کے لیے قربانی میں حکمت یہ ہے کہ اپنی خواہشات کو اللہ کے حکم پر قربان

کردیں، اسی کا نام بندگی ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کی قربانی کر کے دکھائیں۔
قربانی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کروایا، اور اس کے بعد آپ نے احرام اتار دیا۔

حضرت معمر بن عبد اللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو موٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بڑے تھے، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ وہ بال صحابہ کرام میں تقسیم کروائے۔
بال مبارک کو صحابہ کرام میں تقسیم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ نے حج کے دو مہینے بعد دنیا سے پردہ فرماتا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی یاد کے لیے، محبت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں وہ بال تقسیم کروادیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ ذی الحجہ کو ہفتہ کے دن منیٰ میں ایک خطبہ بھی دیا، اس کو یوم النحر کا خطبہ کہتے ہیں، کیوں کہ دس ذی الحجہ کو قربانی کی جاتی ہے، اس خطبے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فليبلغ الشاهد الغائب

ترجمہ: تم میں سے جو حاضر ہے، وہ میرے اس پیغام کو ان تک بھی پہنچا دے جو یہاں پر حاضر نہیں ہیں۔

قربانی کے بعد حلق کرنے سے احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں، البتہ ایک پابندی باقی رہتی ہے کہ جب تک طواف زیارت نہ کر لیا جائے اس وقت تک میاں بیوی کا ملنا منع ہوتا ہے۔

حج کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا دیدار کرنا ہے، چنانچہ حج کا احرام باندھ کر منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں جانا ہوا، واپس منیٰ میں آ کر شیطان کو کنکریاں ماریں، قربانی کی، حلق کیا، اس کے بعد احرام اتاریں، اب پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر کے اللہ تعالیٰ

کے ساتھ ملاقات کریں، پھر اس کے بعد مخلوق سے ملاقاتیں کریں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ سے بیت اللہ آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، اور یہ طواف احرام کے بغیر کیا، اس کو ”طواف زیارت“ کہتے ہیں، یہ حج کا دوسرا بڑا رکن ہے۔

طواف زیارت اصل میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کرنے کی مانند ہے، میزبان مہمان کو اپنے گھر بلائے، اور خوب مہمان نوازی کرے، اور اپنا دیدار نہ کروائے تو پھر بلانے کا فائدہ کیا ہوا؟ مگر یہ دیدار کرنا ہر بندے کی آنکھ کا کام نہیں۔

حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں طواف کر رہا تھا کہ ایک نوجوان لڑکی کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اونچی اونچی آواز میں بڑے عشق اور محبت کے اشعار پڑھ رہی تھی، مجھے عجیب سا لگا کہ جو لڑکی عشقیہ اشعار پڑھ رہی ہے، تو میں نے اسے منع کیا کہ یہ مناسب نہیں لگتا کہ تم اونچی آواز میں ایسے اشعار پڑھو، وہ مجھے کہنے لگی کہ حسن مجھے بتاؤ کہ گھر کا طواف کر رہے ہو یا رب العقیق کی تجلیات کا طواف کر رہے ہو، میں نے کہا:

میں تو بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں، ﴿وَلِيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ [الحج: ۲۹]

جب میں نے یہ کہا تو وہ مسکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں جن کے دل پتھر ہوتے ہیں وہ اس پتھر کے گھر کا طواف کر رہے ہوتے ہیں، اور جن کے دل زندہ ہوتے ہیں وہ پروردگار کی تجلیات کا طواف کر رہے ہوتے ہیں۔

اور یہ طواف بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنا ہوتا ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے نہیں کیا تو طواف زیارت بھی کرنا ہوگا اور تاخیر ہونے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم بھی دینا لازم ہوگا۔

طواف زیارت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس منیٰ تشریف لائے، پھر منیٰ سے اپنے خیموں میں تشریف لائے اور اس سے اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف

وداع فرمایا، اس طرح حج کا سفر مکمل ہوا۔

کیسے خوش نصیب لوگ ہیں، جو اپنی زندگی میں حج کا احرام باندھ کر سفر کرتے ہیں، لہیک لہیک پڑھتے ہیں، کوئی اللہ کے گھر کا طواف کرتا ہے، کوئی مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر نماز پڑھتا ہے، سجدہ کرتا ہے، کوئی حجر اسود کو بوسے دیتا ہے، کوئی زم زم پیتا ہے، کوئی صفا، مروہ میں سعی کرتا ہے، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں حاضر ہو کر دعائیں مانگتا ہے اور شیطان کو کنکری مارتا ہے، شیطان سے نفرت اور اللہ سے محبت کا ثبوت دیتا ہے، کیا ہی عجیب منظر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان عشاق میں شامل فرمائے، اور ہمیں زندگی میں بار بار ان مقدس جگہوں کی حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔

حج چوں کہ مال داروں پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے، بعض تو ایسے مال دار ہوتے ہیں کہ زندگی گزر جاتی ہے مگر حج کی سعادت حاصل کرنا ان کی قسمت میں نہیں ہوتا، بعض ایسے غریب ہوتے ہیں کہ اس شوق میں زندگی ختم ہو جاتی ہے، مگر مالی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے یہ حسرت لے کر قبر میں چلے جاتے ہیں، اور بعض پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج کرتے ہیں، اور بعض ایسے ہیں کہ وہ ہر سال کرتے ہیں، مگر ان کا دل بھرتا نہیں، موت تک ہر سال حج کے لیے چلے جاتے ہیں، یہ اللہ کا فضل و کرم ہے، ہر ایک کے ساتھ معاملہ ایک جیسا نہیں ہے، ہر ایک کا جذبہ اور محبت کا انداز ایک جیسا نہیں ہے، اور اللہ کا معاملہ بھی ہر ایک کے ساتھ ایک جیسا نہیں ہے، وہ خالق و مالک ہے، ہر چیز اس کے اختیار میں ہے، وہ جیسا کرنا چاہے کر سکتا ہے، اس پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔

باقی حج کے مسائل کی ضرورت چوں کہ سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے، عام طور پر ذہن میں نہیں ہوتا، ضرورت کے وقت حد سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے، اس لیے پریشانی کم سے کم کرنے کے لیے بندہ نے حج کے ضروری مسائل کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے کئی جلدوں میں جمع کر دیا ہے تاکہ ضرورت کے وقت دیکھا جاسکے اور حج سنت کے مطابق ادا

ہو، اور اللہ کے دربار میں قبول ہو۔ آمین

عجیب اتفاق ہے کہ میں اس کتاب کے متن سے 2004ء میں فارغ ہوا، لیکن طباعت کی نوبت آنے میں تقریباً تیرہ سال کا طویل عرصہ گزر گیا، مختلف حوادث آئے، کبھی متن کے کاغذات گم ہو گئے، کبھی تخریج کے، کبھی گھر سے، کبھی کمپوزر سے، آخر اللہ کر کے طباعت کا مرحلہ الحمد للہ آ ہی گیا، اس پر اللہ کا شکر ہے۔

آخر میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جو اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی اعتبار سے شامل رہے، اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے، اور ان کو اجرِ عظیم سے نوازے، خاص طور پر مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب اور مفتی محمد یوسف انور صاحب جو تخریج میں شامل رہے، مفتی محمد نعمان صاحب اور مفتی ذوالقرنین صاحب جو کمپوزنگ میں شامل رہے، عزیزم محمد مرزوق انعام جو سیٹنگ میں شامل رہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی عطا فرمائے، اور بلا حساب دخول اولیٰ کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔

آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۷/۱۱/۲۱ھ

۲۰۱۶/۸/۲۵ء

مقدمہ

بیت اللہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے پانی پیدا فرمایا، اور پانی کو ہوا پر ٹھہرایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا بھیجی جس سے پانی میں ہل چل پیدا ہو گئی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اسی حرکت میں بیت اللہ والی جگہ قبر نما ایک ٹیلہ پیدا کر دیا، جہاں دو ہزار سال بعد بیت اللہ شریف تعمیر کیا گیا۔ (مصنف عبدالرزاق: ۹۰/۵)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ آسمان اور زمین کی پیدائش کے زمانہ میں پانی کی سطح پر سب سے اول کعبہ کا مقام نمودار ہوا، شروع میں سفید جھاگ تھا، جو بعد میں منجمد ہو گیا، زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے اس کی تخلیق ہوئی، پھر اسی کے نیچے سے زمین پھیلا دی گئی۔

اور یہ بیت اللہ تمام سچی عبادت گاہوں میں سب سے پہلی عبادت گاہ ہے، برکت والا ہے، پورے جہاں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے، اس کی زیارت قلبی تسکین اور روحانیت کی غذاء اور ایمان کی تازگی کا سبب ہے، مغفرت اور بخشش کا یقینی ذریعہ ہے اس عمارت کو دیکھنا بھی عبادت ہے، رات دن ہمیشہ اس پر ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس ان لوگوں کے لئے ہوتی ہیں جو صرف کعبہ شریف کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کر رہے ہوتے ہیں۔ (جامع اللطیف: ۸۵) اس کے فضائل اور مناقب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔

دنیا کی آبادی اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ کا گھر بیت اللہ دنیا میں باقی رہے گا، جس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہوگا کہ کارخانہ عالم کو ختم کر دیا جائے تو

اس بیت اللہ کو اٹھالیا جائے گا، جب تک خانہ کعبہ باقی ہے اس وقت تک یہ دنیا بھی باقی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے قریب ایک چھوٹی پنڈلیوں والا ٹیڑھے ہاتھوں والا گنجا کعبہ شریف کو خراب کرے گا، گویا وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے رقص کر رہا ہے، وہ ظالم ایک ایک پتھر اکھاڑ کر الگ کر دے گا، اس کا غلاف چرا کر لے جائے گا، اور خزانہ کعبہ بھی لوٹ لے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کدال چلا رہا ہے، اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ (العیاذ باللہ) (بخاری شریف: ۲۱۶، ۲۱۷)

غرض کہ خانہ کعبہ ایک محترم مکان ہے جس کا ادب و احترام فرض ہے، اس لئے حد و حرم میں اور احرام کی حالت میں شکار کرنا ممنوع ہے۔

زمین

کعبۃ اللہ والی زمین رونما ہونے کے بعد اس کے چاروں طرف پوری دنیا کی زمین بنی، پھر اس کے بعد کسی زمانہ میں اللہ کے حکم سے یہ زمین سات حصوں میں تقسیم ہو گئی اور ان ساتوں حصوں کو سات براعظم کہتے ہیں، اور ان سات براعظموں کو یوں سمجھ لیں جیسے سات بہت بڑے بڑے جہاز سمندروں میں کھڑے ہیں، اب بھی ان براعظموں کو عالمی نقشوں میں سے کاٹ کاٹ کر ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جائے تو زمین کی ابتدائی شکل نظر آتی ہے کہ ساتوں براعظم ایک ہی زمین تھی بعد میں سات ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی، اس لئے اس دنیا کو مقصد بنانا عقلمندی نہیں ہے۔

اب بیت اللہ شریف اور اس کے ارد گرد کی زمینوں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں

تاکہ عمرہ اور حج ادا کرنے میں آسانی ہو۔

بیت اللہ شریف کا تعارف

بیت اللہ شریف ایک چوکور عمارت ہے شمال و جنوب میں اس کی لمبائی ہے،

مغرب و مشرق میں چوڑائی ہے، اس میں چار کونے ہیں، اور کونے کو عربی زبان میں رکن بھی کہتے ہیں، اور اس عمارت کے شمال مشرقی کونے کو رکن عراقی، اور شمال مغربی کونارے کو رکن شامی، اور جنوب مغربی کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں اور جنوب مشرقی کونے میں حجر اسود نصب ہے، اس سے طواف کی ابتداء اور انتہاء ہوتی ہے۔

شمال مشرق کی جانب ملک عراق ہے اس لئے اس کو رکن عراقی کہتے ہیں، اور شمال مغرب کی جانب ملک شام ہے اس لئے اس کو رکن شامی، اور جنوب مغرب میں ملک یمین ہے اس لئے اس کو رکن یمانی کہتے ہیں اور جنوب مشرق میں حجر اسود نصب ہے اس لئے اس کو رکن حجر اسود والا کونا کہتے ہیں۔

حجر اسود

حجر اسود بیضوی شکل کا ایک پتھر ہے، جس کے کالے رنگ کو ہلکی سی سرخی نکھارتی ہے، ایک بالشت لمبا اور تقریباً (2.3) بالشت چوڑا ہے، بیت اللہ شریف کے جنوب مشرقی کونے میں مسجد کے صحن سے چار فٹ کی بلندی پر نصب ہے۔ اس کے اندر ایسی زبردست مقناطیسی کشش ہے کہ ہر ملک و قوم اور رنگ و نسل کے لوگ بلا تفریق کچے چلے آ رہے ہیں یہ پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک ہے، اس کو حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے، اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت ایک کونے میں نصب فرمایا تھا، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو طوفان آیا تھا اس میں حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کیا ہوا بیت اللہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کے وقت حجر اسود کو جبل ابوقیس کے اندر امانت رکھ دیا گیا تھا، پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا گیا تھا، اس طرح انہوں نے اسے پھر اسی جگہ نصب کر دیا تھا جہاں پہلے نصب تھا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت سے حجر اسود دنیا میں آیا تو وہ دودھ

سے بھی زیادہ سفید تھا، لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا۔ (ترمذی: ۱۰۷۱، نسائی: ۲۹۱)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حجر اسود کو لائیں گے، اور وہ ان لوگوں کے حق میں سفارش کرے گا جنہوں نے خلوص نیت سے اس کے بوسے لئے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳۰/۵)

اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو اس کی پہلی نورانی صورت سے تبدیل کر کے اس لئے کالا کر دیا تاکہ جہنمی لوگ اس کی زینت کو نہ دیکھ سکیں۔

☆ سب سے پہلے فرشتوں کی ایک جماعت نے بڑے اعزاز اور احترام سے حجر اسود کو اس جگہ پر نصب کیا تھا جہاں ابھی ہے۔

☆ حجر اسود کو موجودہ جگہ پر اس لئے نصب کیا گیا ہے تاکہ طواف شروع کرنے کی علامت بن جائے۔

☆ قیامت سے پہلے اس پتھر کو اٹھا کر دوبارہ جنت میں پہنچا دیا جائے گا۔
☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حجر اسود کا کثرت سے استلام کرو، ایک وقت آئے گا کہ تم اسے اپنی جگہ موجود نہ پا کر افسوس کرو گے، رات کے وقت لوگ طواف کے دوران اس کا استلام کرتے رہیں گے مگر صبح کے وقت اسے غائب پائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی کسی چیز کو دنیا میں نہیں چھوڑنا، قیامت سے پہلے اسے دوبارہ اٹھا کر جنت میں پہنچا دیں گے۔ (اخبار: ۲۴۴)

☆ حجر اسود کی عظمت و جلالت میں یہ ایک عجیب و غریب نکتہ ہے کہ ہم اسی جگہ بوسہ دیتے ہیں جہاں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہونٹوں سے بوسہ دئے تھے، اور جہاں باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے منہ مبارک مس کرتے رہے ہیں اسی طرح ہمارے ہاتھ بھی اسی جگہ لگتے ہیں جہاں انبیاء کے مقدس ہاتھ لگے تھے۔

لہذا اے مسلمان جب تو اس نکتہ کو سمجھ جائے تو پھر حجر اسود کا بوسہ دینے اور

اسے مس کرنے میں غفلت نہ کرنا۔ (تاریخ القويم: ۳/۲۹۹)

پھر وہاں سے چھٹ شمال کی جانب کعبۃ اللہ کا دروازہ ہے اس کو ”باب کعبہ“ کہتے ہیں، اور دروازہ اور حجر اسود کے درمیان کے چھٹ کے دیوار کے حصہ کو ”ملتزم“ کہتے ہیں، ملتزم کا معنی چمٹنے کی جگہ، ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے، یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے، یہاں پر جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب چھٹ سے پانی گرنے کے لئے سونے کا جو پرنا بنا ہوا ہے اس کو ”میزاب رحمت“ کہتے ہیں، اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے

میزاب رحمت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی جب تعمیر کی تھی تو چھٹ نہیں بنائی تھی، اس لئے آسمیں پرنا بھی نہیں تھا، اسی طرح قصی بن کلاب کے زمانہ تک چھٹ اور پرنا کے متعلق کوئی صحیح روایت نہیں ملتی البتہ قریش نے تعمیر کے وقت چھٹ بنائی اور پرنا بھی بنایا، جس کا پانی حطیم میں گرتا ہے، اس کے بعد متعدد بار اسے تبدیل کیا گیا۔

ابتداء میں پرنا لکڑی یا پتھر کا ہوتا تھا بعد میں اس پر سونا چڑھایا گیا تھا، پھر ۱۲۷۶ھ میں سلطان عبدالمجید خان بن سلطان محمود خان نے قسطنطنیہ میں سونے کا میزاب بنوایا، اور پہلا میزاب اتار کر نئے میزاب کو زینت بخشی گئی جس پر تخمیناً پچاس رطل سونا صرف ہوا تھا جو آج تک جلوہ نما اور رونق افروز ہے۔ (دائرة المعارف: ۱۴۳/۵، تاریخ الکعبہ: ۱۸۱، ۱۸۳)

میزاب رحمت کی لمبائی ۲۵۸ سینٹی میٹر ہے، اور چوڑائی اندر سے ۲۶ سینٹی میٹر اور اونچائی ۵۸ سینٹی میٹر ہے، کعبہ شریف کی دیوار میں میزاب کے اوپر ایک بڑا وزنی پتھر نصب ہے، جس کی لمبائی ایک میٹر ۲۰ سینٹی میٹر ہے، اور چوڑائی آدھا میٹر ہے، میزاب کا اگلا حصہ زبان کی مانند ہے جو نیچے لٹکا ہوا اور متحرک بھی ہے، اسے ”لسان“

اور ”برقع“ بھی کہتے ہیں۔ (تاریخ القويم: ۳/۸۵، ۸۴)

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب دیوار سے متصل ہلالی شکل کی دیوار کے اندر جو جگہ ہے اس کو ”حطیم“ کہتے ہیں، اور یہ تقریباً چھ گز شرعی ہے، اور کعبۃ اللہ کی شمالی دیوار کے مغرب اور مشرق میں آمد و رفت کا راستہ ہے۔ حطیم کے باہر سے طواف کرنا ضروری ہے اس کے بیچ سے گزرنا درست نہیں ہے۔

حطیم

کعبہ شریف کی شمالی جانب ایک قوس نما دیوار بنی ہوئی ہے، اس احاطہ کو ”حطیم“، ”حجر اسماعیل“ اور ”حطیرہ اسماعیل“ کہا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اس دیوار کی حقیقت کیا ہے؟ کیا یہ بیت اللہ میں شامل ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت اللہ میں سے ہے، ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو پھر اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا گیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عائشہ! تیری قوم نے جب بیت اللہ کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تو انہوں نے پاکیزہ حلال مال خرچ کرنے کی پابندی لگائی تھی، اس طرح جو فنڈ جمع ہوا وہ پوری عمارت کے لئے ناکافی تھا جس کے پیش نظر انہوں نے شمالی جانب سے کچھ چھوڑ کر تعمیر مکمل کر لی۔

عائشہ! اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت قریب نہ ہوتا اور مجھے ان کے انکار اور باہمی تصادم کا خدشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کے حصہ کو بیت اللہ میں ضرور شامل کر کے ابراہیمی بنیادوں کے مطابق تعمیر کرتا اور اس کے مشرق و مغرب میں دروازے بناتا۔

(بخاری شریف: ۲۱۵/۱)

غلاف کعبہ

بیت اللہ شریف ایسی عبادت کی جگہ ہے کہ اس کی تعظیم کرنا بے حد واجب ہے

اور اس کا وجود نادر اور برکت والی چیز ہے، اسے خارجی اثرات، ہوا، مٹی، پانی اور دھوپ وغیرہ سے محفوظ رکھنے اور ظاہری زیب و زینت کی غرض سے غلاف پہنایا جاتا ہے۔

سب سے پہلے سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا پھر عدنان نے پھر شاہ تبع اسعد الحمیری نے غلاف چڑھایا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی^۲ لکھتے ہیں:

ابن جریرؒ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے شاہ تبع حمیری نے غلاف چڑھایا تھا جب کہ زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ عدنان پہلا آدمی ہے جس نے غلاف چڑھانے کا رواج ڈالا تھا، لیکن بعض علماء کا خیال ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے پہلا غلاف چڑھایا تھا، ان روایات میں اس طرح تطبیق دی جاسکتی ہے کہ اگر یہ بات درست ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے غلاف چڑھایا تھا تو ممکن ہے بعد میں یہ طریقہ متروک ہو گیا ہو پھر عدنان نے اس طریقہ کو جاری کیا، بعد میں سالہا سال تک یہ عمل بند رہا، بالآخر شاہ تبع نے اسے پھر جاری کر دیا (اور اب تک جاری ہے)۔ (فتح الباری: ۳۶۷/۳)

اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یمن کا بنا ہوا کالے رنگ کا غلاف، کعبہ شریف پر چڑھایا۔ اس کے بعد خلفاء راشدین نے چڑھایا اس کے بعد اب تک سلسلہ جاری ہے۔ (بخاری: ۱۸۱/۱۸۳)

احرام کعبہ

کعبۃ اللہ پر حج کے ایام میں ایک سفید کپڑا لٹکایا جاتا ہے، اس کو لوگ ”احرام کعبہ“ کہتے ہیں۔

عوام الناس کا خیال ہے کہ جس طرح حج ادا کرنے کے لئے حاجی پر احرام ضروری ہے اسی طرح کعبہ شریف کو بھی احرام باندھا جاتا ہے، یہ خیال قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے، اصل بات یہ ہے کہ حج کے ایام میں حجاج کثرت سے کعبہ شریف کے غلاف کو چھوتے اور

مس کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ پھٹ جاتا ہے، اس لئے حفاظت کی غرض سے اسے قد آدم اوپر اٹھا دیا جاتا ہے، تاکہ لوگوں کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں، ابتداء میں جب غلاف اٹھانے کی وجہ سے کعبۃ اللہ کا نظر آیا تو ایک کپڑا غلاف کے طور پر لٹکا دیا جاتا تھا، لیکن بعد میں یہ مستقل دستور ہی بن گیا، اور لوگوں نے اس کپڑے کا نام احرام مشہور کر دیا۔

علامہ ابن جریر اندلسی نے لکھا ہے کہ ۲۷/۲ ذوالقعدہ کو کعبۃ اللہ کا غلاف چاروں اطراف سے بقدر قد آدم اونچا کر دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے چھونے سے پھٹنے نہ پائے اور اسے احرام سے تعبیر کرتے ہیں، یہ طریقہ مستقل طور پر جاری ہے، حجاج کرام کے چلے جانے کے بعد غلاف کھول دیا جاتا ہے۔

علامہ محمد طاہر کردی نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں یہ طریقہ ہے کہ ہر سال سات ذی الحجہ کو غلاف بقدر قد آدم بلند کر دیا جاتا ہے، اور اسکے نیچے سفید کپڑا لٹکا دیا جاتا ہے، اگرچہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ احرام کا طریقہ کب اور کیوں رائج ہوا؟

(تاریخ القويم: ۲۵۹/۴)
شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کے زمانہ سے یکم ذی الحجہ کو کعبۃ اللہ کو غسل دیا جاتا ہے اور سفید کپڑا لٹکا دیا جاتا ہے۔

ستارہ کعبہ

بیت اللہ شریف کے دروازہ پر بے حد خوبصورت، دیدہ زیب، اور دلفریب ایک پردہ ڈالا جاتا ہے اس کو ”ستارہ کعبہ“ یا کعبہ کے دروازہ کا پردہ کہا جاتا ہے، جس پر سونے اور چاندی کی تاروں سے انتہائی نفاست کے ساتھ قرآنی آیات بُنی ہوئی ہیں، اور دروازہ پر پردہ ڈالنے کی ابتداء کب سے ہوئی اس کی صحیح تاریخ معلوم نہیں۔ (تاریخ القويم: ۲۳۵/۴)

کعبہ شریف کا اندرونی غلاف

کعبہ شریف کا بیرونی غلاف سال میں ایک مرتبہ، دو اور تین مرتبہ بھی تبدیل

ہوتا رہا ہے کیونکہ بارش، گرد و غبار، ہوا اور سخت دھوپ کی وجہ سے غلاف جلد کمزور ہو جاتا ہے، اس لئے اسے بار بار تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، لیکن اس کے برعکس اندر کا غلاف ہر قسم کے حوادثات سے محفوظ ہونے کی وجہ سے نیا غلاف ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، اس لئے چودہ سو سالہ تاریخ میں صرف چند مرتبہ اندر کا غلاف تبدیل کیا گیا ہے۔

کعبہ شریف میں کوئی روشندان، اور کھڑکی نہیں ہے، اور اندر کوئی فانوس یا بجلی کا بلب بھی نہیں جلتا، اس لئے اندر کے غلاف کا رنگ سرخ ہے، جب کعبۃ اللہ کا دروازہ کھلتا ہے تو تھوڑی سی روشنی ہو جاتی ہے، اور غلاف میں سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے اندر آسانی سے نظر آ جاتا ہے۔ (تاریخ القويم: ۲۱۶/۴-۲۱۸)

بیت اللہ شریف کا طول و عرض

☆ کعبہ شریف کی بلندی زمین سے اوپر تک ۱۵ میٹر ہے۔ (تقریباً ۴۹ فٹ ۱۲ انچ ہے)
☆ کعبہ شریف کی مشرقی دیوار (جس میں دروازہ ہے) کی لمبائی ۱۱ میٹر ۵۸ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی لمبائی مغربی دیوار سے ۱۱ میٹر ۹۳ سینٹی میٹر ہے۔
☆ کعبہ شریف کی چوڑائی حطیم کی جانب ۱۱ میٹر ۲۲ سینٹی میٹر ہے۔
☆ کعبہ شریف کی چوڑائی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ۱۰ میٹر ۱۳ سینٹی میٹر ہے۔

☆ زمین سے حجر اسود کی اونچائی ایک میٹر ۵۰ سینٹی میٹر ہے۔
☆ کعبہ شریف کے دروازہ کی لمبائی ۲ میٹر ہے۔
☆ میزاب رحمت کی جانب نیچے سے حطیم کی دیوار تک کا درمیانی فاصلہ ۸

میٹر ۳۶ سینٹی میٹر ہے۔ (اس میں سے ساڑھے چھ ہاتھ کعبہ شریف کا حصہ ہے اور باقی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بکریوں کا باڑہ تھا)

☆ کعبۃ اللہ کی مشرقی دیوار سے مقام ابراہیم تک کا فاصلہ ۱۱ میٹر ہے۔
اور کعبۃ اللہ کی عمارت اور حطیم کے چاروں طرف گول دائرہ کی شکل میں نشیبی علاقہ ہے، اس میں لوگ طواف کرتے ہیں، اس کو عربی زبان میں ”مطاف“ کہتے ہیں، یعنی طواف کرنے کی جگہ اور ”مطاف“ میں کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب تقریباً دروازہ کے برابر میں ۵۷ فٹ کے فاصلہ پر ”زمزم کا کنواں“ ہے۔

آب زمزم

☆ یہ ایک لطیف و شیریں، خوش ذائقہ، زود ہضم، بے حد برکت، فضیلت اور عظمت والا پانی ہے، جسے پوری دنیا کے پانیوں پر برتری اور فوقیت حاصل ہے۔
اور یہ حجر اسود سے مشرقی جانب ۲۱ میٹر کے فاصلے پر ہے۔
زمزم کا کنواں کعبہ شریف سے مشرقی جانب ۳۸ ذراع یعنی تقریباً ۵۷ فٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (مسلم شریف: ۴۰/۱)
☆ اور زمزم کا چشمہ حضرت جبریل امین علیہ السلام کے پاؤں کی ٹھوکریا ہاتھ کے اشارہ یا پیر مارنے سے جاری ہوا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہاجرہ اسے (چاروں طرف سے مٹی کی باڑ بنا کر) بند نہ کرتیں تو آج یہ کنوئیں کی بجائے دریا کی شکل میں ہوتا اور دنیا کو سیراب کرتا۔

☆ اور زمزم کے پانی میں میٹھے اور کھارے پانی کا امتزاج ہے۔ (لسان العرب:

☆ زمزم کا کنواں ابتداء میں صرف چند انچ گہرا تھا بعد میں یہ گہرا اور چوڑا کنواں بن گیا۔

آب زمزم کے فضائل اور مناقب کے بارے میں علامہ طاہر کردی نے لکھا ہے کہ:
① اس چشمہ کے جاری ہونے کا سبب سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ بنیں۔

② اور اس کو نکالنے اور جاری ہونے کا ذریعہ سیدنا جبریل علیہ السلام بنے۔
③ روئے زمین کے مقدس ترین مقام پر اس کا ظہور ہوا یعنی بیت اللہ کے سامنے مسجد الحرام کے اندر۔

④ اس چشمہ کے تین سوت، تین ایسی معزز سمتوں سے جاری ہیں جو دوسری تمام جہات سے اشرف ہیں، رکن حجر اسود، صفا اور مروہ۔

⑤ یہ ایسا برکت والا پانی ہے جسے انبیاء، اصفیاء، اقیاء اور نیک لوگ پیتے رہے۔
⑥ اسی مقدس پانی سے جبریل امین علیہ السلام نے امام الانبیاء، اشرف الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو دھویا تھا۔

⑦ اس پانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈول میں کلی کر کے دوبارہ کنوئیں میں ڈال دیا، اس طرح اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

⑧ دنیا میں ایسا عظمت والا پانی ہے جس کی شان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے مبارک کلمات صادر ہوتے رہے۔

⑨ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے پانی کو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ طلب کیا۔ (تاریخ القویم: ۴۴/۳)

زمزم کے کنواں سے شمال کی جانب کعبۃ اللہ کے مشرق میں ”مقام ابراہیم“ ہے۔

مقام ابراہیم

☆ مقام ابراہیم یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

☆ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنی زوجہ محترمہ ہاجرہ اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی ملاقات کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو سواری سے اترتے چڑھتے وقت اسی پتھر پر پاؤں رکھتے تھے۔

☆ یہ پتھر حجر اسود کی طرح جنت سے آدم علیہ السلام کے ساتھ اتارا گیا تھا۔

☆ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو وہ گھر میں موجود نہیں تھے ان کی بیوی عمارہ نے آپ کی عزت و تکریم اور بے حد تعظیم کی، اور اس وقت کے دستور کے مطابق درخواست کی کہ چچا جان آپ براق سے اتر کر آرام کریں، اور میں آپ کے گرد آلود سر کے بال دھونے کی سعادت حاصل کروں، لیکن آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے نیچے اترنے کی اجازت نہیں۔

چنانچہ نیک سیرت بہو ایک پتھر لائی، اور اسے آپ کے دائیں پاؤں کے نیچے رکھا، آپ نے پتھر پر پاؤں رکھ کر سر کو دائیں جانب جھکا دیا، اور بہو نے اسے دھویا، پھر پتھر بائیں پاؤں کے نیچے رکھ کر سر کی دوسری جانب بھی دھوئی، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پتھر پر پاؤں مبارک رکھے تھے اس جگہ پاؤں ٹخنوں تک گرھ گئے تھے، اور بہت گہرے نشانات منقش ہو گئے تھے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر تشریف لائے تو نیک بیوی نے سارے واقعات سے آپ کو مطلع کیا، اور یہ بات خاص طور پر تعجب سے بتائی کہ جس پتھر پر انہوں

نے پاؤں رکھے تھے، اس میں اب بھی گہرے نشانات موجود ہیں، سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اسے ایک معجزہ قرار دیا اور اس پتھر کو گھر میں عزت و تکریم سے محفوظ فرمایا۔

پھر جس وقت بیت اللہ کی تعمیر کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، اور تعمیر کے دوران پاڑھ بنانے کے لئے (چنائی کے لئے) کوئی پتھر لانے کو کہا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے وہی پتھر لا کر پیش کر دیا۔ (اعلام الاعلام: ۳۶، روح المعانی: ۱۳۳۹، تفسیر کبیر: ۱۵۶/۱)

☆ مقام ابراہیم وسیع تر معنوں میں پورے حرم شریف پر بھی بولا جاتا ہے۔

☆ اور مقام ابراہیم کو ”ام نہشل“ نامی سیلاب کے بعد خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس جگہ پر نصب فرمایا تھا جہاں آج موجود ہے انشاء اللہ قیامت تک اسی جگہ پر رونق افروز رہے گا۔

پھر جب بیت اللہ کے چاروں طرف کا ”مطاف“ ختم ہوتا ہے تو چاروں طرف کچھ بلندی پر ترکی حکومت اور سعودی حکومت کی بنائی ہوئی عمارات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اس کو ”مسجد الحرام“ کہتے ہیں، بیت اللہ اور مسجد الحرام ایک نہیں ہے بلکہ الگ الگ ہیں اور دونوں کے درمیان ”مطاف“ کا فاصلہ موجود ہے۔

اور مسجد الحرام میں جنوب کی جانب اذان خانہ ہے، ہجوم اور رش کم ہونے کی صورت میں عام طور پر امام اس کے نیچے کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے ہیں، اور عید کا خطبہ بھی دیتے ہیں، اسی جگہ کے ساتھ ”دار ارقم“ بھی تھا۔

دار ارقم

یہ مقدس و تبرک مکان مسجد الحرام میں صفا سے بائیں جانب مشرق کی طرف ۳۵ یا ۴۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع تھا یہ ارقم بن ابی ارقم بن عبد مناف بن جندب اسد بن عبد اللہ عمر بن مخزوم کا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عرصہ دراز تک تبلیغ،

تدریس اور نماز کا مرکز بنایا تھا، آپ یہاں تشریف فرما ہو جاتے اور دیگر مسلمان بھی اس شمع کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو کر اسلام کے احکام سے بہرہ یاب ہوتے، اور اسی مکان میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا، جس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور بہادری نے مسلمانوں کو سرعام نماز پڑھنے کی ہمت سے ہم کنار کر دیا، اور اب یہاں اذان خانہ ہے، اور عام حالات میں امام یہاں کھڑے ہو کر امامت کرتے ہیں۔

☆ نئی سعودی توسیع کے بعد حرم شریف کی پیمائش ۱۹۰۰۰۰ مربع میٹر ہے۔

☆ صفا سے مروہ تک کا فاصلہ تقریباً ۴۰۵ میٹر ہے۔

☆ جمرہ عقبی اور جمرہ وسطی کے درمیان فاصلہ تقریباً ۱۱۶ میٹر ہے۔

☆ جمرہ وسطی سے جمرہ اولی کے درمیان فاصلہ تقریباً ۱۵۶ میٹر ہے۔

☆ جمرہ وسطی سے وادی محر کے آخر تک فاصلہ تقریباً (مزدلفہ میں) ۵۳۲۸ میٹر ہے۔

☆ حرم شریف کے نشانات سے حدود عرفات کے نشانات تک فاصلہ ۱۵۵۳

میٹر ہے۔

☆ عرفات کے نشانات سے جبل رحمت تک کا فاصلہ ۱۵۵۳ میٹر ہے۔

(تاریخ القوم: ۱۰/۱۰۱، ۱۰۶)

اور کعبۃ اللہ کی مغربی جانب رکن یمانی کی سمت میں مطاف سے اوپر مسجد الحرام میں باب عبدالعزیز کی شمالی جانب باب ام ہانی ہے، باب ام ہانی سے متصل شمالی جانب حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا گھر تھا سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے، بعض روایات کے مطابق معراج کی رات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے گھر میں آرام فرماتے تھے یہیں سے معراج کے لئے تشریف لے گئے، اب اس کا نشان باقی نہیں ہے۔

اور کعبۃ اللہ کی مشرقی جنوبی جانب مسجد الحرام ختم ہونے کے بعد صفا کا پہاڑ ہے، اور اب صفا کا پہاڑ زیادہ بلند نہیں ہے، البتہ کچھ پتھر اب بھی نشان کے طور پر باقی ہیں یہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

اور صفا سے شمال کی جانب کعبۃ اللہ کے مشرق شمال کی طرف مروہ ہے، اب مروہ کے پہاڑ کی نشانی بھی موجود نہیں ہے، کنارے پر معمولی بلندی موجود ہے، یہاں پر سات چکر پورا کرنے کے بعد سعی ختم ہو جاتی ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ کو ”مسعی“ کہتے ہیں۔ صفا مروہ کی مزید تفصیل یہ ہے:

صفا مروہ

صفا اور مروہ کعبہ شریف کے قریب مشرق جنوب اور مشرق شمال میں دو پہاڑیاں ہیں، جن پر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے پانی کی تلاش میں انتہائی بے تابی اور بے قراری کے عالم میں سات چکر لگائے تھے، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اسے حج اور عمرہ کا لازمی رکن قرار دیا ہے، اگرچہ ابتداء میں یہ دونوں پہاڑیاں کافی بلند تھیں مگر حرم شریف کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے جس قدر بلند کیا جاتا رہا، ان پہاڑیوں کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ اس وقت معمولی سے ٹیلے کی شکل میں برائے نام باقی رہ گئی ہیں۔ اور اب ان پر چڑھنے کے لئے زینے نہیں ہیں جو پہلے زمانے میں تھے، اب صرف ڈھلوان سی بنادی گئی ہے۔

علامہ قطب الدین رحمہ اللہ المتوفی ۹۸۸ھ نے اعلام الاعلام میں لکھا ہے کہ اس وقت جس جگہ سعی کی جاتی ہے کیا یہ ساری جگہ وہی ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سعی کی جاتی تھی یا اس کا کچھ حصہ تو وہی ہے اور کچھ حصہ اس کے علاوہ ہے اس صورت میں حج اور عمرہ کے اس رکن کی ادائیگی میں خلل آئے گا یا نہیں؟ علامہ موصوف اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

دور میں مسعی (صفامروہ کے درمیان کی جگہ) کافی کشادہ اور چوڑی تھی، بعد کے زمانہ میں اس چوڑائی میں بعض مکان بھی بنائے گئے، جنہیں خلیفہ مہدی عباسی نے منہدم کر کے حرم کو کشادہ کیا تھا اس طرح مسعی کا کچھ حصہ حرم میں شامل ہو گیا مگر اسے پوری طرح تبدیل نہیں کیا، خلیفہ موصوف کی اس کارکردگی پر علماء کرام اور ائمہ مجتہدین نے کوئی اعتراض نہیں کیا، چنانچہ امام مالک، امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر آئمہ مجتہدین نے بھی اس جگہ سعی کرنا جائز اور صحیح قرار دیا اور اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (اعلام الاعلام: ۱۰۳)

اسی طرح اگر موجودہ زمانہ میں بھی دائیں بائیں مشرق و مغرب میں کشادہ کیا گیا تو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

☆ صفا سے مروہ کے درمیان ۳۹۴ میٹر ۵۰ سینٹی میٹر کا فاصلہ ہے۔

☆ چوڑائی پہلے ۲۰ میٹر تھی اب تقریباً ڈبل ہو گئی ہے۔

☆ صفا پہاڑ کے باہر صحن ہے، صحن کے ختم ہونے کے بعد پہاڑ پر شاہی محل ہے اس پہاڑ کو ”جبل ابی قتیس“ کہتے ہیں۔

اس کی بلندی ۴۲۰ میٹر ہے، اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق زمین پر سب سے پہلے یہی پہاڑ پیدا کیا گیا تھا، قبیلہ ایاد میں سے ابو قتیس نامی ایک آدمی نے اس پر مکان بنایا تھا، جس کی وجہ سے یہی اس کا نام مشہور ہو گیا، یہ پہاڑ حرم شریف کے مشرق میں واقع ہے، حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت قدرتی طور پر حجر اسود اس میں امانت رکھا گیا جسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کے وقت حاصل کر کے نصب فرمایا تھا۔

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب ایک پہاڑ ہے ۴۳۰ میٹر بلند ہے، اس کی ابتداء میں مروہ واقع ہے، اس پہاڑ کو ”جبل ہندی“ بھی کہتے ہیں اور جبل قریقاعان

بھی، آج کل مروہ اور جبل ہندی کے درمیان راستہ بنا ہوا ہے۔

اور کعبۃ اللہ کے مغرب کی جانب ”جبل عمر“ ہے اور یہ محلہ شیکہ سے محلہ مسفلہ تک پھیلا ہوا ہے، اس کے قریب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت کا مکان تھا اسی وجہ سے پہاڑ کا نام بھی جبل عمر مشہور ہو گیا۔

اور مروہ کے مشرق میں راستہ سے اوپر پہاڑ کے دامن میں کونے پر نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش ہے اب یہاں ایک کتب خانہ ہے، جو عام حالات میں کھلا رہتا ہے اور حج کے موسم میں عام طور پر بند رہتا ہے۔

اور بیت اللہ شریف کے شمال مائل بمشرق کو ”معلی“ کہتے ہیں، اور جنوب مائل بمغرب کو ”مسفلی“ کہتے ہیں، ”معلی“ کا معنی ”بالائی علاقہ“ اور ”مسفلی“ کا معنی ”نبی علاقہ“۔

مکہ مکرمہ کے مشرق مغرب اور شمال میں پہاڑ ہے، شمال کی جانب جو پہاڑ ہے اس کو ”جبل ہندی“ اور مغرب کی طرف جنوب و شمال میں جو پہاڑ ہے اس کو ”جبل عمر“ کہتے ہیں، اب ان پہاڑوں کو ختم کر کے ان پر تعمیرات کا منصوبہ بنایا گیا ہے، اور درمیان میں جنوب و شمال کے رخ پر وادی ہے اور وادی کے درمیان بیت اللہ شریف ہے، جب مکہ مکرمہ کے پہاڑوں پر بارش ہوتی تھی تو معلیٰ ”یعنی شمالی بالائی علاقے کا پانی مسفلی جنوب کے نشیبی علاقے سے نکل جاتا تھا، کبھی کبھار ایسا بھی ہوا کہ سیلاب کے ریلے کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی عمارت شہید ہو گئی تھی، پھر وہاں کے لوگوں نے اس کو پھر سے تعمیر کیا۔

اور ”معلی“ کے علاقہ میں ”جنت المعلی“ بھی ہے، اور یہ مکہ مکرمہ کا عظیم قبرستان ہے، اس میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور بہت سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور بڑے بڑے لوگ مدفون ہیں، معلیٰ کے علاقے میں مسجد الجن اور مسجد الراہیہ وغیرہ بھی ہیں۔

اور مکہ کے چاروں طرف حرم کی حدود میں نشانات لگے ہوئے ہیں، اور بورڈ

بھی ہیں، اور ان پر یہ لکھا ہوا ہے کہ غیر مسلم یہاں سے آگے داخل نہیں ہو سکتے، یا غیر مسلم کے لئے دوسرا راستہ ہے جو حرم کی حدود سے باہر باہر نکل جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب مدینہ منورہ کے راستہ میں جاتے ہوئے حرم کی حد ”تنعیم“ ہے اور یہ سب سے قریب ترین جگہ ہے، اور مغربی جانب جدہ کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد ”حدیبیہ“ اور جنوب کی جانب یمن کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد ”اضافہ لبن“ اور مشرقی جنوبی جانب حرم کی حد ”جعرا نہ“ ہے اور مغربی شمالی جانب مزدلفہ کے بعد ”وادی عرفہ“ کے قریب حرم کی حد ہے، اور مشرقی شمالی جانب حرم کی حد ”ثنیۃ جبل المقطع“ ہے۔

حرم کی حدود میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس میں جانور کو چرانا منع ہے، اور حرم کی مٹی اور پتھر کو حرم کی حدود سے باہر لے جانا منع ہے، اس لئے وہاں سے مٹی اور پتھر وغیرہ نہ لائیں۔

حدود حرم

کعبہ شریف اور حرم کی حدود کے درمیان فاصلہ کی مقدار:

شارع مدینہ پر تنعیم کے مقام پر حرم کی حد ہے	۳ میل	کا فاصلہ ہے
شارع یمن پر	۷ میل	کا فاصلہ ہے
شارع جدہ پر	۱۰ میل	کا فاصلہ ہے
شارع طائف عرفات کے قریب	۱۱ میل	کا فاصلہ ہے
شارع عراق پر	۷ میل	کا فاصلہ ہے
جعرا نہ	۹ میل	کا فاصلہ ہے
امام تقی الدینؑ نے لکھا ہے کہ مکہ معظمہ سے جعرا نہ کا	۱۸ میل	فاصلہ ہے

نقشہ یہ ہے:

مسجد حرام اور حرم کی حدود کا درمیانی فاصلہ کلومیٹر کے حساب سے

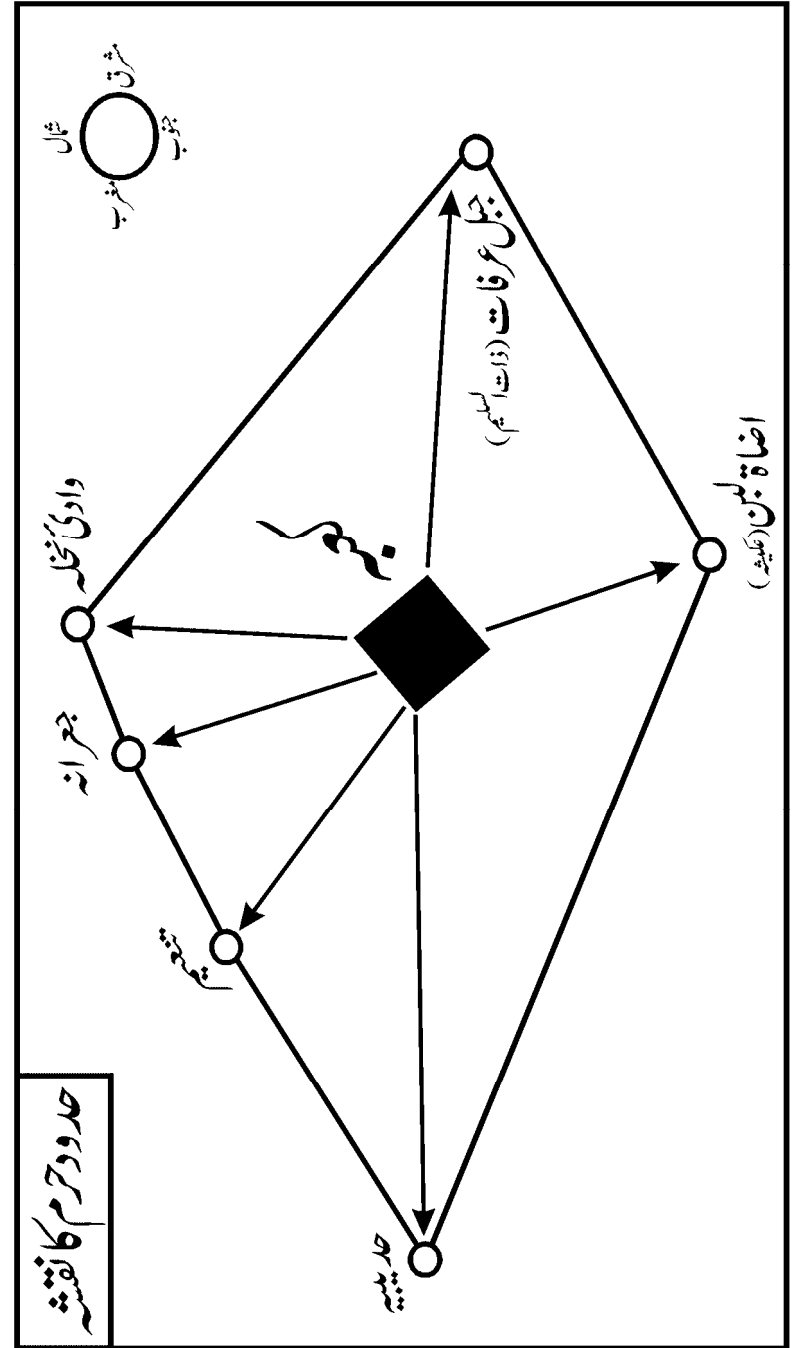
تنعیم (مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا)	7.5 کلومیٹر
نخلہ	13 کلومیٹر
اضافہ لبن (عکیشیہ)	16 کلومیٹر
جعرا نہ (مستوفرہ)	22 کلومیٹر
حدیبیہ (شمیسی)	22 کلومیٹر
جبل عرفات (ذات السليم)	22 کلومیٹر

حرم کے حدود کی حد بندی کیسے ہوئی؟

امام ازرقی نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو انہیں شیطان کے حملہ کا خطرہ لاحق ہوا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مکہ کی زمین کے چاروں طرف مقرر کر دیا تاکہ (شیطان) اس علاقہ میں داخل ہی نہ ہو سکے چنانچہ جن جن مقامات پر فرشتوں نے پہرہ دیا تھا وہاں حرم کے نشانات قائم کر دیئے گئے، اس طرح ان حدود کے اندر کا تمام علاقہ حرم قرار دیا گیا۔

(اخبار مکہ: ۳۵۷)

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتار دیا تو وہ مغموں اور پریشان رہتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک سرخ یا قوت کا خیمہ نازل فرمایا جسے کعبہ شریف والی جگہ نصب کر دیا گیا، اور حجر اسود ستاروں کی طرح چمک رہا تھا، جس کی روشنی حرم کے کناروں تک پہنچ رہی تھی، جب آدم علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو ان کی اور مذکورہ خیمہ کی جنات سے حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مقرر کر دیا، جن جن مقامات پر فرشتوں نے کھڑے ہو کر پہرہ دیا تھا



وہاں حرم کے نشانات قائم کر دیئے گئے۔ (اخبار مکہ: ۳۵۸)

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ حج ادا کیا تو اس وقت جبریل علیہ السلام نے حرم کی حدود کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگاہ کیا، چنانچہ آپ نے ان مقامات پر مٹی، گارے سے پتھروں کے برج بنا دیئے۔ (اخبار مکہ)

غار حرا

حرم کے حدود میں مکہ معظمہ سے تین میل شمال میں ”جبل النور“ ہے، اور یہ ایک بلند و بالا پہاڑ ہے اس کی چوٹی سے تھوڑا سا نیچے ”غار حرا“ ہے، یہ غار حرا ایک مصلیٰ کی مقدار ہے اور اس کے قبلہ کی جانب ایک گول سوراخ ہے اس سے کعبۃ اللہ صاف اور واضح طور پر نظر آتا ہے، موجودہ دور میں کعبۃ اللہ کے ارد گرد بلند و بالا عمارتوں کی وجہ سے شاید نظر نہ آئے لیکن پہلے واضح طور پر نظر آتا تھا۔

نبی کریم ﷺ نبوت ملنے سے پہلے غار حرا میں مہینوں قیام فرماتے، وہاں عبادت، ریاضت اور مراقبہ میں مصروف رہتے، گھر سے کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے جب وہ ختم ہو جاتا تو مزید لے جاتے، کبھی کبھار حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی پہنچا دیتی تھیں۔

یہ نبوت کا مقدمہ اور دیباچہ تھا خواب کے ذریعہ آپ پر مخفی اسرار منکشف ہونے لگے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے بعینہ وہی پیش آتا تھا، معمول کے مطابق آپ غار حرا میں عبادت میں مشغول تھے جبریل امین تشریف لائے، اور نبوت کی خلوت آپ کے زیب تن کی، اور وحی نبوت کا آغاز ”اقراء باسم ربک الذی خلق“ سے ہوا۔ یہ غار حرا بھی ایک یادگار تاریخی جگہ ہے۔

جبل ثور

حرم کے حدود میں ایک اور تاریخی پہاڑ ہے، اس کا نام ”جبل ثور“ ہے، یہ پہاڑ ۵۹ میٹر اونچا ہے اور بیت اللہ سے جنوب میں تقریباً چار کلو میٹر دور ہے اس کی چوٹی پر ”غار ثور“ ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے وقت تین رات روپوش رہے تھے، اس کے قریب ثور بن عبد مناف نے اقامت اختیار کی تھی، جس کے باعث پہاڑ کا نام ”ثور“ مشہور ہو گیا۔

جبل ثبیر

حرم کے حدود میں ایک اور مشہور پہاڑ ہے اس کا نام ”جبل ثبیر“ ہے، بیت اللہ سے منی جاتے ہوئے دائیں جانب واقع ہے، اور اس کے بالمقابل بائیں جانب حرا پہاڑ ہے اسی پہاڑ کے ایک حصہ کا نام ”قبیر الاثبیرہ“ ہے، جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب سورج کی کرنیں اس پر پڑیں تو حجاج منی سے عرفات روانہ ہو جائیں۔

منی

منی حرم کی حدود میں داخل ہے، یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کو شکار کرنا جائز نہیں ہے البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔

منی بیت اللہ شریف سے مشرقی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، جانے کے لئے بیت اللہ کی مشرقی جانب صفا مروہ کے درمیانی علاقے سے سرنگ کے ذریعہ پیدل جانے کا راستہ بھی ہے اور اطراف میں ”طریق المشاة“ کا بورڈ بھی موجود ہے، اور گاڑی کا راستہ بھی ہے۔

منی شروع ہوتے ہی تین جمرات ہیں، ہماری زبان میں انہیں تین شیطان کہتے ہیں، مکہ کی طرف سے پیدل آنے کی صورت میں سب سے پہلے بڑا شیطان ہے اس کو ”جمرہ عقبہ“ کہتے ہیں، اس کے بعد درمیانی شیطان ہے اس کو ”جمرہ وسطی“ کہتے ہیں، اور اس کے بعد چھوٹا شیطان ہے اس کو ”جمرہ اولی“ کہتے ہیں، اس کے بعد خیمے لگے ہوئے ہیں جن میں حاجی ٹھہرتے ہیں، اگر خیمے کی طرف سے شیطان کی طرف آئیں گے تو سب سے پہلے چھوٹا شیطان پھر درمیانی شیطان پھر بڑا شیطان آئے گا۔

منی میں خیمہ کی طرف سے شیطان کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب مسجد خیف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منی کا یہ نام اس وجہ سے مشہور ہوا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے مناسک سے فارغ ہو کر حضرت جبریل امین علیہ السلام سے جدا ہونے لگے تو جبریل امین علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ کی کوئی اور تمنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اب صرف جنت کی تمنا ہے، اور لفظ ”منی“، ”تمنی“ سے مشتق ہے، اس کے علاوہ یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے کہ: منی کا معنی ہے ”یمنی الدماء“، یعنی ایسی جگہ جہاں قربانی کے جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے۔ ۱۳۱۸ھ تک منی کے میدان کی چوڑائی ۶۳۷ میٹر تھی، لیکن ۱۳۹۳ھ میں سعودی حکومت کی توسیع میں اس کا عرض ۹۵۵ میٹر سے بھی زیادہ ہو چکا ہے، اور توسیع کے وقت منی میں جنوب کی جانب واقع جبل ثبیر کا بہت سا راحصہ کاٹ کر کشادہ سڑکیں بنادیں، اس کے علاوہ مسجد خیف کے قریب سے جبل ثبیر میں ایک سرنگ بنادی جس سے حرم شریف جانا بہت ہی آسان ہو گیا ہے۔ موجودہ وقت منی کی چوڑائی ۲،۲۷۸ کلو میٹر ہے۔

مسجد خیف

منیٰ کی مساجد میں سب سے بڑی اور مشہور مسجد، مسجد خیف ہے۔

امام ازرقی نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: مسجد خیف میں ۷۵ انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے، جن میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ (اخبار مکہ: ۴۰۰)

مسجد کی لمبائی ۱۳۰ میٹر اور چوڑائی ۱۰۰ میٹر ہے، مغربی دیوار میں محراب اور منبر بنا ہوا ہے، اور محراب پر گنبد بنا ہوا ہے، اور محراب کی جگہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن خیمہ لگایا تھا، اسی خیمہ میں آپ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور عرفہ کے دن فجر کی نماز ادا فرمائی تھی، اس لئے حاجیوں کے لئے منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے۔ اور منیٰ ختم ہوتے ہی وادی محسر ہے جہاں ابرہہ کے لشکر پر عذاب نازل ہوا تھا۔ پھر اس کے بعد حرم کے حدود میں مکہ معظمہ سے مشرق جنوب میں مزدلفہ ہے اور یہ منیٰ اور وادی محسر سے کچھ فاصلہ کے بعد واقع ہے۔

مزدلفہ

مزدلفہ ”زلف“ سے نکلا ہوا ہے، اس کا معنی قریب اور نزدیک کے ہے چونکہ حجاج کرام مزدلفہ پہنچ کر ”منیٰ“ کے قریب ہو جاتے ہیں اس لئے اس کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

نیز یہ کہ ”زلف“ ہموار اور صاف زمین کو بھی کہتے ہیں، اور مزدلفہ کا میدان منیٰ اور عرفات کی نسبت سے زیادہ ہموار ہے اس لئے اسے مزدلفہ کہتے ہیں۔

نیز یہ کہ ”ازلاف“ کے معنی اجتماع کے بھی ہیں، چونکہ حجاج کرام اس جگہ پر مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے ہیں اس لئے بھی اس کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

اس نام کا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر وقوف کر کے لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، اس لئے بھی مزدلفہ اسے کہتے ہیں۔

ابھی مزدلفہ کی چوڑائی ۷۰۰، ۳ کلومیٹر ہے۔ (تفسیر کبیر: ۱۷۳۲، تفسیر نفی: ۱۰۲۱، تبیین: ۲۹۲)

مشعر الحرام

مشعر الحرام ایک پہاڑ کا نام ہے، جو مزدلفہ میں واقع ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس وقوف فرمایا ہے اس لئے وہاں وقوف کرنا افضل ہے، اور پورے مزدلفہ میں جہاں بھی قیام اور وقوف کرے جائز ہے۔

مزدلفہ میں لوگ پہنچ کر مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کر کے سو جاتے ہیں، صبح فجر کے بعد مزدلفہ کا وقوف شروع ہوتا ہے اور یہ وقوف اس لئے مشروع کیا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ یہاں پر تفاخر اور نام و نمود کی محفلیں جماتے تھے، اسلام نے اس کو کثرت ذکر سے بدل دیا۔ سورة البقرة کی آیت ۱۹۸ میں ہے:

فاذا أفضت من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام

واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله لمن الضالين.

”یعنی جب تم لوگ عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو، اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے، اگرچہ تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے۔“

یعنی جاہلیت کے زمانہ میں یہاں پر جو کچھ کیا جاتا تھا وہ گمراہی تھی۔

یہاں پر کثرت سے اللہ کو یاد کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جاہلیت کی عادت کا انسداد ہو جائے یعنی یہ ذکر ان کو تفاخر اور نام و نمود کا موقع ہی نہ دے نیز اس جگہ ذکر الہی کے ذریعہ توحید کی شان بلند کرنا ایک طرح منافست، سبقت اور ریس کی ترغیب ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تم خدا کی یاد زیادہ کرتے ہو یا مشرکین کی تفاخرت کا پلہ بھاری ہے۔

پھر حرم کی حدود سے باہر مکہ معظمہ سے سیدھا مشرق کی جانب عرفات ہے۔

عرفات

بیت اللہ کی مشرقی جانب ایک میدان ہے، اس میدان کو ”عرفات“ کہنے کی بہت سی وجوہ بیان کی گئی ہیں، علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

☆ حضرت آدم علیہ السلام اور ائمان حوا آسمان سے اترنے کے ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد اسی میدان میں اکٹھے ہوئے اور باہم تعارف ہوا۔

☆ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اس میدان میں مناسک حج (حج کے ارکان، احکام اور عبادت کے مقامات) سے آگاہ کرنے کے بعد دریافت کیا کہ کیا آپ نے حج کے ارکان اور احکام کو پہچان لیا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا، ہاں میں نے پہچان لیا ہے۔

☆ یہ جگہ اس قدر معظم، محترم اور مشہور ہے کہ اس کی تعریف کئے بغیر ہی لوگ اسے پہچان لیتے ہیں، اس لئے اسے ”عرفات“ کہا جاتا ہے۔

اس میدان میں اللہ کے بندے عبادت اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرتے ہیں، اگرچہ یہ مقصود دوسرے مقامات پر بھی حاصل ہو سکتا ہے، لیکن یہ میدان ایک منفرد عظمت و جلالت کا حامل ہے، جس سے دیگر مقامات خالی ہیں، اس معنی کے اعتبار سے عرفہ ”معروف“ سے مشتق ہوگا۔

☆ بعض علماء نے کا کہنا ہے کہ ”عرف“ سے مشتق ہے، یعنی اس میدان میں خوش آئند اور روح پرور پائی جاتی ہے، البتہ منیٰ میں جانور وغیرہ ذبح کرنے کی وجہ سے فضا قدرے متعفن ہوتی ہے، جب کہ عرفات اس چیز سے خالی ہے اس لئے اسے عرفہ یا عرفات کہا جاتا ہے۔ (اشعۃ المعانی: ۳۳۸/۲)

☆ جبل عرفات ایک بڑی کمان کی مانند ہے جو ایک وسیع وادی کو گھیرے ہوئے ہے جس کی مسافت دو میل ہے اس میں ایک چھوٹی سی پہاڑی جبل رحمت کے

نام سے مشہور ہے، جس کی بلندی ۳۰ میٹر اور لمبائی ۳۰۰ میٹر ہے، اس پر چڑھنے کے لئے غیر منظم بڑی بڑی ۹۱ سیڑھیاں ہیں۔

پہاڑی پر چڑھتے ہی ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جس کا طول ۱۵ میٹر اور عرض ۱۰ میٹر ہے اسے مسجد ابراہیم کہا جاتا ہے۔

جبل رحمت کے اوپر ۴ میٹر بلند ایک برج بنا ہوا ہے، حجاج کی رہنمائی کے لئے عرفات کی رات اس پر شمع روشن کی جاتی تھی۔ (تعلیقات اخبار مکہ)

اب پورے عرفات میں بجلی کا انتظام ہونے کی وجہ سے اس برج پر روشنی کرنے ضرورت نہیں ہوتی۔

عرفات کی لمبائی اور چوڑائی تقریباً دو، دو میل ہے۔

عرفات کے متصل مغربی جانب ”وادی عرنہ“ ہے جو دو نشانات کے درمیان واقع ہے یعنی حرم کے حدود اور عرفات کے نشانات کے درمیان والی جگہ کو ”وادی عرنہ“ کہا جاتا ہے، اگر حاجی اس جگہ حج کے دن ٹھہرے رہیں تو ان کا حج نہیں ہوگا انہیں عرفات کی حدود کے اندر ٹھہرنا لازم ہے۔

ابھی عرفات کی چوڑائی ۸۹۲، ۲ کلومیٹر ہے۔

مسجد نمبرہ

یہ مسجد عرفات کے میدان کے مغربی کنارے پر واقع ہے، اسے مسجد عرفہ، جامع ابراہیم اور مصلیٰ عرفہ بھی کہا جاتا ہے، اسکی لمبائی ۹۰ میٹر اور چوڑائی ۸۰ میٹر ہے، اس کے چاروں طرف برآمدے بنے ہوئے ہیں، محراب ۳ میٹر اونچا اور ۵ میٹر چوڑا ہے، اس کا منبر ۲.۵ میٹر اونچا اور دس سیڑھیوں والا ہے، سعودی حکومت نے پوری مسجد از سر نو تعمیر کی ہے۔

حرم کی حدود سے باہر چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو ”حل“

ذوالحلیفہ

مکہ مکرمہ سے سیدھا شمال کی طرف مدینہ منورہ ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ”ذوالحلیفہ“ ہے، آج کل اس کو ”بئر علی“ یا ”ابار علی“ کہتے ہیں، اور یہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہوئے تقریباً چھ میل پر مکہ مکرمہ کے راستہ میں دائیں جانب ہے، اور یہاں ایک شاندار اور خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے اور وضو غسل ہر چیز کا بہترین انتظام ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ تقریباً ڈھائی سو میل ہے۔ (410 کلومیٹر)

جحفہ

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب ملک شام وغیرہ سے آنے والوں کیلئے مکہ مکرمہ سے شمال مغرب میں بحر احمر کے ساحل کے قریب مدینہ طیبہ کے راستہ میں ”جحفہ“ میقات ہے، لیکن آج کل ”جحفہ“ کا نام و نشان مٹ چکا ہے اس لئے اس سے تھوڑا پہلے مشہور جگہ ”رابع“ سے احرام باندھتے ہیں، اور یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ (187 کلومیٹر)

قرن المنازل

یہ مکہ مکرمہ کے مشرق مثلاً ”نجد“ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے، مکہ مکرمہ سے تقریباً تیس پینتیس میل (80 کلومیٹر) مشرق میں نجد جانے والے راستہ میں ایک پہاڑی ہے۔

ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے لوگ ہوائی جہاز سے جدہ جاتے ہوئے ”قرن المنازل“ والے میقات سے گزر کر جدہ پہنچتے ہیں، اس لئے ہوائی جہاز سے

مشرق	مغرب
پاکستان	قرن المنازل
ہندوستان	قرن المنازل
بنگلہ دیش	قرن المنازل

یلملم

مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب مثلاً یمن وغیرہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے مکہ کی جنوبی جانب ایک پہاڑی ہے اس کو ”یلملم“ کہتے ہیں، اور یہ مغربی جنوبی جانب کے سمندر (بحر احمر) کے ساحل سے پندرہ، بیس میل (100 کلومیٹر) کے فاصلہ پر ہے۔

یہ اصل میں یمن اور عدن والوں کی میقات ہے، لیکن پہلے زمانے میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والے جب بحری جہاز سے سمندری سفر کر کے حج کے لئے آتے تو مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب ”یلملم“ پہاڑی کی محاذات سے گزر کر جدہ آتے تھے، اس لئے پرانی کتابوں میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والوں کے لئے ”یلملم“ کی میقات مشہور ہے لیکن آج کل ہوائی جہاز کے سفر میں یہ میقات نہیں پڑتی، بلکہ جہاز ”قرن المنازل“ والی میقات سے گزر کر آتا ہے۔

ذات عرق

مکہ مکرمہ کی مشرقی شمالی جانب مثلاً عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ”ذات عرق“ میقات ہے، یہ مکہ مکرمہ کی مشرقی شمالی جانب تقریباً پچاس میل (90 کلومیٹر) کے فاصلے پر ہے۔

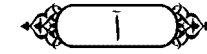
آفاق

میقات کی حدود سے دنیا کے چاروں طرف کے آخری کنارے تک کی زمین کو ”آفاق“ اور یہاں کے والوں کو آفاقی کہتے ہیں، آفاقی کے لئے مکہ مکرمہ یا حرم شریف میں داخل ہونے سے پہلے میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے ورنہ دم بھی لازم ہوگا اور ایک عمرہ یا ایک حج کرنا بھی لازم ہوگا، ہاں اگر دوبارہ کسی میقات پر جا کر احرام باندھ کر آئے اور عمرہ یا حج کر لے تو پھر دم ساقط ہو جائے گا۔

مشرق میں رہنے والوں کی خوش قسمتی

کعبۃ اللہ سے مشرقی جانب رہنے والوں کی خوش قسمتی یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب ملتزم، کعبہ کا دروازہ، حجر اسود کا کچھ حصہ، زمزم کا کنواں، مقام ابراہیم، ایک اعتبار سے صفامروہ (مسی)، جبل ابی قیس، مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر اس کے بعد مشرق کی جانب مٹی، پھر اس سے مشرق جنوب میں معمولی گولائی میں مزدلفہ، پھر مٹی سے سیدھا مشرق میں عرفات ہے، پھر مٹی میں مسجد الخیف اور مزدلفہ میں مشعر الحرام اور عرفات میں مسجد نمرہ جیسی عظیم مساجد بھی ہیں، اس لئے مشرق والے ان نعمتوں کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ان تمام اعزازات کو دیکھ کر صرف خوش ہی نہیں ہونا بلکہ ان عظیم احسانات کی وجہ سے دوسروں سے بڑھ چڑھ کر اللہ کی عبادت میں حصہ لینا چاہیئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔



آب زم زم کھڑے ہو کر پینا

آب زم زم کھڑے ہو کر پینا اور بیٹھ کر پینا دونوں طرح بلا کراہت جائز ہے لیکن قبلہ رو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ (۱)

آٹھواں چکر کر لے

”آٹھواں شوط کر لے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۳/۱)

آٹھواں شوط کر لے

اگر کوئی شخص طواف کے دوران جان بوجھ کر آٹھواں شوط (چکر) کر لے، تو چھ شوط اور ملا کر سات شوط پورا کرنا واجب ہوگا، اور اگر کسی نے ساتواں شبہ میں کیا تو (۱) و شرب ماء زم زم والتضلع منه استقبال البيت والنظر إليه قائماً. (مراقی الفلاح : ص: ۷۳۲) کتاب الحج، قبیل: فصل فی کیفیۃ ترتیب أفعال الحج، ط: قدیمی

استحب علمائنا أن يشرب ماء زم زم قائماً، ويشير إليه ما في حديث ابن عباس رضي الله عنهما آية ما بيننا وبين المنافقين أنهم لا يتضلعون من زم زم والتضلع لا يتأتى إلا قائماً وأخرج البخاري عن الشعبي أن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما حدثه قال: سقيت رسول الله ﷺ من زم زم فشرب وهو قائم. (إعلاء السنن: ۲۱۰/۱۰) كتاب الحج، باب يستحب أن يشرب المودع من ماء زم زم ويلتزم الملتزم، ط: إدارة القرآن

فإنه مخصص بماء زم زم وشرب فضل الوضوء، كما ذكره بعض علمائنا، وجعلوا القيام فيهما مستحباً وكرهوه في غيرهما، إلا إذا كان ضرورة، ولعل وجه تخصيصهما أن المطلوب في ماء زم زم التضلع ووصول بركته إلى جميع الأعضاء، وكذا فضل الوضوء مع إفادة الجمع بين طهارة الظاهر والباطن وكلاهما حال القيام أعم وبالنفع أتم. (مراقبة المفاتيح: ۲۱۸/۸) باب الأشرية، الفصل الأول، ط: امداديه ملتان

کچھ حرج نہیں، مزید چھ شوط ملانا لازم نہیں۔ (۱)

آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو

اگر آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو، اور حاجی مقیم ہو، تو زوال سے پہلے پہلے منی چلے جانا چاہئے، زوال کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے سے پہلے منی جانا مکروہ ہے، بلکہ جمعہ کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھ کر منی کو جائے۔ (۲)

اور اگر حاجی مسافر ہے تو اس کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ زوال سے پہلے پہلے منی چلا جائے اور زوال کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے سے پہلے منی چلا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہوگی کیونکہ مسافر پر جمعہ کی نماز پڑھنا واجب نہیں، اور منی میں پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے اس لئے سنت کو نہ چھوڑے۔ (۳)

(۱) تخریج کے لئے ”طواف کا آٹھواں چکر کر لیا“ کے تحت دیکھیں۔

(۲) وقد صرحوا بها إذا وافق يوم التروية يوم الجمعة له أن يخرج إلى منى قبل الزوال، لكونه وقت سنة الخروج، وعدم وجود الجمعة وبعده لا يخرج مالم يصل الجمعة لجوبها عليه. (المسلك المتقسط على لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص: ۲۰۸) فصل فى الرواح، ط: حقانية، و: (ص: ۲۶۷) باب الخطبة، فصل فى الرواح، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) أن يكون يوم التروية يوم الجمعة أولاً فله الخروج إليها يوم الجمعة قبل الزوال، وأما بعده فلا يخرج مالم يصلها. (البحر الرائق: ۳۳۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد

الهندية: (۲۲۷/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

(۳) وفى التجنيس: الرجل إذا أراد السفر يوم الجمعة لا بأس به إذا خرج من العمران قبل خروج وقت الظهر، لأن الوجوب بآخر الوقت، و آخر الوقت هو مسافر، فلم تجب عليه صلاة الجمعة اهـ، كذا فى الحجاب. (إرشاد السارى على هامش المسلك المتقسط : (ص: ۲۰۸) فصل فى الرواح، ط: حقانية، و: (ص: ۲۶۷) باب الخطبة، فصل فى الرواح من مكة إلى منى، ط: الإمدادية، مكة المكرمة)

البحر الرائق: (۱۵۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد.

وقيل لا (كما) لا تلزم (لوقدم مسافر يومها) على عزم أن لا يخرج يومها (ولم ينو الإقامة) نصف شهر. (الدر مع الرد: ۱۶۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد

آٹھویں ذی الحجہ کو کس وقت منی جانا چاہئے

آٹھویں ذی الحجہ کو کسی بھی وقت منی جانا مسنون ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد جائے اور ظہر کی نماز وہاں پڑھے، سورج نکلنے سے پہلے جانا خلاف اولیٰ ہے مگر جائز ہے۔ (۱)

موجودہ دور میں ہجوم کی وجہ سے ”مکتب والے“ ساتویں ذی الحجہ کو حجاج کرام کو منی لے جاتے ہیں تو اعتراض نہ کریں بلکہ حج کا احرام باندھ کر منی چلے جائیں ورنہ مقررہ خیمہ تلاش کر کے نکالنا ممکن نہیں ہوگا کیونکہ تمام خیموں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہے۔ (۲)

اگر آٹھ ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو تو بھی صبح منی کی لئے نکل جائیں۔ (۳)

(۱) وقال فی المحيط والمفید : يستحب أن يتوجه بعد الزوال ، وهو أحد قولی الشافعی ، وذكر المرغینانی : أنه يخرج إلى منی بعد ما طلعت الشمس ، وهو الصحيح . (تبیین الحقائق : ۲۸۴ / ۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید

شامی : (۵۰۳ / ۲) كتاب الحج ، مطلب فی : الرواح إلى عرفات ، ط : سعید .

الهندية : (۲۲۷ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط : رشیدیہ .
(۲) ثم يروح مع الناس إلى منی يوم التروية بعد صلاة الفجر ، وطلوع الشمس كذا فی فتاویٰ قاضی خان ، وهو الصحيح ولو ذهب قبل طلوع الشمس جاز والأول أولى . (الهندية : ۱ / ۲۲۷) كتاب المناسك ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط : رشیدیہ

غنية المناسك : (ص : ۱۴۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : فی التوجيه من منی إلى عرفات ، قبيل باب مناسك عرفات ، ط : إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص : ۲۶۸ ، ۲۶۹) باب الخطبة يوم السابع وخروج الحاج من مكة إلى منی وعرفة ، فصل فی الرواح من منی إلى عرفات ، قبيل : باب الوقوف بعرفة ، ط : امدادیة ، مكة المكرمة .

الضرورت تبیح المحضورات (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموی : ۱ / ۲۵۱) الفن الأول : فی القواعد الكلية ، النوع الأول ، القاعدة الخامسة ، الضرر لا يزال ، ط : إدارة القرآن

(۳) وقد صرحوا بما إذا وافق يوم التروية يوم الجمعة ، له أن يخرج إلى منی قبل الزوال لكونه وقت سنة الخروج وعدم وقت وجود الجمعة . (إرشاد الساری : (ص : ۲۶۷) باب الخطبة وخروج الحاج من مكة إلى عرفة ، فصل : فی الرواح من مكة إلى منی ، ط : الإمدادیة مكة المكرمة) =

آخری چار چکروں میں رمل کرنا

”رمل آخری چار چکروں میں کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۲۸)

آدم علیہ السلام کا طواف

آدم علیہ السلام کا طواف سات ہفتے تک تو رات میں ہوا کرتا تھا اور پانچ ہفتے تک دن میں ہوا کرتا تھا، پھر جب وہ طواف سے فارغ ہوتے ، تو وہ کعبے کے دروازے کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، اس کے بعد ملتزم کے مقام پر آتے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيَّتِي وَعَلَانِيَّتِي ، فَأَقْبِلْ مَعْدِرَتِي وَتَعْلَمْ مَا فِي نَفْسِي وَمَا عِنْدِي فَأَغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَتَعْلَمْ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سَوْلِي ترجمہ : اے اللہ ! تو میری پوشیدہ باتوں اور کھلی ہوئی باتوں دونوں کو جانتا ہے، پس میری معذرت اور معافی قبول فرما، اور جو کچھ میرے نفس میں ہے اور جو کچھ میرے دل میں ہے تو اس کو بھی جاننے والا ہے، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما، اور تو میری ضرورتوں کو بھی جانتا ہے، پس تو میری حاجت پوری فرما اور میری درخواست قبول فرما۔ (۱)

آدم علیہ السلام ہندوستان سے مکہ مکرمہ ایک ہزار مرتبہ آئے

آدم علیہ السلام ہندوستان سے پیدل چل کر ایک ہزار مرتبہ آئے ہیں، ان = غنية الناسك : (ص : ۱۴۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مكة إلى منی ط : إدارة القرآن .
البحر العمیق : (۳ / ۱۴۱۰) الباب الحادی عشر : الخروج من مكة إلى منی ثم عرفة ، يوم التروية ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكية .

(۱) وكان طوافه سبعة اسابيع بالليل ، وخمسة اسابيع بالنهار : أي ولما فرغ من الطواف صلى ركعتين تجاه باب الكعبة ثم أتى الملتزم أي محله ، فقال : ”اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيَّتِي وَعَلَانِيَّتِي ، فَأَقْبِلْ مَعْدِرَتِي وَتَعْلَمْ مَا فِي نَفْسِي وَمَا عِنْدِي فَأَغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَتَعْلَمْ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سَوْلِي“ الحديث . =

میں سے تین سو مرتبہ حج کے لئے آئے اور سات سو مرتبہ عمرہ کے لئے آئے ہیں۔ (۱)

آفاقی

آفاقی وہ شخص ہے جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہے، جیسے ہندوستانی، پاکستانی بنگلہ دیشی، مصری، شامی، عراقی، ایرانی، امریکی، افریقی اور برطانوی وغیرہ۔ (۲)

آفاقی احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں چلا گیا

اگر آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) میقات سے احرام باندھے بغیر حرم شریف یا مکہ مکرمہ میں داخل ہو گیا تو اس پر ایک حج یا ایک عمرہ کرنا واجب ہوتا ہے اور اگر ایک سے زائد مرتبہ احرام کے بغیر داخل ہوا تو ہر دفعہ کے لئے احرام کے بغیر داخل ہونے کی وجہ سے ایک حج یا ایک عمرہ واجب ہوگا۔ (۳)

آفاقی حل میں جانا چاہتا ہے

آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا آدمی حل یعنی حرم سے باہر اور میقات کے اندر کے حصے میں کسی جگہ جانا چاہتا ہے، مکہ مکرمہ جانے اور حج یا عمرہ کرنے کی = (السيرة الحلبية: ۲۲۰/۱) باب بنیان قریش الکعبة شرفها الله تعالى، ط: دار الكتب العلمية بيروت (۱) وجاء: أن آدم أتى ذلك، أي تلك الخيمة: أي التي هي البيت المعمور على ماتقدم الف مرساة من الهند ماشيا من ذلك، ثلاثمائة حجة، وسبع مائة عمرة الخ. (السيرة الحلبية: ۱/ ۲۱۹) باب: بنیان قریش الکعبة شرفها الله تعالى، ط: دار الكتب العلمية بيروت (۲) الآفاقی: أريد به الخارجی أي خارج الميقات (شامی: ۲/ ۲۶۸) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

❏ بدائع الصنائع: (۱/ ۲۷۷) كتاب الحج، فصل: وأما بيان مكان الإحرام، ط: سعيد.

❏ تقریرات الراعی مع الشامی: (۲/ ۱۵۸) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) ومن دخل من أهل الآفاق مكة أو الحرم بغير إحرام فعليه أحد النسكين أي من الحج أو العمرة ولو دخلها مدار بغير إحرام فعليه لكل دخول نسك: حج أو عمرة (إرشاد الساری: ص: ۱۲۳، ۱۲۴) باب المواقيت، فصل: فی محاوراة الميقات بغير إحرام، ط: الامدادية، مكة المكرمة.

❏ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۶۵) كتاب الحج، فصل: فی بيان مكان الإحرام، ط: سعيد.

❏ الهندية: (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسك، الباب الثاني فی المواقيت، ط: رشيدية.

نیت نہیں ہے تو اس پر میقات سے احرام باندھ کر جانا واجب نہیں ہے وہ احرام کے بغیر جاسکتا ہے، وہاں جانے کے بعد اگر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو تو مکہ مکرمہ بغیر احرام کے جاسکتا ہے، اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، اس مقام پر پہنچ کر یہ شخص بھی اس جگہ کے لوگوں کے حکم میں ہو گیا وہاں اگر حج یا عمرہ کا ارادہ کرے تو وہ حل سے احرام باندھ کر جائے گا یعنی اپنے گھر سے احرام باندھ کر جائے گا۔ (۱)

آفاقی عمرہ کی نیت کہاں سے کرے

”عمرہ کی نیت آفاقی کہاں سے کرے“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳/ ۲۱۰)

آفاقی کا بار بار عمرہ کرنا

”عمرہ بار بار کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۱۸۸)

آفاقی کہاں سے احرام باندھیں

☆ جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں ان کو ”آفاقی“ کہتے ہیں۔ (۲)

اور آفاقی کے لئے میقات یا میقات کی محاذات پر احرام باندھنا ضروری ہے احرام کے بغیر میقات یا میقات کی محاذات سے مکہ کی طرف بڑھنا جائز نہیں ہے، اگر ایسا کیا تو اس پر دم لازم ہوگا اس لئے میقات یا محاذات میقات سے پہلے احرام باندھنا (۱) ومن جاوز وقته أي الذي وصل إليه حال كونه يقصد مكاناً في الحل، كبستان بنی عامر أو جلسة أو حدة مثلاً بحيث لم يمر على الحرم، وليس له عند المجاوزة قصد أن يدخل الحرم بعد دخول ذلك المكان، ثم بدا له أي ظهر رأى حادث أن يدخل مكة أي أو الحرم ولم يرد نسكا حينئذٍ فله أن يدخلها أي مكة وكذا الحرم بغير إحرام (إرشاد الساری: ص: ۱۲۱) باب المواقيت، فصل فی مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: امداديه مكة المكرمة.

❏ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۶۶) كتاب الحج، فصل فی بيان مكان الإحرام، ط: سعيد.

❏ الدر مع الرد: (۲/ ۵۸۱، ۵۸۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

(۲) راجع الحاشية رقم: ۳، على الصفحة السابقة: ۷۷. (ومن دخل من أهل الآفاق مكة)

افضل ہے۔ (۱)

☆ جو حج کرام ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں ان کو ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے پہلے یا جدہ پہنچنے سے ایک گھنٹہ پہلے احرام باندھ لینا چاہئے جدہ تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اگر مؤخر کریں گے تو گناہ بھی ہوگا اور دم بھی لازم ہوگا۔ (۲)

کیونکہ ہوائی جہاز میقات کی حدود قرن المنازل سے گذر کر جدہ پہنچتا ہے، اور ہوائی جہاز کے مسافروں کو یہ معلوم ہونا مشکل ہے کہ جہاز کس وقت میقات کی حدود کے اندر داخل ہوگا اور اگر میقات کی حدود کے اندر داخل ہونے کا علم بھی ہو جائے تو اس سے پہلے پہلے احرام باندھ کر فارغ ہونا مشکل ہے اس لئے کہ ہوائی جہاز بہت ہی تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کرتا ہے اور نیز اس وقت احرام باندھنے میں احرام کے سنن و مستحبات کی رعایت بھی مشکل ہوگی۔ (۳)

(۲، ۱) و حکمها: وجوب الإحرام منها لأحد النسكين أى بالإجماع، (مع جواز تقديمه عليها أيضاً بلا خلاف) وتحريم تأخيرها عنها..... لمن أراد دخول مكة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها ولم يرد نسكا، ولزوم الدم بالتأخير، و وجوب أحد النسكين وأعيان هذه ليست بشرط، بل الواجب عينها، أو حدوها..... (لباب مع إرشاد السارى: (ص: ۱۱۳) باب المواقيت، فصل فى مواقيت الصنف الأول، (أهل الآفاق) ط: امدادية مكة المكرمة)

❏ بدائع الصنائع: (۱/۲۶۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان مكان الإحرام، ط: سعيد.

❏ الدر مع الرد: (۲/۴۷۴) كتاب الحج، مطلب فى المواقيت، وأيضاً: (۲/۵۸۰، ۵۸۱) باب الجنایات، ط: سعيد.

❏ ولا يحرم التقديم للإحرام عليها بل هو الأفضل. (الدر مع الرد: (۲/۴۷۴) كتاب الحج، مطلب فى المواقيت، ط: سعيد)

❏ الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسك، الباب الثانى فى المواقيت، ط: رشيدية.

❏ بدائع الصنائع: (۱/۲۶۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان مكان الإحرام، ط: سعيد.

(۳) راجع الحاشية رقم: ۳، على الصفحة السابقة: ۷۷. (ومن دخل من أهل الآفاق مكة)

آفاقی مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہیے

”مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے۔۔“ عنوان کو دیکھیں۔ (۴/۱۲۸)

آفاقی مکہ میں مقیم ہوگا

”میقات کے رہنے والے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴/۲۳۸)

آفاقی مکہ میں مقیم ہے

☆ جو آفاقی اشہر حج (حج کے مہینوں) سے پہلے عمرہ سے حلال ہو کر مکہ مکرمہ میں مقیم ہے، پھر اس کے بعد اشہر حج شوال وغیرہ شروع ہو گئے اور اس آفاقی کا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے اور اگر اس سال حج کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

☆ اسی سال حج کا ارادہ ہوتے ہوئے اگر عمرہ کیا تو حدود حرم میں دم جبر دینا لازم ہوگا۔ (۲)

آفاقی میقات سے باہر نکلے تو

تمتع کرنے والے آفاقی حاجی کے اشہر حج میں میقات سے باہر نکلنے سے تمتع باطل نہیں ہوتا مگر نکلنا بہتر نہیں اور اگر نکل جائے تو حج افراد کا احرام باندھ کر آنا بہتر

(۲، ۱) مکی ومن بحکمہ طاف لعمرته ولو شوطاً أى أقل أشواطها فأحرم بالحج رفضه وجوباً..... وعليه دم لأجل الرفض..... فلو أتمها صح وأساء وذبح وهو دم جبر، (وفى الشامية:) لأن كل دم يجب بسبب الجمع أو الرفض، فهو دم جبر وكفارة فلا يقوم الصوم مقامه وإن كان معسراً، ولا يجوز له أن يأكل منه ولا أن يطعمه غنياً..... (الدر مع الرد: (۲/۵۸۴، ۵۸۵) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد)

❏ إرشاد السارى: (ص: ۳۸۵، ۳۸۶) باب التمتع، فصل فى التمتع المكي، ط: امدادية مكة المكرمة.

❏ غنية الناسك: (ص: ۲۱۹) باب التمتع، فصل: لا تمتع ولا قران ولا جمع، ط: ادارة القرآن.

ہے۔ (۱)

آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا نماز کے دوران

”نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

آنت اترنا

☆ آنت اترنے کی وجہ سے احرام کی حالت میں پیٹی باندھنا جائز ہے اور یہ اس سلسلے ہوئے کپڑے میں داخل نہیں ہے جس کی احرام میں ممانعت ہے احرام میں ایسا سلاہوا کپڑا پہننا منع ہے جو بدن کی ہیئت کے مطابق سلاہوا ہو۔ (۲)

☆ احرام کی حالت میں آنت اترنے کے عذر کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا جائز ہے اور عذر کے بغیر لنگوٹ باندھنا مکروہ ہے، مگر اس پر کوئی دم یا صدقہ لازم نہیں۔ (۳)

(۱) کوفی ای آفاقی حل من عمرته فیہا ای الأشهر وسكن بمكة أى داخل المواقیث أو بصره أى غیر بلدہ وحج من عامہ ، متمتع لبقاء سفره . (وفى الشامیة :) وأما إذا أقام خارجها فذكر الطحاوی أن هذا قول الإمام وعندهما لا يكون متمتعاً وله أن حکم السفر الأول قائم مالم يعد إلى وطنه..... (الدر مع الرد : ۵۴۲/۲) کتاب الحج ، باب التمتع ، ط: سعید

❏ بدائع الصنائع : (۱۷۱/۲) کتاب الحج ، فصل : فی بیان ما یحرم به ، ط: سعید .

❏ غنیۃ الناسک : (ص : ۲۱۳) باب التمتع ، فصل : فی ماہیۃ التمتع و شرائطه ، ط: إدارة القرآن .

❏ فتاویٰ ربیعہ : (۹۷/۸) تمتع عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلا گیا واپسی پر حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو کیا حکم ہے ، ط: دار

الاشاعت کراچی ۔

(۲) أن ضابطه : لبس كل شیء معمول علی قدر البدن أو بعضه بحيث یحیط به بخیاطة أو تلزیق بعضه ببعض أو غیرهما ، ویستمسک علیہ بنفس لبس إلا المكعب (شامی : ۲/۸۹) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعید

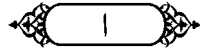
❏ بدائع الصنائع : (۱۸۴/۲) کتاب الحج ، فصل : فیما یحظره الإحرام وما لا یحظره ، ط: سعید .

❏ الہندیۃ : (۲۴۲/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثانی فی اللبس ، ط: رشیدیہ .

(۳) ولو عصب موضعا آخر من جسده لا شیء علیہ وإن کثر لکنہ یکوہ من غیر عذر (الہندیۃ : ۲۴۲/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثانی فی اللبس ، ط: رشیدیہ

❏ البحر الرائق : (۸/۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

❏ المبسوط للسرخسی : (۱۴۰/۴) کتاب الحج ، باب ما یلبسه المحرم من الثیاب ، ط: غفرانیہ کوئٹہ .



ابراہیم علیہ السلام کو تعلیم حج

حدیث میں آتا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام حج کے اعلان سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام انہیں لے کر گئے اور صفا و مروا کی پہاڑیاں ان کو دکھلائیں (جن کے درمیان حج میں سعی کی جاتی ہے) اور پھر ان کو حرم کی حدود بتلائیں (کہ یہاں تک حرم کی حد ہے جہاں سے احرام باندھنا چاہئے اور اس سے پہلے حل ہے کہ وہاں تک احرام کی ضرورت نہیں) پھر جبرئیل علیہ السلام نے ان کو ہدایت کی کہ یہاں پتھر نصب کر دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو حج کے مناسک اور ارکان بتلائے، جب کہ اسماعیل علیہ السلام بھی ساتھ تھے، چنانچہ کتاب ”العرائس“ میں ہے کہ:

جبرئیل علیہ السلام ان دونوں یعنی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو لے کر ترویہ کے دن (یعنی آٹھ ذی الحجہ کو) منی کے میدان میں لے کر گئے اور وہاں ان کے ساتھ ظہر، عصر، مغرب اور آخری عشاء کی نمازیں پڑھیں، پھر ان دونوں نے وہیں رات گزاری یہاں تک کہ صبح کو جبرئیل علیہ السلام نے ان کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر دن میں وہ ان دونوں کو لے کر عرفات کے میدان میں گئے اور وہاں قیام کیا، پھر جب سورج زوال پذیر ہو گیا تو ان کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، اس کے بعد وہ ان دونوں کو لے کر عرفات میں قیام کی جگہ لے کر آئے اور وہاں اس جگہ قیام کیا جہاں آج لوگ قیام اور قوف کرتے ہیں، پھر جب سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے ان دونوں کو مزدلفہ کے میدان میں پہنچا دیا اور وہاں ان کے ساتھ مغرب اور عشاء کی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، اس کے بعد ان دونوں کے ساتھ انہوں نے وہاں رات گزاری، یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہو گئی تو ان کے ساتھ فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھی، پھر یہاں کچھ دیر قوف کیا، اور جب روشنی ہو گئی تو ان کو لے کر منی

کے میدان میں آئے اور ان کو بتلایا کہ رمی جمار کیسے کی جاتی ہے، اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے ان دونوں کو قربانی کرنے کا حکم دیا اور منی کے میدان میں ان کو منحر یعنی وہ جگہ جہاں جانور ذبح کیا جاتا ہے دکھلایا، پھر انہوں نے ان دونوں کو سر منڈانے کی ہدایت کی اور اس کے بعد ان کو لے کر بیت اللہ کی طرف آئے۔ (۱)

اجازت کے بغیر حج بدل کرنا

☆ اگر مرنے والے یا معذور آدمی پر حج فرض ہے، اور اس کی طرف سے کوئی اجنبی آدمی اس کی وصیت یا حکم کے بغیر از خود اپنے خرچ پر حج بدل کرے گا تو میت یا معذور کا حج بدل ادا نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) وجاء: أنه لما فرغ من دعائه ذهب به جبرئيل، فأراه الصفا والمروة وحدود الحرم، وأمره أن ينصب عليها الحجارة، ففعل وعلمه المناسك: أي مع اسماعيل عليهما الصلاة والسلام. ففي "العرائس": خرج جبرئيل بهما يوم التروية إلى منى، فصلى بهما الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة، ثم باتا بها حتى أصبحا، فصلى بهما صلاة الصبح، ثم غدا بهما إلى عرفة، فقام بهما هناك، حتى زالت الشمس جمع بين الصلاتين الظهر والعصر، ثم رجع بهما إلى الموقف من عرفة، فوقف بهما على الموقف الذي يقف عليه الناس الآن، فلما غربت الشمس دفع بهما إلى مزدلفة، فجمع بين الصلاتين المغرب والعشاء الآخرة، ثم بات بهما حتى طلع الفجر، ثم صلى بهما صلاة الغداة، ثم وقف بهما على قرح حتى إذا أسفر أفاض بهما إلى منى، فأراهما كيف رمى الجمار، ثم أمر بهما الذبح وأراهما المنحر من منى وأمرهما بالحلق، ثم أفاض بهما إلى البيت فليتأمل ذلك؛ فإن فيه التصريح بأن إبراهيم وإسماعيل صلياً مع جبرئيل جماعة الصلوات الخمس، وجمعاً تقديماً بين الظهر والعصر، وتأخيراً بين المغرب والعشاء للنسك الخ. (السيرة الحلبية: ۱/ ۲۳۳، ۲۳۴) باب بنیان قریش الکعبة شرفها الله تعالى، ط: دار الكتب العلمية بیروت

(۲) وبشرط الأمر به أي بالحج عنه فلا يجوز حج الغير بغير إذن، (وفي الشامية:) أي لا يقع مجزئاً عن حجه الأصل بل يقع عن النائب (الدر مع الرد: ۵۹۹/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيدية. إرشاد الساري: (ص: ۶۱۳) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام، الشرط الرابع: الأمر بالحج، ط: الامدادية مكة المكرمة.

☆ مرنے والے یا معذور کی طرف سے فرض حج ادا کرنے کے لئے اس کا حکم، اجازت یا وصیت ضروری ہے، حکم، اجازت یا وصیت کے بغیر کسی اجنبی نے حج کیا تو یہ حج حج کرنے والے کا ہوگا، وہ اس کا ثواب جس کو چاہے بخش دے، لیکن میت اور معذور کا فرض حج ادا نہیں ہوگا اور صرف ثواب پہنچانے کے لئے جو حج کیا جاتا ہے اس میں میقات وغیرہ کی قید نہیں وہ کہیں سے بھی احرام باندھ لے گا حج ہو جائے گا۔

☆ اگر وارث نے مرنے والے کی وصیت کے بغیر اس کی طرف سے حج کیا تو اس سے مرنے والے کا فرض ادا ہونے کی امید ہے مگر اس میں بھی مرنے والے کی میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں جس میقات سے چاہے احرام باندھ سکتا ہے۔ (۱)

اجازت لینا

☆ فرض حج ادا کرنے کے لئے بیوی کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، بشرطیکہ عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو، البتہ نقلی حج کے لئے شوہر سے اجازت

(۱) الأمر بالحج، فلا يجوز حج الغير عنه بغير إذن، إلا الوارث يحج عن مورثه فإنه يجوز إن شاء الله تعالى لوجود الأمر دلالة. (البحر الرائق: ۶۱/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد

المبسوط للسرخسي: (۱۷۸/۴) كتاب الحج، باب الحج عن الميت وغيره، ط: غفاريه كوئله.

الهندية: (۲۵۸/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس عشرة في الوصية بالحج، ط: رشيدية.

وهذه الشرائط كلها في الحج الفرض، وأما في الحج النفل، فلا يشترط شيء منها غالباً إلا الإسلام والعقل والتمييز والنية، ولو بعد الأداء. (غنية المناسك: (ص: ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

شامي: (۶۰۱/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

إرشاد الساري: (باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، والنيابة عن حجة الإسلام، ط: الامدادية، مكة المكرمة.

لینا ضروری ہے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔ (۱)
☆ فرض حج کے لئے بیٹے کو باپ سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ اجازت کے بغیر بھی جانا جائز ہے، کوئی گناہ یا نافرمانی نہیں ہوگی۔ (۲)

اجازت نہ ملنے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھ سکا

”میقات سے احرام نہیں باندھ سکا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۲۹/۴)

اجرت پر حج کرنا

☆..... اگر کسی نے حج کی اجرت مقرر کی کہ میں تم کو حج بدل کرنے کے عوض اتنی رقم دوں گا تو وہ حج ہی سرے سے جائز نہیں ہوگا، نہ اس کا حج ہوگا اور نہ اجرت پر حج کرنے والے کا حج ہوگا اور اس قسم کا معاملہ کرنا فضول اور بے کار ہے۔

☆..... حج بدل کرنے والا صرف حج کا خرچہ لے اور حج کی اجرت واپس کر

(۱) وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها ، وفي النافلة لا تخرج بغير إذن الزوج ، وإن لم يكن لها محرم لا يجب عليها أن تنزّج للحج (الهندية : ۲۱۹/۱) كتاب المناسك ، الباب الأول في تفسير الحج ، ط : رشيدية

التاتارخانية : (۲/۳۳۵) كتاب المناسك ، الفصل الأول ، في بيان شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن .

شامي : (۲/۲۶۵) كتاب الحج ، ط : سعيد .

غنية الناسك : (ص : ۲۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن .
(۲) وفيه لا يحل سفر فيه خطر إلا يأذنها ، وما لا خطر فيه يحل بلا إذن ، (وفي الشامية : قوله : وما لا خطر) كالسفر للتجارة والحج والعمرة يحل بلا إذن إلا إذا خيف عليهما الضيعة ، سرخسي . (الدر مع الرد : ۱۲۵/۴) كتاب الجهاد ، ط : سعيد

البحر الرائق : (۵/۷۲) كتاب السير ، ط : سعيد .

المغني لابن قدامة (۸/۳۵۹) كتاب الجهاد ، ط : مكتبة الرياض .

غنية الناسك : (ص : ۳۴) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط : إدارة القرآن .

دے تو حج بدل ادا ہو جائے گا۔ (۱)

اجرت پر طواف کرنا

مریض اور معذور کو اجرت پر طواف کرانا جائز ہے کیونکہ یہ لوگ خود طواف کرنے سے عاجز ہیں۔ (۲)

اجرت لے کر کسی کی طرف سے حج کرنا

حج بدل میں حج کے اخراجات کے علاوہ اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ (۳)

اچار

أحد

”جبل أحد“ وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱، ۳) فلو استأجر رجلاً بأن قال : استأجرتك على أن تحجّ عني بكذا لم يجز حجه (وفى الشامية :) فى البحر عن الاسيحابى : لا يجوز الاستئجار على الحج ، فلو دفع إليه الأجر فحجّ يجوز عن الميت ، وله من الأجر مقدار نفقة الطريق ، ويرد الفضل على الورثة . (الدر مع الرد : ۲/۲۰۱) كتاب الحج ، مطلب : فى الاستئجار على الحج ، ط : سعيد

خزانة الفقه للسمرقندى : (ص : ۲۴۷) ما لا يجوز الاستئجار عليه ، ط : سعيد .

إرشاد السارى : (ص : ۲۱۴) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام ، الشرط الخامس : عدم اشتراط الأجرة ، ط : الامدادية مكة المكرمة .

(۲) قوله تعالى : ﴿ ليس على الأعْمى حرجٌ ولا على الأعرج حرجٌ ولا على المريض حرجٌ الآية ﴾ (سورة النور ، آية رقم : ۶۱)

ولو قال لبعض من عنده استأجر لى من يحملنى فيطوف بى ثم استأجر قوماً فحملوه وهو نائم فطافوا به قال : استحسّن إن كان فى فوره ذلك أنّه يجوز ، أمّا إذا أطال ذلك لا يجزيه عن الطواف ولكن الأجر لازم ، كذا فى المحيط : استأجروا رجلاً فحملوا امرأَةً فطافوا بها و نوا الطواف أجزأهم ولهم الأجرة (الهندية : ۱/۲۳۶) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، فصل فى المتفرقات ، ط : رشيدية

فرمایا ”نحبه یحبنا“ ہم کو اس سے محبت ہے اور اس کو ہم سے محبت ہے۔ (۱)

اسی پہاڑ کے دامن میں جنگ احد شوال ۳ھ میں ہوئی تھی جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود شدید زخمی ہوئے تھے اور تقریباً ستر جانثار صحابہ کرام شہید ہوئے تھے، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ سب شہداء کرام یہیں مدفون ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہتمام سے یہاں تشریف لاتے اور ان شہیدوں کو سلام و دعا سے نوازتے تھے، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی یہاں تشریف لایا کرتے تھے، لہذا کم از کم ایک مرتبہ یہاں حاضری ضرور دیں اور شہدائے کرام کو مسنون طریقے سے سلام عرض کر کے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کی دعا کریں اور اپنے لیے اللہ و رسول کے ساتھ سچی وفاداری اور دین پر استقامت کی دعا مانگیں۔ (۲)

احرام باندھ لیا حج یا عمرے کی نیت نہیں کی

اگر کسی شخص نے صرف احرام باندھ لیا، اور حج یا عمرہ کسی معین عبادت کی نیت

(۱) حدثنی نصر بن علی قال: أخبرني أبي عن قرة بن خالد عن قتادة قال: سمعت أنسًا أن النبي ﷺ قال: هذا جبل يحبنا ونحبه. (صحيح البخاري: (۵۸۵/۲) باب: أحد يحبنا، ط: قديمي)

صحیح المسلم: (۴۴۶/۱) کتاب الحج، باب: فضل أحد، ط: قديمي.

صحیح موطأ الإمام مالک: (ص: ۶۹۸) کتاب الجامع، باب: ماجاء في أمر المدينة، ط: قديمي.

(۲) ويستحب أن يخرج بعد زيارته عليه السلام إلى البقيع فيأتي المشاهد والمزارات خصوصاً قبر سيد الشهداء حمزة رضي الله عنه، ويزور في البقيع قبة العباس الخ..... ويستحب أن يزور شهداء أحد يوم الخميس ويقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار سلام عليكم دار قوم مؤمنين وإننا إن شاء الله بكم لاحقون ويقرأ آية الكرسي وسورة الإخلاص. (الفتاوى العالمگیریة خاتمة في زيارة النبي ﷺ: (۱۶۸/۱) کتاب المناسک، ط: رشیدیہ)

صحیح کتاب المجموع شرح المہذب: (۲۵۸/۸) ط: دار إحياء التراث العربی)

صحیح إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی القاری: (ص: ۷۹) باب زیارة سيد المرسلین ﷺ، فصل فی زیارة أهل البقيع، و (ص: ۷۷) فصل فی زیارة جبل أحد وأهله، ط: مکتبه امدادیہ، مکة المکرمة.

نہیں کی تو احرام صحیح ہو گیا، اور اس کو حج یا عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ اس احرام کو حج کے لئے کر دے یا عمرے کے لئے کر دے۔ (۱)

احرام باندھنے سے پہلے حیض آ گیا

☆ اگر عمرہ یا حج کا احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو عورت غسل یا وضو کر کے حج یا عمرہ کی نیت کر کے احرام باندھ لے، احرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھے۔ (۲)

☆ اگر عورت نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد رہائش گاہ یا ہوٹل میں پاک ہونے تک انتظار کرے حرم میں نہ جائے اگر منی روانہ ہونے سے پہلے پاک ہو گئی تو غسل کر کے حرم میں جا کر بیت اللہ کا طواف قدوم کر لے پھر اس کے بعد منی کے لئے روانہ ہو جائے، آگے تمام افعال مکمل کر لے۔

(۱) (قوله: نسكاً) أى معيّناً كحج أو عمره لما مرّ ويأتى أيضاً أن صحّة الإحرام لا تتوقف على نية النسك أى على تعيينه، وليس المراد أنها لا تتوقف على نية نسك أصلاً فافهم. (شامی: (۴۸۵/۲) کتاب الحج، مطلب فیما یصیر به محرماً، ط: سعید)

صحیح بدائع الصنائع: (۳۷۰/۲) کتاب الحج، فصل فی بیان ما یصیر به محرماً، ط: رشیدیہ.

صحیح ولو لئى ينوى الإحرام ولا نية له فى حج ولا عمره مضى فى أيهما شاء ما لم يطف بالبيت شوطاً فبان طواف شوطاً كان إحرامه عن العمرة..... وإذا انعقد إحرامه جاز له أن يؤدى به حجة أو عمره وله الخيار فى ذلك يصرفه إلى أيهما شاء ما لم يطف بالبيت شوطاً واحداً. (الفتاوى العالمگیریة: (۲۳۳/۱) کتاب المناسک، الباب الثالث فى الإحرام، ط: رشیدیہ)

(۲) فعن هذا قال الفهستاني: فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک إلا الطواف والسعى. (فتاوى الشامی: (۵۲۸/۲) کتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعید)

صحیح إذا أراد أن يحرم يغتسل أو توطأ والغسل أفضل..... وسواء كان رجلاً وامرأة، والمرأة طاهرة عن الحيض والنفاس أو الحائض أو نفساء؛ لأن المقصود من إقامة هذه السنة النظافة.

(بدائع الصنائع: (۳۳۴/۲) کتاب الحج، فصل فى بیان سنن الحج وبيان الترتيب فى أفعاله من الفرائض الخ، ط: رشیدیہ، و (۱۴۳/۲) ط: سعید)

فتح القدير: (۴۳۷/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانیہ)

اور اگر ۸ ذی الحجہ تک منی روانہ ہونے سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو یہ طواف قدوم چھوڑ دے اور منی روانہ ہو جائے اس کے بعد عرفات چلی جائے، اور دعائیں کرے نماز نہ پڑھے کیونکہ اب تک ایام سے پاک نہیں ہوئی پھر مزدلفہ آجائے وہاں بھی دعائیں کرے، کنکریاں چن لے اور نماز نہ پڑھے، پھر منی آکر شیطان کی رمی کرے اگر اس دوران پاک ہو جائے تو غسل کر کے طواف زیارت کے لئے چلی جائے ورنہ پاک ہونے تک طواف زیارت کو مؤخر کرے اور پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرے، اس تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے، اگر عورت رخصت کے وقت ایام سے ہے تو طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے اس لئے یہ طواف نہ کرے اور یہ طواف نہ کرنے کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

☆ اور اگر عورت نے ایام کے دوران عمرہ کا احرام باندھا تو پاک ہونے تک

(۱) (وحيضها لا يمنع) نسكا (إلا الطواف) ولا شيء عليها بتأخيرها إذا لم تطهر إلا بعد أيام النحر. (الدر المختار: ۵۲۸/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد
 الفتاوى تنقيح الحامدية: (۱۳/۱) كتاب الحج، ط: حقانيه
 موطأ الإمام محمد: (ص: ۲۲۳) باب المرأة تحيض في حجها قبل أن تطوف طواف الزيارة، ط: قديمي.

(۲) أخرج الترمذی عنه عليه الصلاة والسلام: من حج البيت فليكن آخر عهده بالبيت إلا الحيض، فرخص لهن رسول الله ﷺ وقال حسن صحيح. (فتح القدیر: ۵۱۶/۲) كتاب الحج، ط: عثمانیه كوئٹہ

تبیین الحقائق: (۳۱۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

رد المحتار: (۵۲۳/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.

ولا يلزمها دم لتترك الصدر أى طواف الوداع و تأخير طواف الزيارة عن وقته أى ولتأخير طواف الإفاضة عن أيام النحر لعذر الحيض والنفاس. (إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل في إحرام المرأة، ط: مكتبة امداديه مكة المكرمة)
 الهندية: (۲۳۳/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۳۷۰/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

عمرہ کا طواف اور سعی نہ کرے، اور اگر حج کے لئے منی کی روانگی تک پاک نہ ہوئی اور عمرہ کے افعال کرنے کا موقع نہ ملا تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے اور نماز نہ پڑھے صرف غسل یا وضو کر کے حج کے احرام کی نیت کر لے اور حج کے افعال مکمل کر لے اگر طواف زیارت سے پہلے پاک ہوگئی تو غسل کر کے طواف زیارت بھی کر لے ورنہ پاک ہونے تک طواف زیارت مؤخر کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کر لے، تاخیر کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔ اور یہ جو عمرہ کا احرام توڑ دیا تھا اس کی جگہ حج کے بعد ایک عمرہ کر لے۔ (۱)

احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے

احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالی جائے، اپنے دونوں ہاتھوں، پیروں کے ناخن کتر والے، دونوں بغلوں کے بال اور زیر ناف بال صاف کر لے اس کے بعد احرام کی نیت سے صابن وغیرہ سے غسل کر لے تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے، اگر غسل کا موقع یا انتظام نہیں ہے تو وضو کر لے، یہ غسل اور وضو احرام کے لئے شرط نہیں ہے، اور احرام کے واجبات میں سے بھی نہیں ہے، لیکن ان کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

(۱) قال شيخنا رحمه الله تعالى: والحائض إن كانت قارئة فترفض العمرة، وتقضى مناسك الحج كلها ثم تقضى العمرة ويكون حجتها حج أفراد مثل سيدتنا عائشة رضي الله عنها رفضت العمرة. (معارف السنن: ۳۵۹/۲) أبواب الحج، باب ما جاء ما تقضى الحائض من المناسك، ط: مجلس الدعوة والتحقيق

موطأ الإمام محمد: (ص: ۲۲۲) كتاب الحج، باب المرأة تقدم مكة بحج أو بعمره فتحيض قبل قدمها أو بعد ذلك، ط: قديمي.

(۲) ثم كما يستحب له استعمال الطيب عند الإحرام يستحب له تقليم أظفاره وقص شاربه وحلق عانته، و تنف يبطه وتسريح رأسه عقيب الغسل لقول إبراهيم كانوا يستحبون ذلك إذا أرادوا أن يحرموا. (تبیین الحقائق: ۲۵۱/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد =

احرام باندھنے کا ارادہ ہو

☆ جب حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو پہلے ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹ لے مونچھوں کے بال کٹوا کر پست کرے، بغل اور زیر ناف بالوں کو صاف کرے، پھر اس کے بعد غسل کرے، اگر غسل کرنا مشکل ہو رہا ہے، تو وضو کر لے، اگر سر پر بال ہوں تو کنگھے سے ان کو درست کرے۔ (۱)

پھر اس کے بعد احرام کے لئے دوئی یا ڈھلی ہوئی چادریں لے لے ایک

فتح القدیر: (۲/۲۳۷) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانیہ

الدر مع الرد: (۲/۲۸۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید.

والأمر بالاغتسال فی الحدیثین علی وجه الاستحباب دون الإیجاب. (بدائع الصنائع:

۱/۳۳۵) کتاب الحج، فصل فی سنن الحج و تربیته، ط: رشیدیہ

حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق: (۲/۲۴۹) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

والجمهور علی أنَّ هذا الغسل مستحب للإحرام. (البنایة: (۵/۳۵) کتاب الحج، باب

الإحرام، ط: امدادیہ)

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سنن

الإحرام و مستحب الإحرام، ط: مکتبہ امدادیہ مکة المکرمة.

(۱) ثم كما يستحب له استعمال الطيب عند الإحرام يستحب له تقليم أظفاره وقص شاربه وحلق

عانتة، و نطف إبطه وتسريح رأسه عقيب الغسل لقول إبراهيم كانوا يستحبون ذلك إذا أرادوا أن

يحرموا. (تبیین الحقائق: (۲/۲۵۱) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید)

فتح القدیر: (۲/۲۳۷) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانیہ

الدر مع الرد: (۲/۲۸۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید.

والأمر بالاغتسال فی الحدیثین علی وجه الاستحباب دون الإیجاب. (بدائع الصنائع:

۱/۳۳۵) کتاب الحج، فصل فی سنن الحج و تربیته، ط: رشیدیہ

حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق: (۲/۲۴۹) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

والجمهور علی أنَّ هذا الغسل مستحب للإحرام. (البنایة: (۵/۳۵) کتاب الحج، باب

الإحرام، ط: امدادیہ)

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سنن

الإحرام و مستحب الإحرام، ط: مکتبہ امدادیہ مکة المکرمة.

چادر تہ بند کے طور پر پہن لے اور دوسری چادر کو چادر کی طرح اوڑھ لے۔ (۱)
احرام کے کپڑے پہننے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں یعنی طلوع یا غروب یا زوال کا وقت نہیں ہے تو دو رکعت نفل نماز پڑھنا سنت ہے۔ (۲)
اور پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد ”قل یا ایہا الکافرون“ اور دوسری رکعت میں ”قل هو اللہ احد“ پڑھنا بہتر ہے اور اگر کوئی دوسری سورت پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔ (۳)

(۱) قوله: (ولیس ثوبین جدیدین أو غسلیین إزار و رداء الخ) هذا هو السنة (فتح القدیر: (۲/

۲۳۷) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانیہ کوئٹہ

تبیین الحقائق: (۲/۲۵۰) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

بدائع الصنائع: (۲/۳۳۵) کتاب الحج، فصل فی سنن الحج و تربیته، ط: رشیدیہ.

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۲۸، ۱۲۹) باب الإحرام،

مستحبات الإحرام، ط: امدادیہ مکة المکرمة.

(۲) وأخرج أبو داود عن ابن اسحاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: خرج رسول اللہ ﷺ

حاجاً، فلما صلى في مسجده بذى الحليفة ركعتين أو جب في مجلسه، ورواه الحاكم وصححه

ولا يصليها في الوقت المكروه. (فتح القدیر: (۲/۲۳۹) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانیہ)

تبیین الحقائق: (۲/۲۵۱) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

بدائع الصنائع: (۲/۳۳۶) کتاب الحج، فصل فی سنن الحج، و تربیته، ط: رشیدیہ.

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۲۸) باب الإحرام، سنن الإحرام،

ط: المکتبہ الامدادیہ مکة المکرمة.

الدر مع الرد: (۲/۲۸۱، ۲۸۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید.

(۳) ثم يصلي ركعتين و يقرأ فيهما بما شاء وإن قرأ في الركعة الأولى بفاتحة الكتاب و قل يا أيها الكافرون

وفي الثانية بفاتحة الكتاب و قل هو الله أحد تبركاً بفعل رسول الله ﷺ فهو أفضل كذا في المحيط.

(الهندية: (۱/۲۲۳) الباب الثالث في الإحرام، باب الإحرام، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام، ط: رشیدیہ)

غنية المناسك: (ص: ۷۳) ط: ادارة القرآن.

البحر العميق في مناسک المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۲/۶۳۴، ۶۳۵) الباب

السابع في الإحرام، الفصل الأول: مقدمات الإحرام، ط: المکتبہ المکیة، مؤسسة الريان.

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۳۹) باب الإحرام، فصل فی رکعتی

الإحرام وأحكامها، ط: المکتبہ الامدادیہ مکة المکرمة.

اس نماز کے وقت احرام کی جو چادر اوڑھی ہوئی ہے اس سے سر بھی چھپالے کیونکہ ابھی تک احرام شروع نہیں ہوا۔ (۱)

اور دو رکعت نفل کے بعد سر سے چادر ہٹا دے پھر عمرہ یا حج کی تینوں قسموں میں جس قسم کے حج کا ارادہ ہے اس کے مطابق دل میں نیت کر لے اور زبان سے بھی وہ الفاظ عربی میں یا اپنی مادری زبان میں کہہ لے تو بہتر ہے۔ (۲)

اس کے بعد مرد تین دفعہ بلند آواز سے تلبیہ کہے۔ (۳)

(۱) وتكره الصلاة حاسراً إذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلاً أو تهاوناً بالصلاة، ولا بأس به إذا فعله تذلاً أو خشوعاً بل هو حسن. (الهندية: (۱۰۶/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية.

الخانية على هامش الهندية: (۱۳۵/۱) كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: رشيدية.

وإذا لبى فقد أحرم يعني دخل في الإحرام. (البنية شرح الهداية: (۴۸/۵) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: امدادية)

تبين الحقائق: (۲۵۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

فتح القدير: (۳۴۳/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدية.

(۲) وأن تكون بالقلب، فينوي بقلبه ما يحرم به من حج أو عمرة أو قرآن أو نسك من غير تعيين وأما التلفظ بالنية مع ذلك فحسن ليجتمع القلب واللسان كما قاله المشائخ رحمهم الله تعالى.

(غنية المناسك: (ص: ۷۸) باب الإحرام، فصل في نية الإحرام، ط: إدارة القرآن)

تبين الحقائق: (۲۵۳/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

فتاوى شامی: (۴۸۲/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد

إرشاد الساری: (ص: ۱۴۳) باب الإحرام، فصل: و شرط النية أن تكون بالقلب، ط: امدادية مکه مکرمه.

(۳) ويستحب في التلبية كلها رفع الصوت من غير أن يبلغ الجهد في ذلك كذا في فتح القدير.

(الهندية: (۲۲۳/۱) الباب الثالث في الإحرام، ط: رشيدية)

الدر مع الرد: (۴۸۴/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۳۳۷/۲) كتاب الحج، بيان سننه، ط: رشيدية.

إرشاد الساری إلى مناسك الملا على قاری: (ص: ۱۴۱، ۱۴۲) باب الإحرام، فصل في ركعتي الإحرام وأحكامهما، ط: مكتبة امدادية مکه مکرمه.

اور عورت آہستہ۔ (۱)

اور تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں ان کو اچھی طرح یاد کر لے ان میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے:

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ“
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ“۔ (۲)

احرام باندھنے کا مسنون طریقہ

☆ احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالی جائے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کتر والے، دونوں بغلوں کے بال اور زیناف بال صاف کر لے، اس کے بعد احرام کی نیت سے صابن وغیرہ سے غسل کر لے، اگر غسل کا موقع اور انتظام نہیں ہے تو وضو کر لے۔ (۳)

(۱) (ولا تلبى جهراً) بل تسمع نفسها دفعا للفتنة، وفي الرد: أى فتنة الرجال لسماع صوتها.

(الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۲۳۵/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

تبين الحقائق: (۳۲۳/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۲) وصفة التلبية أن يقول لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك..... قال الكرخي يأتي بها ولا ينقص منها كذا في المحيط..... وأما النقص فمكروه أتفاقاً كذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، ط: رشيدية)

تبين الحقائق: (۲۵۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۴۸۴/۲) فصل في الإحرام، ط: سعيد.

(۳) ثم كما يستحب له استعمال الطيب عند الإحرام يستحب له تقليم أظفاره وقص شاربه وحلق عانته، و تنف إبطه وتسريح رأسه عقيب الغسل لقول إبراهيم كانوا يستحبون ذلك إذا أرادوا أن يحرموا.

(تبين الحقائق: (۲۵۱/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)

فتح القدير: (۴۳۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانية)

الدر مع الرد: (۴۸۱/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد. =

☆ غسل یا وضو کے بعد مرد حضرات سلا ہوا کپڑا اتار دیں اور ایک تہ بند باندھ لیں اور اس پر ایک چادر اوڑھ لیں دونوں شانوں کو ڈھک رکھیں۔ (۱)

اور ایسی خوشبو لگائیں جس کا نشان اور داغ احرام کے کپڑے پر نہ لگے، یعنی ایسی خوشبو لگائیں جو کپڑے پر لگانے کے بعد اس کا رنگ نظر نہ آئے یہ دونوں چادریں سفید اور نئی ہوں تو بہتر ہے۔ (۲)

☆ خواتین احرام کے لئے سلعے ہوئے کپڑے نہیں اتاریں گی بلکہ ان کا احرام صرف یہ ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانک لیں، اور چہرہ کو اس طرح کھولے رکھیں کہ نا محرم کے سامنے پردہ بھی ہو اور منہ پر کچھ لگے بھی نہیں، اور پردہ کے لئے بہتر یہ ہے کہ نقاب کے اوپر کوئی ”ہیٹ“ لگا لیں تاکہ نقاب چہرے پر نہ لگ سکے آج کل حاجی کیمپ اور بازاروں میں عورتوں کے لئے خاص ہیٹ والا نقاب دستیاب ہے وہاں = والا امر بالاغتسال فی الحدیث علی وجہ الاستحباب دون الإيجاب . (بدائع الصنائع :

(۱/ ۳۳۵) کتاب الحج ، فصل فی سنن الحج و تربیته ، ط : رشیدیہ

☆ حاشیہ الشلبی علی تبیین الحقائق : (۲/ ۲۴۹) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید .

☆ والجمهور علی أن هذا الغسل مستحب للإحرام . (البنایة : (۵/ ۳۵) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : امدادیہ

(۱) ویدخل الرداء تحت یمینہ و یلقیہ علی کتفہ الیسری و یقی کتفہ الایمن مکشوفاً . (الفتاویٰ الہندیہ : (۱/ ۲۲۲) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط : رشیدیہ

☆ قولہ : ولبس ثوبین جدیدین أو غسیلین إزار و رداء الخ) هذا هو السنة (فتح القدیر : (۲/ ۴۳۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : عثمانیہ کوئٹہ

☆ تبیین الحقائق : (۲/ ۲۵۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید .

☆ بدائع الصنائع : (۲/ ۳۳۵) کتاب الحج ، فصل فی سنن الحج و تربیته ، ط : رشیدیہ .

(۲) ویسن بعد الغسل أن يستعمل الطيب فی بدنہ إن کان عنده أما الثوب فلا يجوز أن يطيب بما تبقى عينه بعد الإحرام إجماعاً . (غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک : (ص : ۷۰) باب الإحرام ، ط : إدارة القرآن

☆ تبیین الحقائق : (۲/ ۲۵۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید .

☆ الفتاویٰ الہندیہ : (۱/ ۲۲۲) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط : رشیدیہ .

سے خرید لیں۔ (۱)

☆ احرام کی تیاری کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد درود شریف پڑھے سچے دل کے ساتھ اپنے گزشتہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے، دل میں گزشتہ تمام گناہوں پر نادم ہو اور آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ پھر کبھی گناہ نہیں کرے گا۔

احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت میں سے ہے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ”قل یا ایہا الکافرون“ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ”قل هو اللہ احد“ پڑھنا بہتر ہے، اگر یہ دونوں سورتیں یاد نہیں تو کوئی اور دو سورتیں پڑھ لیں۔ (۲)

☆ اگر اس وقت خواتین کے ناپاکی کے ایام ہوں تو وہ نماز نہ پڑھیں بلکہ ویسے ہی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔ (۳)

(۱) ہی فیہ کالرجل غیر أنها لاتکشف رأسها وتکشف وجهها ، والمراد بکشف الوجه عدم مماسة شیء له ، فلذلك یکره له أن تلبس البرقع ؛ لأن ذلك یماس وجهها ، کذا فی المبسوط ، فلو سدللت علیہ شیئاً وجافته عنه جاز من حیث الإحرام لعدم کونه ستراً وإلّا فسدل الشیء مستحب وتلبس من المخیط مابدا لها کالدروع والقمیص والسرویل والخفین والقفازین .

(غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک : (ص : ۹۴) فصل فی إحرام المرأة ، ط : إدارة القرآن

☆ تبیین الحقائق : (۲/ ۳۲۳) کتاب المناسک ، باب الإحرام ، ط : سعید .

☆ الفتاویٰ الہندیہ : (۱/ ۲۳۵) الباب الخامس فی کیفیۃ أداء الحج ، ط : رشیدیہ .

(۲) ثم یسن أن یصلی رکعتین بعد اللبس ینوی بها سنة الإحرام لیحذر فضیلة السنة ، وإلّا فلو أطلق جاز ، یقرأ فی الأولى منهما الکافرون و فی الثانية الإخلاص ولا یصلی فی وقت مکروه .

(غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک : (ص : ۷۳) فصل فیما ینبغی لمريد الإحرام ، ط : إدارة القرآن

☆ الفتاویٰ الہندیہ : (۱/ ۲۲۳) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط : رشیدیہ .

(۳) فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت ، وشهدت جمیع المناسک إلا الطواف والسعی .

(غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک : (ص : ۹۴) فصل فی إحرام المرأة ، ط : إدارة القرآن

☆ الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۸) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط : سعید .

☆ فتح القدیر : (۲/ ۴۳۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : عثمانیہ .

☆ مرد حضرات نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا ہٹالیں، بیٹھ کر عمرہ یا حج کی تینوں قسموں، افراد، قرآن اور تمتع میں سے جس کا ارادہ ہو اس کی نیت کریں۔ (۱)

☆..... مثلاً اگر عمرہ کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي“

(اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)

☆..... اور اگر حج افراد کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي“

(اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)

☆..... اور اگر حج قرآن کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي“

(اے اللہ! میں عمرہ اور حج دونوں اکٹھا کرنا چاہتا ہوں ان دونوں کو میرے لئے آسان فرما دیجئے، اور قبول فرمائیے)

☆..... اور اگر حج تمتع کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو یوں کہے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي“

(اے اللہ! میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے) (۲)

(۱) فیذا أراد أن يحرم ينوي بقلبه الإحرام بالنسك، ولذكر باللسان ليس بشرط لكن هو الأولى. (البحر العميق في مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۲/۲۴۹) الباب السابع في الإحرام، الفصل الثاني في صفة الإحرام، ط: المكتبة المكية، مؤسسة الريان)

(۲) فيقول بعد السلام بلسانه مطابقاً لجنانه: اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي، وهذا مستحب..... وإن أراد العمرة ينويها بقلبه، ويذكرها بلسانه مكان الحج في الدعاء والنية وإن أراد القران يقول: اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الخ. (غنية الناسك في بغية المناسك: (ص: ۷۳) فصل في كيفية الإحرام، ط: إدارة القرآن)

☆ الفتاوى الهندية: (۱/۲۲۳) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، ط: رشيدية. =

مکہ پہنچ کر عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ آٹھ ذی الحجہ کو صرف حج کے احرام کی نیت کر کے منی روانہ ہو جائے اور نیت اس طرح کریں:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي“

(اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے) (۱)

آج کل اکثر لوگ حج تمتع کرتے ہیں، اس میں سہولت ہے۔

☆ احرام کی نیت دل سے ہونا ضروری ہے یعنی جس چیز کا احرام باندھا ہے

اس کی دل میں نیت کرنی چاہیے، مثلاً اس طرح کہے کہ عمرہ کا احرام باندھتا ہوں یا حج

کا احرام باندھتا ہوں زبان سے احرام کی نیت کرنا مستحب ہے لازم نہیں ہے۔ (۲)

= تبیین الحقائق: (۲/۲۵۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۸۲) کتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعید.

☆ ويقول بعد السلام من الركعتين: اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي واعني عليه وبارك لي فيه..... وهذا إذا أراد الحج وإن أراد العمرة فالمستحب أن ينو بها ويقول: اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ إِلَى آخِرِهِ، ثم يقول: نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَأَحْرَمْتُ بِهَا لِلَّهِ تَعَالَى وَإِنْ أَرَادَ الْقُرْآنَ يَنْوِي الْعُمْرَةَ مَعَ الْحَجِّ، ويقول: اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي لِلَّهِ تَعَالَى. (البحر العميق في مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۲/۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲) الباب السابع في الإحرام، الفصل الثاني في صفة الإحرام، ط: المكتبة المكية، مؤسسة الريان)

(۱) (وقال المفرد بالحج) بلسانه مطابقاً لجنانه (اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي) لمشقته و طول مدته (وتقبله مني). (الدر المختار: (۲/۴۸۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعید)

☆ غنية الناسك في بغية المناسك: (ص: ۷۳) فصل في كيفية الإحرام الخ، ط: إدارة القرآن.

☆ الفتاوى الهندية: (۱/۲۲۳) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، ط: رشيدية.

(۲) وأما النية فهو شرط لجميع العبادات فلا بد منه..... وذكر ما يحرم به من الحج أو العمرة باللسان ليس بشرط كما في الصلاة ولو ذكر وقال: نَوَيْتُ الْحَجَّ، وأحرمت به لله تعالى ليبيك إلى آخرها، كان أولى لموافقة القلب للسان كما في الصلاة. (تبیین الحقائق: (۲/۲۵۳) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید)

☆ البحر الرائق: (۲/۵۲۳) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: علمية بيروت.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۸۲، ۴۸۳) فصل في الإحرام، ط: سعید.

☆ البحر العميق في مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۲/۲۵۱) الباب السابع في الإحرام، الفصل الثاني: في صفة الإحرام، ط: المكتبة المكية، مؤسسة الريان.

☆ اس کے بعد مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین مرتبہ تلبیہ

پڑھیں۔ (۱)

☆ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ“ (۲)

حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں ساری تعریفیں اور سب نعمتیں صرف آپ ہی کے لئے ہیں اور ساری بادشاہی بھی آپ ہی کے اختیار میں ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

☆ تلبیہ ایک دفعہ زبان سے پڑھنا تو احرام کے لئے شرط ہے اور تین دفعہ پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے تلبیہ دل سے کہا اور زبان سے نہیں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱) ویسن أن يرفع صوته بالتلبية بشدة من غير أن يبلغ الجهد في ذلك كيلا يتضرر ويستحب أن يكرر التلبية ثلاثاً وأن يوالى بين الثلاث . (غنية الناسك في بغية المناسك : (ص: ۷۴) فصل في كيفية الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

ولا تجهر بالتلبية بل تسمع نفسها دفعا للفتنة . (غنية الناسك في بغية المناسك : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) فصل في الإحرام ، و (۴۸۴/۲) ط: سعيد .

الفتاوى الهندية : (۲۲۳/۱) الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيدية .

(۲) وصفة التلبية أن يقول : لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ . (الفتاوى الهندية : (۲۲۳/۱) كتاب المناسك ، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيدية)

الدر مع الرد : (۴۸۳/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، ط: سعيد .

البحر العميق في مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق : (۲۵۶/۲ ، ۲۵۷) الباب السابع في الإحرام ، الفصل الثاني : في كيفية الإحرام ، ط: المكتبة المكية ، مؤسسة الريان .

(۳) والتلبية مرة شرط وهو عند الإحرام لا غير ، و الزيادة على المرة سنة والإكثار منها مستحب . (غنية الناسك : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، ط: ادار القرآن)

و شرط التلبية أن تكون باللسان مراده ذكر يقصد به التعظيم لا خصوصها . =

☆ نیت اور تلبیہ کے بغیر محرم نہیں ہوتا، احرام کا معنی ہے نیت کر کے تلبیہ

پڑھنا۔ (۱)

☆ نیت کے ساتھ تلبیہ کہنے کے بعد اب باقاعدہ محرم بن گئے اور احرام کی

ساری پابندیاں شروع ہو گئیں۔ (۲)

☆ تلبیہ پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں، پھر جو دعا

چاہیں مانگیں، یہ دعا مانگنا مستحب ہے:

”اللهم انى اسئلك رضاك والجنة

واعوذبك من غضبك والنار“

اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا طلب گار ہوں،

اور آپ کے غصے اور دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔

یہ دعا اس موقع پر سب سے اہم اور مقدم ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا دل میں

آئے مانگیں، درود اور دعا آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ (۳)

= (غنية الناسك في بغية المناسك : (ص: ۷۶) ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى : (ص: ۱۴۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: امداديه مكة المكرمة .

البحر الرائق : (۵۲۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: بيروت .

(۲، ۱) (فإذا لبّيت نائياً فقد أحرمت) وهذا تصريح بأنه يكون شائعاً عند وجودهما . (تبیین

الحقائق: (۲۵۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الفتاوى التاتارخانية: (۳۳۵/۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: قديمي .

البحر الرائق: (۵۲۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: بيروت ، و (۳۲۲/۲) ط: سعيد .

البحر العميق في مناسك المعتمر والحج إلى بيت الله العتيق : (۲۵۱/۲ ، ۲۵۲) الباب

السابع في الإحرام ، الفصل الثاني في صفة الإحرام ، ط: المكتبة المكية ، مؤسسة الريان .

(۳) وإذا لبّى يستحب أن يخفض صوته ، ويصلى على النبي ﷺ ، ويدعو بما شاء ، وإن تبرك

بالمأثور فحسن ، ومن المأثور : اللهم إني أسألك رضاك والجنة وأعوذ بك من غضبك

و النار . (غنية الناسك: (ص: ۷۴) باب الإحرام ، ط: إدارة القرآن) =

☆ احرام شروع ہونے کے بعد بہت سی چیزیں جو پہلے حلال تھیں وہ بھی حرام ہو جاتی ہیں مثلاً خوشبو لگانا، بدن کی ہیئت پر سلا ہوا لباس پہننا، بال یا ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنا، مردوں کے لئے سر اور منہ ڈھانکنا اور عورتوں کے لئے منہ ڈھانکنا، جوں مارنا، شکار کرنا، بیوی سے جماع کرنا یا بے حیائی کی باتیں کرنا وغیرہ۔ (۱)

☆ ہر نئی حالت پیش آنے پر تلبیہ پڑھنا مستحب ہے مثلاً جب گاڑی پر سوار ہو، گاڑی سے اترے، گاڑی کا رخ مڑے، اونچی جگہ پر چڑھے، وہاں سے اترے، نشیب میں آئے، فجر طلوع ہو، سوتے ہوئے آنکھ کھلے، اسی طرح فرض و نفل نمازوں کے بعد، کسی سے ملاقات کے وقت، ان تمام مواقع پر تلبیہ کہنا چاہئے جتنا زیادہ کہے افضل ہے، تلبیہ کے درمیان بات نہ کرے۔ (۲)

☆ بلندی پر چڑھتے وقت تلبیہ کے ساتھ ”اللہ اکبر“ ملانا مستحب ہے، نشیبی

= إرشاد الساری : (ص: ۱۴۱) باب الإحرام ، ط: امدادیہ مکة المکرمہ .

☆ الفتاویٰ الہندیہ : (۱/ ۲۲۳) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشیدیہ .

(۱) فاتق الرفث والفسوق والجدال وقتل الصيد والإشارة إليه والدلالة عليه ولبس القميص والسر اويل والعمامة والقلنسوة والقباء والخفين إلا أن لا تجد النعلين فاقطعهما من أسفل الكعبين، والثوب المصبوغ بؤرس أو زعفران أو عصفور إلا أن يكون غسلاً لا ينفذ وستر الرأس والوجه وغسلهما بالخطمي ومس الطيب وحلق رأسه وقص شعره وظفره . (تبیین الحقائق: (۲/ ۲۵۷ - ۲۶۱) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

☆ شرح النقایة : (۱/ ۲۶۹ - ۲۷۳) کتاب الحج ، محظورات الإحرام ، ط: سعید .

☆ غنیة الناسک : (ص: ۸۵ - ۹۱) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

(۲) ویکثر من التلبیة فی أذبار الصلاة فی ظاهر الروایة قال : فی أذبار الصلاة من غیر تفصیل وکلمة لقی ركباً أو علا شرفاً أو هبط وادیاً وبالأسعار وحين يستيقظ من منامه . (الفتاویٰ التاتاریخانیة : (۲/ ۳۳۶) کتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن)

☆ شرح النقایة : (۱/ ۲۳۶) کتاب الحج ، مباحات الإحرام ، ط: سعید .

☆ تبیین الحقائق : (۲/ ۲۶۳) باب الإحرام ، ط: سعید .

☆ غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

جگہ پہ اترتے وقت تلبیہ کے ساتھ تسبیح ”سبحان اللہ“ ملانا مستحب ہے۔ (۱)
☆ اگر چند آدمی ساتھ ہیں تو کوئی ایک دوسرے کے تلبیہ پر تلبیہ نہ کہے کیونکہ اس سے دل منتشر اور پریشان ہو جاتے ہیں ہر شخص اپنے طور پر تلبیہ پڑھے۔ (۲)
☆ حج تمتع کی صورت میں مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جائے گا۔ (۳)

اور حج افراد اور حج قرآن میں یہ تلبیہ ۱۰ اذی الحجہ کو حجرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کی رمی تک جاری رہے گا۔ (۴)

جب تک تلبیہ پڑھنے کا حکم باقی رہے کثرت سے اور پورے ذوق و شوق سے

تلبیہ پڑھنے کو جاری رکھا جائے، اور تلبیہ پڑھتے وقت اس کے معنی کا بھی ضرور خیال

(۱) (وکلما علا شرفاً) بفتح حین ای صعد مکاناً عالیاً إلا أنه يستحب حینئذ التکبیر معها (أو هبط وادیاً) ای نزل مکاناً منخفضاً إلا أنه يستحب حینئذ التسبیح أيضاً . (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۵) باب الإحرام ، ط: الامدادیہ مکة المکرمہ)

☆ غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص: ۳۹) باب ما یبغی لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

(۲) وإذا كانوا جماعة لا یمشی أحدٌ علی تلبیة الآخر ، بل کل إنسان یلبی بنفسه . (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

☆ إرشاد الساری : (ص: ۱۴۶) باب الإحرام ، ط: امدادیہ مکة مکرّمه .

☆ فتاویٰ شامی : (۲/ ۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

(۳) ویقطع التلبیة فی أول طوافه (للعمره) الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۷) کتاب الحج ، باب التمتع ، ط: سعید .

☆ تبیین الحقائق : (۲/ ۳۳۹) باب التمتع ، ط: سعید .

☆ إرشاد الساری : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: المكتبة الإمدادیة مکة المکرمہ .

(۴) (منها) وقطع التلبیة بأولها) وفي الرد ای فی الحجّ الصّحیح والفساد مفرداً أو متمتعاً أو قارناً . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۳) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید)

☆ تبیین الحقائق : (۲/ ۳۰۳) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

☆ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۷) باب مناسک منی ، ط: المكتبة الامدادیة مکة المکرمہ .

رکھے، اور یہ تصور کرے کہ ایک عاشق بے نوا اپنے مہربان آقا کے دربار میں کھچا چلا جا رہا ہے۔ (۱)

اس کے بعد ”بیت اللہ میں حاضری“ کے عنوان کو دیکھیں۔

احرام باندھنے کے بعد حج کے بغیر واپسی

☆ اگر احرام باندھ چکا تھا یعنی احرام کا کپڑا پہن کر حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ چکا تھا، اس کے بعد کسی وجہ سے نہیں جاسکا تو وہ احرام نہیں اتار سکتا یہاں تک کہ حرم کی حدود میں اس کی طرف سے ایک بکری یا دنبہ ذبح نہ کیا جائے، جب حرم کی حدود میں جانور ذبح کیا جائے گا اس کے بعد احرام کھولنا جائز ہوگا اور آئندہ اس حج کی قضاء کرنا بھی لازم ہوگا۔ (۲)

موجودہ دور میں فون اور موبائل کے ذریعہ اس کام کو آسانی سے انجام دینا ممکن ہے۔

- (۱) (واکثر) المحرم (التلبیة) ندباً (متی صلی) ولو نفلأ (أو علا شرفاً أو هبط وادياً أو لقی ركباً..... أو أسحر) . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید)
- ❏ إرشاد الساری : (ص : ۱۴۵) باب الإحرام ، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة .
- ❏ الفتاوی التاتاریخانیة : (۲/ ۳۳۶) کتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: قدیمی .
- (۲) (إذا أحصر المحرم بحجة أو عمرة و أراد التحلل يجب عليه أن يبعث الهدى وهو شاة وما فوقها وتجوز البدنة عن سبعة أو يبعث ثمن الهدى ليشتري به الهدى ويأمر أحداً بذلك فيذبح في الحرم..... ثم إنه لا يحل يبعث الهدى (بمجردة) ولا يوصله إلى الحرم حتى يذبح في الحرم الخ. (إرشاد الساری : (ص : ۵۸۷ ، ۵۸۸) باب الإحصار ، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)
- ❏ إذا حل المحصر بالذبح فإن كان إحرامه للحج فعليه قضاء عمرة وحجة وإن كان قارناً فعليه قضاء حجة و عمرتين ويخير إن شاء يقضى بقران أو أفراد وإن كان معتمراً فعليه عمرة لا غير .
- (إرشاد الساری : (ص : ۶۰۱ ، ۶۰۲) باب الإحصار ، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)
- ❏ الدر مع الرد : (۲/ ۵۹۰ ، ۵۹۱) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید .
- ❏ الفتاوی التاتاریخانیة : (۲/ ۳۹۹ ، ۴۰۱) کتاب الحج ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ، ط: قدیمی .

☆ اگر جہاز یا سیٹ کنفرم نہیں ہے یا کنفرم ہے لیکن حالات کے اعتبار سے تبدیلی کا امکان ہے تو گھر سے احرام کی چادریں پہن لے مگر احرام کی نیت نہ کرے جب روانگی پکی ہو جائے تو حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے۔

احرام باندھنے کے بعد عمرہ کے بغیر واپسی

”احرام باندھنے کے بعد حج کے بغیر واپسی“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۰۳/۱)

احرام باندھنے کے بعد مجنون ہو گیا

اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے بعد مجنون ہو گیا، یا احرام سے پہلے مجنون تھا مگر احرام باندھتے وقت افاقہ ہو گیا تھا، اور احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تھا اس کے بعد مجنون ہو گیا، اور اس کے ولی نے اس کو حج کے تمام افعال کرا دیئے تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا البتہ جنون سے افاقہ ہونے کے بعد طواف زیارت دوبارہ خود ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

احرام باندھنے کے لئے نفل پڑھنے کا موقع نہ ہو

☆ جو لوگ مکہ مکرمہ جانے کے لئے میقات سے گزر کر جدہ آتے ہیں ان کو

- (۱) ولو أحرم صحيح ثم جن ففرضي به أصحابه المناسك ، ونووا عنه في الطواف به ثم أفاق فلو بعد سنين ، أجزاه عن الفرض ، ويجوز النيابة عنه في نية الطواف للضرورة وإن لم تجز في نفس الطواف ؛ لإمكانه محمولاً ، فإن طافوا به ، ولكنهم لم ينووا عنه لزمه الطواف بعد الإفاقة . (غنية الناسك : (ص : ۱۴ ، ۱۵) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، الثالث والرابع : البولغ والعقل ، ط: إدارة القرآن .
- ❏ وأيضاً : (ص : ۸۳) باب الإحرام ، فصل في إحرام المغني عليه والمعتوه والنائم المريض والمجنون .
- ❏ وفيه أيضاً : ولو جن بعد الإحرام ، فكالمغني عليه بعد الإحرام (ص : ۸۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن)
- ❏ إرشاد الساری : (ص : ۵۲) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، الرابع : العقل ، ط: امداديه مكة المكرمة .

میقات سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے، احرام باندھنے کے لئے نفل پڑھنا سنت ہے، اگر نفل پڑھنے کا موقع نہ ہو یا مکروہ وقت ہو تو نفل نماز پڑھے بغیر احرام باندھنا صحیح ہے۔ (۱)

احرام باندھنے والا احرام میں شرط لگالے

☆ اگر کوئی شخص احرام کی نیت کرتے وقت زبانی طور پر یہ کہے کہ اگر مجھے کوئی مانع پیش آگیا تو یہ احرام وہیں پہ کھل جائے گا، یا اسی طرح احرام باندھتے وقت کوئی اور الفاظ کہے، اور اس کے بعد کسی حادثہ یا موانع کی وجہ سے عمرہ یا حج کے اعمال پورے نہ کر سکے تو اس کے لئے احرام کھول دینا جائز ہوگا، اس پر دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، البتہ کسی شرعی عذر یا موانع کے بغیر احرام کھول دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) ثم یسن أن یصلی رکعتین بعد اللبس ینوی بها سنة الإحرام، لیحرز فضیلة السنة..... ویستحب إن کان بالمیقات مسجد أن یصلهما فیہ، فلو أحرم بغير صلاة جاز، وکره، ولا یصلی فی وقت مکروه، وتجزی المكتوبة عنها، کتحة المسجد. (غنية الناسک: (ص: ۷۳) فصل: فیما ینبغی لمريد الإحرام من کمال التظیف والغسل والإدهان والتطیب، وغیر ذلک، قبیل: فصل فی کیفیة الإحرام، ط: إدارة القرآن)

✍ إرشاد الساری: (ص: ۱۳۹، ۱۴۰) باب الإحرام، فصل: فی رکعتی الإحرام وأحكامهما، ط: الامدادیة مكة المكرمة.

✍ الدر مع الرد: (۲/۲۸۲) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، ط: سعید.

(۲) وقال بعضهم: إذا شرط عند الإحرام الاحلال عند الإحصار حل بغير هدی. (الفتاوی التاتاریخیة: (۲/۵۳۵) کتاب المناسک، باب الإحرام، ط: إدارة القرآن)

✍ المغنی لابن قدامة: (۲/۳۶۲) کتاب الحج، ط: مكة المكرمة.

✍ ولا یفید اشتراط الإحلال عند الإحرام شیئاً، أی لا من سقوط الدّم ولا من حصول التحلل بدونه، والمعنی: أن المحضر لایحلّ إلا بالذبح فی الحرم، سواء اشترط عند إحرامه الإحلال بغير ذبح عند الإحصار أم لا، وهذا المسطور المهذب فی کتب المذهب، وذكر فی الإيضاح: قال أبو حنیفة: الشرط یفید سقوط الدّم، ولا یفید التحلل، ونقل الكرمانی والسروجی عن محمد: أنه إن کان قد اشترط الإحلال عند الإحرام إذا أحصر جاز له التحلل بغير هدی. (إرشاد الساری: (ص: ۵۹۳) باب الحصار، فصل فی بعث الهدی، ط: المكتبة الإمدادیة مكة المكرمة)

✍ شامی: (۲/۵۹۱) کتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعید.

☆ اگر احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کے اعمال پورا کرنے میں مانع پیش آنے کا ڈر ہو تو احرام باندھتے وقت اس طرح شرط لگانا سنت ہے کہ ”اگر مجھے کوئی مانع پیش آگیا تو میرا احرام وہیں پہ کھل جائے گا“ کیونکہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ جب ”ضباعة بنت الزبیر بن عبدالمطلب“ نے آپ ﷺ سے کسی بیماری کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے احرام باندھتے وقت اس قسم کی شرط لگانے کا حکم دیا تھا۔ (۱)

احرام باندھنے والے کو اختیار ہے

☆ حج کا احرام باندھنے والے کو حج افراد، حج تمتع، یا حج قرآن کا احرام باندھنے کا اختیار ہے البتہ حج قرآن باقی دونوں سے افضل ہے، اور تمتع افراد سے بہتر ہے۔ (۲)

☆ حج قرآن اس حالت میں افضل ہے جب احرام کے ممنوعات میں سے کسی ممنوع امر کے سرزد ہونے کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ حج قرآن میں بعض دفعہ لمبے عرصہ تک احرام کی حالت میں رہنا ہوتا ہے، اگر کسی کو احرام کی حالت میں احرام کے

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن ضباعة بنت زبیر بن عبد المطلب أتت رسول اللہ ﷺ فقالت یا رسول اللہ! إني أريد الحجّ وأشتري، قال: نعم، قالت: فكيف أقول، قال: قولي ليك اللهمّ ليبيك ومحلى من الأرض حيث حسبتني. (سنن أبو داود: (۱/۲۶۰) كتاب الحج، باب الاشتراط فی الحجّ رقم الحديث: ۱۷۷۶، ط: رحمانیہ)

✍ جامع الترمذی: (۱۸۷/۱) كتاب الحجّ، باب ماجاء فی اشتراط ما فی الحجّ، ط: قديمی. ✍ إعلاء السنن: (۱۰/۴۴۳) كتاب الحجّ، الاشتراط فی الحجّ والعمره، ط: إدارة القرآن. (۲) القرآن فی حق الأفاقي أفضل من التمتع والإفراد والتمتع فی حقه أفضل من الإفراد وهذا هو المذكور فی ظاهر الرواية هكذا فی المحيط. (الفتاوی الهندیة: (۱/۲۳۹) كتاب الحج، الباب السابع، ط: رشیدیہ)

✍ فتح القدیر: (۲/۴۰۹) كتاب الحج، باب القران، ط: سعید.

✍ وأجمع أهل العلم على جواز الإحرام بأيّ الأنساك الثلاثة شاء. (المغنی: (۳/۲۷۷) كتاب الحج، مكة المكرمة)

✍ الدر مع الرد: (۲/۵۲۹) كتاب الحجّ، باب القران، ط: سعید.

✍ الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/۳۰۴) كتاب الحج، فصل فی التمتع، ط: رشیدیہ.

ممنوعات میں سے کسی ممنوع چیز کے سرزد ہونے کا اندیشہ ہو تو تمتع ہی سب سے افضل ہے، کیونکہ اس میں احرام کی حالت میں احرام کے اندر تھوڑے دن رہنا ہوتا ہے، اور اس میں انسان کے لئے اپنے نفس پر قابو رکھنا آسان ہوتا ہے۔ (۱)

احرام سیاہ ہو

احرام کا کپڑا اگر سیاہ ہے یا دوسرے کسی رنگ کا ہے تو بھی جائز ہے البتہ سفید رنگ کا ہونا افضل ہے۔ (۲)

احرام سے پہلے حیض آجائے

اگر عورت کو احرام سے پہلے حیض آجائے تو غسل کر کے یا وضو کر کے احرام کی

- (۱) قال شيخ مشائخنا الشهاب أحمد الميني في مناسكه: وهو كلام نفيس يريد به أن القرآن في حد ذاته أفضل من التمتع، لكن قد يقترن به ما يجعله مرجوحاً، فإذا دار الأمر بين أن يقرب ولا يسلم من المحظورات وبين أن يتمتع ويسلم عنها، فالأولى التمتع ليسلم حجته ويكون مبروراً؛ لأنه وظيفة العمر اهـ. (الدر مع الرد: ۵۲۹/۲) كتاب الحج، باب القرآن، ط: سعيد.
- إعلاء السنن: (۲۴۶/۱۰) كتاب الحج، باب كون القرآن أفضل من التمتع والإفراد، ط: إدارة القرآن.
- البحر الرائق: (۳۵۷/۲) كتاب الحج، باب القرآن، ط: سعيد.
- غنية الناسك في بغية المناسك: (ص: ۵۰۱) باب القرآن، ط: إدارة القرآن.
- (۲) وكونه أبيض أفضل من غيره كالتكفين. (البحر الرائق: ۳۲۱/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.
- المغني: (۲۷۳/۳) كتاب الحج، باب ذكر الإحرام، ط: سعودية.
- الدر مع الرد: (۲۸۱/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.
- وإلبس من أحسن ثيابه..... أو ثوبين جديدين أو غسيلين..... أبيضين "وصف لثوبين" وهو الأفضل من لون آخر كما هو في أمر الكفن مقرر..... ويجوز أي الإحرام في ثوب واحد..... وفي أسودين وكذا أخضرين وأزرقين. (إرشاد الساري إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۳۸، ۱۳۹) باب الإحرام، فصل في التجرد عن الملبوس المحرم على المحرم، ط: مكتبة امداديه مکه مکرمه.
- البحر العميق في مناسك المعتمر الحاج إلى بيت الله العتيق: (۲/۲۳۵) الباب السابع في الإحرام، الفصل الأول في مقدمات الإحرام، ط: المكتبة المكيّة، مؤسسة الريان.

نیت کر کے تین دفعہ آہستہ تلبیہ پڑھ لے، احرام میں داخل ہو جائے گی اور سب افعال کرے مگر سعی اور طواف نہ کرے اور نماز نہ پڑھے۔ (۱)

احرام سے پہلے خوشبو لگانا

☆ احرام باندھنے سے پہلے بدن پر خوشبو لگانا مطلقاً جائز ہے، اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا جسم پر اثر باقی نہ رہے اور جس خوشبو کا اثر باقی رہے وہ کپڑوں پر لگانا منع ہے۔ (۲)

☆ احرام باندھنے سے پہلے جسم پر عطر لگایا اور احرام باندھنے کے بعد بدن پر اس کی خوشبو باقی ہے تو کچھ حرج نہیں چاہے کتنی مدت تک باقی رہے۔ (۳)

احرام سے پہلے خوشبو لگانے کی وجہ

احرام سے پہلے خوشبو لگانے کی وجہ یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد محرم کو سفر کی وجہ سے گرد و غبار اور مٹی لگے گی، اس کے جسم اور کپڑوں سے پسینہ اور میل کی بو آنے لگے گی، اس لئے احرام باندھنے سے پہلے اس کی تلافی کے لئے کچھ خوشبو لگانی

- (۱) فعن هذا قال القهستاني: فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسك إلا الطواف والسعي اهـ؛ لأن سعيها بدون الطواف غير صحيح فافهم. (شامية: ۲/۵۲۸) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.
- الفتاوى التاتارخانية: (۴۷۱/۲) كتاب الحج، تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.
- فتح القدير: (۳۳۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدية.
- (۳، ۲) وفي الخانية: وأجمعوا على أنه يجوز التطيب قبل الإحرام بما لا يقي عينه بعد الإحرام، وإن بقيت رائحته. (الفتاوى التاتارخانية: ۲/۴۴۲) كتاب المناسك، تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.
- البحر الرائق: (۳۲۱/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.
- فتح القدير: (۳۳۹/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدية.
- بدائع الصنائع: (۱۴۴/۲) كتاب الحج، بيان سنن الحج و بيان الترتيب، ط: سعيد.
- إرشاد الساري إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل في صفة الإحرام، ط: مكتبة امداديه مکه مکرمه.

چاہیے۔ (۱)

احرام شروع ہوتا ہے

صرف حج یا عمرہ کی نیت کرنے سے احرام شروع نہیں ہوتا، بلکہ نیت کے بعد تلبیہ کے الفاظ پڑھنے سے احرام شروع ہوتا ہے، تلبیہ کے الفاظ پڑھتے ہی احرام شروع ہو جاتا ہے، اس لئے تلبیہ پڑھنے سے پہلے سر سے ٹوپی اور چادر ہٹا دے۔ (۲)

احرام کا تولیہ

اگر احرام کی چادر تولیہ کے کپڑے کی ہے تو حج اور عمرہ کے بعد اس کو تولیہ کی جگہ پر عام استعمال میں لانا جائز ہے۔ (۳)

(۱) والتطیب أى استعمال الطیب فی البدن والثوب قبل الإحرام، سواء بقى جرمه بعده أو لم يبق، وفى الأول خلاف. (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سنته، ط: امدادیة مكة مکرمه)
 (۲) وإنما تطیب؛ لأن الإحرام حال الشعث والتفل فلا بد من تدارك له، قبل ذلك. (حجة الله البالغة: (۶۲/۲) مبحث فی أبواب الحج، قصة الوداع، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی)
 (۳) غنية الناسک: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل فیما ینبغی لمربد الإحرام من کمال التنظیف، والغسل، والإدهان، والتطیب و غیر ذلك، ط: ادارة القرآن.
 (۴) (وإذا لبى ناویاً) نسکاً..... (فقد أحرم)..... (التنوير مع الدر والرد: (۳۸۵/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید)

فتح القدير: (۲/۲۴۳، ۲۴۴) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانیہ پشاور.
 تبیین الحقائق: (۲/۲۵۵، ۲۵۶) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.
 إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۲۵) باب الإحرام، ط: مکتبہ امدادیہ مکہ مکرمہ.
 غنية الناسک: (ص: ۷۸) باب الإحرام، فصل فی نية الإحرام، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية.
 (۳) کل یتصرف فی ملکہ کیف شاء. (شرح المجله لکالد الأتاسی: (۱۳۲/۳) مادة: ۱۱۹۲، کتاب العاشر: فی أنواع الشرکة..... الباب الثالث فی بیان المسائل المتعلقة بالحيطان والجبران، الفصل الأول، ط: قديمی)
 شامی: (۵۰۲/۴) أول کتاب البيوع، مطلب فی تعريف المالك والملک، ط: سعید.

احرام کا کپڑا سفید ہونا

احرام کا کپڑا سفید رنگ کا ہونا مستحب ہے دوسرے رنگ کا کپڑا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس میں خوشبو وغیرہ نہ ہو۔ (۱)

احرام کب باندھے

”حج کا احرام کب باندھے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۸/۲)

احرام کہاں سے باندھیں

☆ احرام اپنے گھر سے باندھنا بہتر ہے لیکن چونکہ بعض اوقات جہاز یا سیٹ یقینی نہیں ہوتی اس لئے روانگی یقینی ہونے کے بعد احرام باندھنا چاہئے تاکہ سیٹ وغیرہ کینسل ہونے کی صورت میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ (۲)

☆ اگر سیدھے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہے تو بورڈنگ اور ایئر میگزیشن ہونے

(۱) وكونه أبيض أفضل من غيره كالتكفين. (البحر الرائق: (۳۲۱/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید)
 الدر مع الرد: (۲/۴۸۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید.
 المغنی: (۳/۲۷۳) کتاب الحج، باب ذکر الإحرام، ط: سعودیہ.
 إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۳۸، ۱۳۹) باب الإحرام، فصل فی التجرد، ط: امدادیہ مکہ مکرمہ.
 البحر العمیق فی مناسک المعتمر والحاج إلى بیت الله العتيق: (۲/۲۳۵) الباب السابع فی الإحرام، الأول فی المقدمات، ط: المکتبہ المکیة، مؤسسة الريان.
 (۲) (لا یحرم) (التقديم) لإحرام (عليها) بل هو الأفضل إن فی الأشهر الحج وأمن على نفسه (وفى الرد) قال فی فتح القدير: وإنما كان التقديم على المواقيت أفضل؛ لأنه أكثر تعظيماً وأوفر مشقةً والأجر على قدر المشقة ولذا كانوا يستحبون الإحرام بهما من الأماكن القاصية.
 (الدر مع الرد: (۲/۴۷۷، ۴۷۸) کتاب الحج، مطلب فی المواقيت، ط: سعید)
 فتح القدير: (۲/۴۳۳) کتاب الحج، فصل فی المواقيت، ط: عثمانیہ پشاور.
 تبیین الحقائق: (۲/۲۴۷) کتاب الحج، ط: سعید.

کے بعد جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ایئر پورٹ پر احرام باندھیں اور تبلیہ پڑھنا شروع کر دیں۔

☆ اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام نہیں باندھا ہے تو جدہ پہنچنے سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ضرور احرام باندھ لیں، ورنہ میقات سے احرام کے بغیر آگے بڑھنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا، اور اگر واپس میقات آکر احرام باندھے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (۱)

☆ اگر پہلے مدینہ منورہ جانے کی ترتیب / شیڈول ہو تو یہاں سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مدینہ منورہ میقات سے باہر ہے، جب مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جانا ہو تو، بیر علی،، سے احرام باندھ کر روانہ ہو جائے۔ (۲)

احرام کھولنے سے پہلے صابن یا شیمپو لگا کر غسل کیا
”شیمپو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۶/۳)

احرام کھولنے کا طریقہ

احرام کھولنے کے لئے استرے سے سر کے بال صاف کر دینا افضل ہے، اور

- (۱) (وحرّم تأخیر الإحرام عنها) کلّھا (لمن) أى الآفاقی (قصد دخول مكة) یعنی الحرم (ولو لحاجة) غیر الحجّ. (وفی الردّ) (قوله: وحرم الخ) فعلیه العود إلى میقات منها، وإن لم یکن میقاته لیحرم منه وإلا فعليه دم. (الدر مع الرد: ۴۷۷/۲) کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ط: سعید
- تبیین الحقائق: (۳۹۵/۲) کتاب الحج، باب مجاوزة المیقات بغير إحرام، ط: سعید.
- فتح القدير: (۹۹/۳) کتاب الحج، باب مجاوزة الوقت بغير إحرام، ط: عثمانیه پشاور.
- (۲) (والمواقیت) أى المواضع الّتی لا یجاوزها مرید مكة إلا محرما خمسة (ذو الحلیفة) بضمّ ففتح مکان علی ستة أمیال من المدینة وعشر مراحل من مكة تسمیها العوام أبیار علی رضی الله عنه یزعمون أنّه قاتل الجن فی بعضها وهو کذب. (الدر مع الرد: ۴۷۷/۲) کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ط: سعید
- تبیین الحقائق: (۲۴۵/۲) کتاب الحج، ط: سعید.
- البنایة فی شرح الهدایة: (۲۱/۵) کتاب الحج، ط: امدادیہ.

سر کے تمام بال انگلی کے ایک پور کے برابر کٹوا کر احرام سے نکلنا بھی جائز ہے، اور اگر سر کے بال چھوٹے ہیں اور ایک پور سے کم ہیں تو استرے سے صاف کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھلتا۔ (۱)

احرام کی چادر

☆ حج اور عمرہ کرنے کے بعد احرام کی چادر خود بھی استعمال کر سکتے ہیں، اگر کسی کو دینا چاہیں تو دے بھی سکتے ہیں، اور اگر فروخت کرنا چاہیں تو فروخت بھی کر سکتے ہیں۔ (۲)

☆ حج اور عمرہ کے دوران جو کپڑا احرام میں استعمال کرتے ہیں اس کو گھر میں استعمال کر سکتے ہیں یعنی تولیہ کو تولیہ کی جگہ اور لٹھے کو شلوار اور قمیص بنا کر پہن سکتے ہیں، اور اگر عام کام میں استعمال کرنا چاہیں تو بھی کر سکتے ہیں، حج یا عمرہ کرنے کی وجہ سے ان کپڑوں کی کوئی الگ حیثیت نہیں ہوگی۔ (۳)

- (۱) (ثم قصر) بأن يأخذ من كلّ شعرة قدر الأنملة وجوباً و تقصیر الكل مندوب والربع واجب ويجب إجراء الموسی علی الأقرع وذی قروح إن أمکن وإلا سقط (وفی الردّ) قوله ثم قصر) أى أو حلق كما دلّ علیه قوله وحلقه أفضل..... (قوله: بأن يأخذ الخ) قال فی البحر: والمراد بالتقصیر أن يأخذ الرجل والمرأة من رؤوس شعر ربيع الرأس مقدار الأنملة كذا ذكره الزیلعی..... وفی الشرنبلالیة یظهر لی أن المراد بكل شعرة أى من شعر الربع علی وجه اللزوم ومن الكلّ عل سبیل الأولویة فلا مخالفة فی الإجزاء لأن الربع كالكلّ كما فی الحلق اهـ. (الدر مع الرد: ۵۱۶/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید
- تبیین الحقائق: (۳۰۷/۲) کتاب الحج، باب باب الإحرام، ط: سعید.
- فتح القدير: (۵۰۰/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانیه پشاور.
- (۲) المادة: ۱۱۹۲: كل يتصرّف فی ملكه كيف شاء. (شرح المجلّه لخالد الأتاسی: ۴/۱۳۲) الباب الثالث فی بیان المسائل المتعلقة بالحیطان والجیران، الفصل الأول، ط: قدیمی
- (۳) كل يتصرّف فی ملكه كيف شاء. (شرح المجلّه لخالد الأتاسی: ۴/۱۳۲) المادة: ۱۱۹۲، الكتاب العاشر فی أنواع الشرکاة..... الباب الثالث: فی بیان المسائل المتعلقة بالحیطان والجیران، الفصل الأول، ط: قدیمی
- شامی: (۵۰۲/۴) أول کتاب البیوع، مطلب فی تعریف المال والملک، ط: سعید.

احرام کی چادر بدلنا

احرام کے دوران اول سے آخر تک ایک ہی چادر اور ایک ہی تہبند بدن پر رکھنا ضروری نہیں بلکہ چادر اور تہبند کو جب بھی چاہیں جتنی دفعہ بھی چاہیں بدلنا جائز ہے بعض لوگ احرام کی چادر کو میلا ہونے کے باوجود بدلتے نہیں اور شروع سے آخر تک احرام کی ایک ہی چادر میں رہنے کو لازم سمجھتے ہیں یہ بات صحیح نہیں۔ (۱)

احرام کی چادر کو زمزم میں تر کرنا

احرام کی چادر کو زم زم میں تر کرنے کے بعد بوسیدہ ہونے سے پہلے پہل استعمال کر لینا چاہئے ورنہ بوسیدہ ہونے کے بعد کسی کام کے قابل نہیں رہے گی۔ ایسی چادر کو فروخت کرنا اور گفٹ کرنا اور کسی کو کفن کے لئے دینا سب جائز ہے۔ (۲)

(۱) ویجوز الإحرام فی ثوبٍ واحدٍ..... أو أكثر من ثوبین بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر..... (إرشاد الساری: (ص: ۱۳۹) باب الإحرام، فصل: فی التجرد عن الملبوس المحرم، ط: الامدادیة مکة المکرمة)

غنیة الناسک: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل فیما ینبغی لمزید الإحرام، ط: ادارة القرآن.

منحة الخالق علی البحر الرائق: (۳۲۱/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

احرام میں یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی چادر اور ایک ہی لنگی اول سے آخر تک بدن پر رہے بلکہ چادر اور لنگی کو بدلتے رہنا جائز ہے۔ (امداداً حکام: ۱۷۶/۲، ۱۷۷) کتاب الحج، فصل فی الإحرام وما یؤخذ ورفیہ، عنوان: احرام میں ازار بدلنا جائز ہے، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

(۲) ویجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم، ولا یکره عند الثلاثة خلافاً لأحمد، علی وجه التبرک، ای لایأس بما ذکر إلا أنه ینبغی أن یستعمله علی قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجدید فی الوضوء، ولا یستعمل إلا علی شیء طاهر. (إرشاد الساری: (ص: ۶۹۹) باب المتفرقات، فصل: فی أحکام ماء زمزم، ط: الامدادیة مکة المکرمة)

غنیة الناسک: (ص: ۱۲۰) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فیما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أيام مقامه بمكة، مطلب: فی شرب ماء زمزم، ط: ادارة القرآن.

شامی: (۲۵۵/۲) کتاب الحج، مطلب: فی کراهیة الاستنجاء بماء زمزم، ط: سعید.

احرام کی چادر لنگی کی طرح سینا

اگر احرام کے دوران بن سلے کپڑے پہننے کی صورت میں ناف سے لیکر گھٹنے تک ستر کا حصہ کھلنے کا اندیشہ ہو خاص طور پر سونے کی حالت میں، تو احرام کی چادر کو لنگی کی طرح سی لینے کی گنجائش ہوگی، البتہ بلا ضرورت سینا مکروہ ہے، اس لئے ضرورت نہ ہونے کی صورت میں اس سے احتیاط کریں۔ (۱)

احرام کی چادریں کیسی ہوں؟

احرام کی ایک چادر اوڑھنے کے لئے تقریباً ڈھائی میٹر، اور ایک چادر تہبند باندھنے کے لئے تقریباً سوادو میٹر سفید رنگ کا ہونا بہتر ہے۔ (۲)

تیز گرمی اور تیز سردی کے ایام میں دو بڑے تولیے کا احرام بہتر ہے، جو چادر اور تہبند کا کام دے سکیں، اور اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے تو ایک سے زائد احرام بھی ساتھ رکھ لیں تاکہ اگر میلا ہو جائے تو دوسرا استعمال کر سکیں۔

(۱) وكذا یكره له إذا اتزر أن یعقد علی إزاره بأن یعصّب جسده إلا لعلّة ویكره أن یفعل ذلك من غیر علّة ولا شیء علیہ ویكره بحبل و نحوه. (التاتارخانیة: (۴۹۲/۲)، كتاب المناسك، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم وما لا یحرم، نوع منه فی لبس المخیط، ط: ادارة القرآن)

الهندیة: (۲۴۲/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن، فی الجنایات، الفصل الثانی: فی اللبس، ط: رشیدیہ.

فتح القدیر: (۴۴۳/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: رشیدیہ.

(۲) وكونه أبيض أفضل من غیره كالتكفین. (البحر الرائق: (۳۲۱/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید)

الدر مع الرد: (۴۸۱/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید.

المغنی لابن قدامة: (۲۷۳/۳) كتاب الحج، باب ذكر الإحرام، ط: سعودیة.

إرشاد الساری إلى مناسك الملا علی قاری: (ص: ۱۳۸، ۱۳۹) باب الإحرام، فصل فی التجرد، ط: امدادیہ مکة مکرّمہ.

البحر العمیق فی مناسك المعتمر والحاج إلى بیت الله العتیق: (۲۳۵/۲) الباب السابع فی الإحرام، الأوّل فی المقدمات، ط: المكتبة المکیة، مؤسسة الریان.

☆ احرام کی چادریں اتنی لمبی ہونی چاہئیں کہ داہنے کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت سے آجائیں تاکہ جسم بھی چھپ جائے اور طواف کے دوران اضطباع کرتے ہوئے کوئی پریشانی بھی نہ ہو، اور تہبند اتنا لمبا ہو کہ ناف سے لے کر گھٹنے تک اچھی طرح چھپ جائے۔ (۱)

احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہے

احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہے اور وہ یہ ہیں:

- ①..... خوشبو استعمال کرنا۔ ②..... مرد کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا۔
- ③..... مرد کا سر اور چہرہ اور عورت کا چہرہ ڈھانکنا۔ ④..... بال دور کرنا یا بدن سے جوں مارنا یا جدا کرنا۔ ⑤..... ناخن کاٹنا۔ ⑥..... جماع کرنا۔ ⑦..... واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔ ⑧..... خشکی کے جانور کو شکار کرنا۔ (۲)

(۱) ولہ ستر منکبہ إلا آنہ یکشف أحدهما وقت الاضطباع علی ما سنبینہ إن شاء اللہ تعالیٰ، وقال الکرماني: ویكون مضطبعاً فی إحرامه والاضطباع: أن يتوشح بردائه و يخرجہ من تحت ابطه الأيمن ويلقيه علی منكبہ الأيسر ويغطي به ويدي منكبہ الأيمن، قال: وهو سنة لما روى أن النبي ﷺ ليس فی إحرامه إزار أو رداءً علی هذا الوجه واضطبع هو وأصحابه..... (البحر العميق فی مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: ۲۳۶/۲)

☆ الفتاوى الهندية: (۲۲۲/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث فی الإحرام، وأما شرطه، ط: ماجديه. (۲) ولا يشير إلى صيد ولا يدلل عليه ولا تغط رأسك ولا وجهك ولا تلبس قباء ولا سراويل ولا قلنسوة ولا تلبس ثوباً مصبوغاً بالعصفر ولا بالزعفران ولا بالورس ولا تلمس طيباً بعد إحرامك ولا تدهن وإذا حككت رأسك فارفق بحكك حتى لا يثائر الشعر فإنما إزالة ما يمتو من البدن حرام على المحرم ولا تغسل رأسك ولحيثك بالخطمي ولا تقص أطفارك. (المبسوط: ۱۰/۴) كتاب المناسك، ط: غفاريه كوئته

☆ الدر مع الرد: (۲۸۶/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعيد. ☆ المغني لابن قدامة: (۲۹۸/۳، ۳۲۴) كتاب المناسك، باب ما يتوقى المحرم وأما أبيح له، ط: سعودية =

احرام کی حالت میں ایک دوسرے کے بال کاٹنا

☆ اگر حاجی نے ذی الحجہ کی دس تاریخ کو رمی کے بعد قربانی کر لی ہے تو احرام کھولنے کی نیت سے خود بھی اپنے سر کے بال اتار سکتا ہے اور کسی دوسرے محرم کے بال بھی اتار سکتا ہے اس سے دم لازم نہیں ہوگا، اور اگر نائی سے بال کٹوانا چاہے تو یہ بھی کر سکتا ہے۔ (۱)

= الرفث والفسوق والجدال، والجماع، ودواعیه كالقبلة واللمس والمفاخذة والمعانقة شهوة، وإزالة الشعر حلقاً ونشاً وتنوراً وإحراقاً مباشرة أو تمكيناً، وحلق الرأس وتقصيره والشارب والإبط والعانة والرقبة وموضع المحاجم وقص اللحية، وحلق رأسه أو رأس غيره ولو حلالاً، وقلم الأظافر ولبس المخيط والقميص والعمامة والقلنسوة والبرقع والبرنس وزر الطيلسان والقباء ونحوه، ولبس الخفين والجوربين وكل ما يوارى الكعب الذي عند معقد شراك النعل، ولبس ثوب مصبوغ بطيب إلا أن يكون غسلاً لا ينفص، وتغطية الرأس (أى كله أو بعضه لكنه فى حق الرجل) والوجه، والتطيب والتدهن، وأكل الطيب وشده بطرف ثوبه، وقتل صيد البر وأخذه ودوام إمساكه فى يده والإشارة إليه والدلالة والإعانة عليه..... وقتل القملة ورميها..... وقطع شجر الحرم، وقلعه ورعيه إلا الإذخر. (لباب مع إرشاد السارى: (ص: ۱۲۴ - ۱۲۸) باب الإحرام، فصل: فى محرمات الإحرام، ط: امداديه مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۸۵ - ۹۰) باب الإحرام، فصل فى محرماته، ط: إدارة القرآن. ☆ الهندية: (۲۲۴/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع: فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه. (۱) وفى المنافع: فى اليوم النحر يقدم لرمى ثم الذبح ثم الحلق. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/۲۶۵) كتاب المناسك، تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن)

☆ ثم يرجع إلى منى فإن كان معه نسك ذبحه وإن لم يكن فلا يضرة لأنه مفرد بالحج ولو كان قارناً أو متمتعاً فلا بد له من الذبح ثم يحلق أو يقصر والحلق أفضل. (الفتاوى الهندية: (۱/۲۳۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

☆ الدر المختار: (۵۱۵/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

☆ اگر دونوں حاجی قربانی سے فارغ ہو چکے ہیں یا حلق سے پہلے کے تمام کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں اور اب صرف ترتیب کے مطابق دونوں کے بال کاٹنا ہی باقی ہیں تو ایک محرم کے لئے دوسرے محرم کے بال کاٹنا جائز ہے۔ (۱)

☆ حاجی متمتع ہو یا قارن یا مفرد، جب وہ حلق سے پہلے کے تمام ارکان ادا کر چکا ہے اور سر منڈا کر یا کاٹ کر حلال ہونے کا وقت آ گیا ہے، اسی طرح دوسرا محرم بھی تمام ارکان ادا کر چکا ہے، تو اب وہ اپنے بال خود کاٹ سکتا ہے، اور دوسرے کے بال بھی کاٹ سکتا ہے اور اپنے بال کاٹنے سے پہلے بھی دوسرے محرم کے بال کے بھی کاٹ سکتا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ”صلح حدیبیہ“ کی صلح مکمل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے قربانی کی اور حلق کیا، تو آپ ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی قربانی کی اور ایک دوسرے کا حلق کیا حالانکہ وہ سب احرام میں تھے، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کے بعد محرم ایک دوسرے کا حلق کر سکتا ہے۔ (۲)

= ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيء . (غنية الناسك : (ص : ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط : ادارة القرآن)

المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط ، المعروف بمناسك الملا على قارى مع إرشاد السارى : (ص : ۳۲۴) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط : المكتبة الامدادية مكة المكرمة .

(۱) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيء . (غنية الناسك : (ص : ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط : ادارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص : ۳۲۴) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط : المكتبة الامدادية مكة المكرمة .

(۲) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَةِ الْكِتَابِ ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ : قَوْمُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ، قَالَ : وَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! أَتُحِبُّ ذَلِكَ ؟ أَخْرَجَ ثُمَّ لَا تُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بَدَنَكَ ، وَتَدْعُو حَالِقَكَ ، فَيَحْلِقَكَ ، فَخَرَجَ فَلَمْ يَكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ، نَحَرَ بَدَنَهُ ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ ، فَلَمَّا رَوَّأُو ذَلِكَ قَامُوا فَانْحَرُوا ، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا ، حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًا ، الْحَدِيثُ ، أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مَطْوَلًا . (إعلاء السنن : (۱۰ / ۴۲۷) كتاب الحج ، أبواب الإحصار ، باب هل يجب على المحصر الحلق إذا حل فى مكانه ولم يصل إلى البيت ، ط : ادارة القرآن) =

☆ عمرہ میں طواف اور صفا مروہ کی سعی سے فارغ ہونے کے بعد احرام سے نکلنے کے لئے اپنے بال خود بھی کاٹ سکتا ہے، اور اپنے بال کاٹنے سے پہلے دوسرے فارغ ہونے والے محرم کے بال بھی کاٹ سکتا ہے، اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

احرام کی حالت میں بیوی کو شہوت سے ہاتھ لگالیا

”شہوت کے ساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/۳۳)

احرام کی حالت میں حیض آجائے

اگر عورت کو عمرہ کے احرام کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو عورت پاکی کا انتظار کرے گی پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف اور سعی کرے گی، اور ایک پور بال کٹوا کر عمرہ پورا کرے گی اور اگر عمرہ کے بعد یا آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد حیض یا نفاس آجائے تو حج کے تمام اعمال ادا کرے گی، وقوف عرفہ، مزدلفہ، کنکریاں مارنا، تلبیہ اور ذکر الہی سب کچھ کرے گی، البتہ طواف زیارت اور صفا مروہ کی سعی پاک ہونے کے بعد کرے گی طواف اس لئے نہیں کرے گی کیوں کہ طواف کے لئے پاکی شرط ہے اور صفا مروہ کی سعی اس لئے نہیں کرے گی کیونکہ سعی طواف کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ (۲)

= صحيح البخارى : (۱ / ۳۸۰) كتاب الشروط ، باب الشروط فى الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب ، ط : قديمي .

(۱) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيء . (غنية الناسك : (ص : ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط : ادارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص : ۳۲۴) باب مناسك منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط : المكتبة الامدادية مكة المكرمة .

(۲) وحيضها لا يمنع نسكا إلا الطواف ، فهو حرام من وجهين : دخولها المسجد ، وترك واجب الطهارة ، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت ، وأحرمت ، وشهدت جميع المناسك إلا الطواف والسعى ؛ لأنه لا يصح بدون الطواف . (غنية الناسك : (ص : ۹۵) باب الإحرام ، =

اور اگر حج کے طواف اور سعی کے بعد رخصت کے وقت حیض یا نفاس آجائے تو طواف و داع ساقط ہو جائے گا کیونکہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر طواف و داع نہیں ہے اور دم اور کفارہ بھی نہیں ہے۔ (۱)

احرام کی حالت میں شیمپو یا صابن استعمال کیا

”شیمپو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۶/۳)

احرام کی حالت میں غسل کرنا

”غسل کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۴۸/۳)

احرام کی حالت میں غلطی

”غلطی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۵۱/۳)

احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا

☆ اگر ایک محرم نے دوسرے محرم کا چوتھائی سر یا سارا سر مونڈ دیا تو مونڈنے

والے پر صدقہ کرنا اور منڈانے والے پر دم دینا واجب ہے۔ (۲)

= فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن

❏ الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعيد .

❏ فتح القدير : (۳۳۷/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيدية .

(۱) ولا يلزمها دم لترك الصدر أى طواف الوداع ، وتأخير طواف الزيارة عن وقته أى لتأخير الإفاضة عن أيام النحر ؛ لعذر الحيض والنفاس . (إرشاد السارى: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: الامدادية مكة المكرمة)

❏ غنية الناسك : (ص: ۹۵) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

❏ البحر العميق : (۱۱۲۵/۲) الباب العاشر فی دخول مكة والطواف والسعى ، ط: المكتبة المكية ، مؤسسة الريان .

(۲) (إذا حلق محرم رأسه) أى غير نفسه (أو حلال، فعليه صدقة سواء حلق بأمره أو بغيره أى بغير أمر المحلق طائفاً أو مكروهاً). (اللباب و شرح اللباب (مع إرشاد السارى): (ص: ۲۲۳) =

☆ اور اگر محرم نے کسی غیر محرم حلال آدمی کا سر مونڈ دیا تو محرم پر صدقہ کرنا لازم ہوگا اور غیر محرم حلال آدمی پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ اگر غیر محرم حلال آدمی نے تمتع اور قرآن کرنے والے آدمی کی جانب سے دم شکر کا جانور ذبح ہونے سے پہلے سر مونڈ دیا تو محرم پر دم دینا اور غیر محرم حلال آدمی پر صدقہ دینا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ حج افراد کرنے والے پر دم شکر کا جانور ذبح کرنا واجب نہیں ہے اس لئے شیطان کو رمی کرنے کے بعد سر مونڈنے سے کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

☆ اگر حاجی منی کے سارے کام سے فارغ ہو گیا، اور شیطان کو رمی کرنے کے بعد شکر کا جانور بھی ذبح کر لیا اور اب حلق کا کام باقی ہے تو حاجی حضرات ایک دوسرے کا سر حلق کر کے احرام سے نکل سکتے ہیں، ایسی صورت میں سر مونڈنے والے

= فصل فی حلق المحرم رأسه، وحلق الحلال رأسه، ط: حقایق، و: (ص: ۴۶۲) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثالث فی الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار، ط: الإمدادية مكة المكرمة

❏ (ولو حلق المفرد أو غيره) أى من القارن والمتمتع (قبل الرمی أو القارن أو المتمتع) أى أو حلقاً (قبل الذبح أو ذبحاً قبل الرمی فعليه دم). (اللباب و شرح اللباب: (ص: ۳۹۶) فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج الخ، ط: حقایق، و: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج، ط: الإمدادية مكة المكرمة .

❏ وفيه أيضاً: (وإذا حلق) أى المحرم (رأسه) أى رأس نفسه (أو رأس غيره) أو ولو كان محرماً (عند جواز التحلل) أى الخروج من الإحرام بأداء أفعال النسك (لم يلزمه شيء) الأولى لم يلزمهما شيء . (فصل فی الحلق والتقصير: (ص: ۲۵۳) ط: حقایق، و: (ص: ۳۲۴) باب مناسك منى، فصل فی الحلق والتقصير، ط: الامدادية مكة المكرمة)

❏ غنية الناسك: (ص: ۲۵۸) باب الجنایات، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، و (ص: ۲۸۹، ۲۹۰) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلوب العاشر: فی ترک الترتیب بین الرمی والذبح، و: (ص: ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر، فصل: فی الحلق، ط: إدارة القرآن .

❏ الدر مع الرد: (۵۵۵/۲، ۵۵۶) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .

(۱، ۲، ۳) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱. على الصفحة السابقة: ۱۱۹. (ولا يلزمها دم لترك الصدر)

اور منڈوانے والے پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ اب سر مونڈنا یا منڈوانا ان کے لئے جائز ہے۔ (۱)

احرام کی حالت میں کنگھی کرنا

”کنگھی کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/۳۲۷)

احرام کی حالت میں مرگیا

جو شخص احرام کی حالت میں مر جائے اس کی تجہیز و تکفین غیر محرم کی طرح کی جائے گی، یعنی عام مرنے والے دوسرے غیر محرموں کی طرح اس کا سر ڈھاٹا جائے گا، کافور اور خوشبو وغیرہ لگائی جائے گی کیونکہ مرنے کے بعد اس سے احرام کی پابندیاں ختم ہو گئی ہیں۔ (۲)

احرام کی حکمت

حج اور عمرہ کیلئے احرام نماز کی تکبیر تحریمہ کے مانند ہے، جس طرح نمازی خالص نیت کے ساتھ ”اللہ اکبر“ کہہ کر نماز شروع کرتا ہے، اور بہت ساری چیزیں اس پر نماز کی حالت میں ناجائز ہو جاتی ہیں، اسی طرح حج اور عمرہ کے لئے احرام اور تلبیہ ہے، احرام کے بعد بھی اس پر بہت ساری چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

بندہ احرام سے حج و عمرہ کے ارادہ کی پختگی، اور اخلاص و عظمت کا اظہار کرتا

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱. على الصفحة السابقة: ۱۱۹. (ولا يلزمها دم لترك الصدر)
(۲) إذا مات محرماً حيث يغطي رأسه و وجهه لبطلان إحرامه بموته لقوله عليه السلام: ”إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلا من ثلاث“، والإحرام عمل فهو منقطع. (شامی: ۲/۴۸۸)
كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم، ط: سعيد
فتح القدير: (۲/۳۲۶، ۳۲۷) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدية.

غنية الناسك: (ص: ۸۸، ۸۹) باب الإحرام، فصل في محرمات الإحرام ومحظوراته
التي في غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن.

ہے اور اپنی عبودیت اور عاجزی کی صورت اختیار کرتا ہے، دل و زبان سے اقرار کرتا ہے، تمام لذات و آرائش و زیبائش کو چھوڑ کر مرد صرف دو کپڑے پہن لیتا ہے اور اپنے آپ کو میت اور مردوں جیسا بنا لیتا ہے۔ (۱)

نیز احرام کے خاص لباس میں یہ بھی حکمت ہے کہ امیر و غریب، شاہ و گدا اللہ کے دربار میں ایک لباس میں حاضر ہوتے ہیں، کسی کو فخر کا موقع نہیں ملتا۔ (۲)
شریعت نے احرام کے مخصوص لباس کو پسند کیا، سادگی، صفائی اور سہولت میں یہ بے نظیر ہے، اور طبی حیثیت سے بھی مفید ہے۔ (۳)

احرام کی میقات

☆ جو لوگ میقات اور حرم کی حدود کے درمیان رہتے ہیں ان کے لئے ”حل“ میقات ہے، یہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کا احرام حرم کی حدود میں داخل ہونے

(۱) اعلم أن الإحرام في الحج والعمرة بمنزلة التكبير في الصلاة، فيه تصوير الإخلاص والتعظيم، وضبط عزيمة الحج بفعل ظاهر، وفيه جعل النفس متذللة خاشعة لله بتبرك الملاذ والعادات المألوفة وأنواع التجمل، وفيه تحقيق معاناة التعب والتشعث والتغير لله. (حجة الله البالغة: ۲/۱۰۲) (صفة المناسك، ط: قديمي)
(۲) أن الشارع الحكيم أمرنا بعدم لبس المخيط وعدم تغطية الرأس عند الإحرام ليكون الإنسان في أعلا درجات الخضوع والتذلل لله تعالى..... وأيضاً في عدم لبس المخيط إشارة على أنه أشبه بالطفل المولود الملفوف في شيء غير مخيط أي أنه لا يملك لنفسه شيئاً من حطام الدنيا إذ الملك لله وحده الواحد القهار..... وهناك حكمة أخرى، وهي أن الحاج بهذه الحالة يتذكر أهل المعشر، وهم واقفون بغير لباس على بدنهم، والذكرى ينفع المؤمنين. (حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۲۸۷، ۲۸۸) (الحكمة في عدم لبس المخيط، ط: انصاری کتب خانہ کابل)

(۳) أن الشارع الحكيم أمرنا بعدم لبس المخيط وعدم تغطية الرأس عند الإحرام ليكون الإنسان في أعلا درجات الخضوع والتذلل لله تعالى..... وأيضاً في عدم لبس المخيط إشارة على أنه أشبه بالطفل المولود الملفوف في شيء غير مخيط أي أنه لا يملك لنفسه شيئاً من حطام الدنيا إذ الملك لله وحده الواحد القهار..... وهناك حكمة أخرى، وهي أن الحاج بهذه الحالة يتذكر أهل المعشر، وهم واقفون بغير لباس على بدنهم، والذكرى ينفع المؤمنين. (حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۲۸۷، ۲۸۸) (الحكمة في عدم لبس المخيط، ط: انصاری کتب خانہ کابل)

سے پہلے باندھ لیں۔ (۱)

☆ جو لوگ مکہ مکرمہ میں یا حرم کی حدود کے اندر رہتے ہیں وہ حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر سے باندھیں، اور عمرہ کا احرام حرم کی حدود سے باہر نکل کر ”حل“ سے باندھیں، اس لئے مکہ والے حج کا احرام مکہ سے باندھتے ہیں اور عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے ”مسجد عائشہ“ یا جعرانہ جاتے ہیں۔ (۲)

میقات سے باہر رہنے والے حج اور عمرہ دونوں کا احرام میقات سے پہلے باندھ لیں۔ (۳)

(۱) وَأَمَّا الصَّنَفُ الثَّانِي، فَمِيقَاتُهُمُ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ دَوِيرَةُ أَهْلِهِمْ، أَوْ حَيْثُ شَاءَ وَأَمِنَ الْحُلُّ الَّذِي بَيْنَ دَوِيرَةِ أَهْلِهِمْ، وَبَيْنَ الْحَرَمِ. (بدائع الصنائع: (۱۶۶/۲) كتاب الحج، فصل في بيان مكان الإحرام، ط: سعيد) التاتارخانية: (۴۷۴/۲) كتاب المناسك، الفصل الرابع في بيان مواقيت الإحرام وما يلزم لمجاوزتها بغير إحرام، ط: إدارة القرآن.

السراجية: (ص: ۳۴) كتاب الحج، باب من جاوز الميقات، ط: سعيد. (۲) وَأَمَّا الصَّنَفُ الثَّالِثُ: فَمِيقَاتُهُمُ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ الْحُلُّ، وَفِي حَرَمِ الْمَكَّةِ مِنْ دَوِيرَةِ أَهْلِهِ لِلْحَجِّ، أَوْ حَيْثُ شَاءَ مِنَ الْحَرَمِ، وَيَحْرَمُ لِلْعُمْرَةِ مِنَ الْحُلِّ وَهُوَ التَّعْيِيمُ أَوْ غَيْرُهُ. (بدائع الصنائع: (۱۶۷/۲) كتاب الحج، فصل في مكان الإحرام، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۴۷۴/۲) كتاب المناسك، الفصل الرابع في بيان مواقيت الإحرام وما يلزم لمجاوزتها بغير إحرام، ط: إدارة القرآن.

وَأَمَّا مِيقَاتُ أَهْلِ الْحَرَمِ..... فَالْحَرَمُ لِلْحَجِّ، فَيَحْرَمُونَ مِنْ دَوْرِهِمْ وَمِنْ الْمَسْجِدِ أَفْضَلَ، وَجَازَ تَأْخِيرُهُ إِلَى آخِرِ الْحَرَمِ، (طوالع)، وَالْحُلُّ لِلْعُمْرَةِ، وَالْأَفْضَلُ إِحْرَامُهَا مِنَ التَّعْيِيمِ مِنْ مَعْتَمِرٍ عَائِشَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. (غنية الناسك: (ص: ۵۷، ۵۸) باب المواقيت، فصل وَأَمَّا مِيقَاتُ أَهْلِ الْحَرَمِ، ط: إدارة القرآن)

(۳) وَأَمَّا الصَّنَفُ الْأَوَّلُ: فَمِيقَاتُهُمْ مَا وَقْتُ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَجَاوِزَ مِيقَاتَهُ إِذَا أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ إِلَّا مُحَرَّمًا. (بدائع الصنائع: (۱۶۶/۲) كتاب الحج، فصل في بيان مكان الإحرام، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۴۷۴/۲) كتاب المناسك، الفصل الرابع في بيان مواقيت الإحرام وما يلزم لمجاوزتها بغير إحرام، ط: إدارة القرآن.

غنية الناسك: (ص: ۵۰، ۵۱) باب المواقيت، فصل وَأَمَّا مِيقَاتُ أَهْلِ الْآفَاقِ، ط: إدارة القرآن.

احرام کی نیت

☆ حج اور عمرہ کی نیت صرف دل میں کرنے سے احرام درست نہیں ہوتا بلکہ نیت کے ساتھ تلبیہ اور کوئی ذکر جو اس کے قائم مقام ہو کرنا ضروری ہے، اسی طرح نیت کے بغیر صرف تلبیہ پڑھنے سے بھی احرام درست نہیں ہوتا، خلاصہ یہ ہے کہ احرام صحیح ہونے کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ (۱)

☆ احرام دو باتوں سے بندھتا ہے ایک نیت کرنا دوسرے اس کے ساتھ تلبیہ کہنا یا اس کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا، اگر کسی نے صرف نیت کی تلبیہ نہ پڑھایا تلبیہ پڑھانیت نہیں کی تو احرام نہ ہوگا۔ (۲)

احرام کی نیت فرض نماز کے بعد کرنا

اگر فرض نماز کے بعد احرام کی نیت کر لی تو بھی کافی ہے لیکن مستقل دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔ (۳)

(۱) لَّا خِلَافَ فِي أَنَّهُ إِذَا نَوَى وَ قَرْنَ النِّيَّةَ بِقَوْلٍ وَ فَعَلَ هُوَ مِنْ خِصَائِصِ الْإِحْرَامِ أَوْ دَلَّاهُ أَنَّهُ يَصِيرُ مُحَرَّمًا..... (بدائع الصنائع: (۱۶۱/۲) كتاب الحج، فصل في بيان ما يصير به محرماً، ط: سعيد) التاتارخانية: (۴۴۰/۲) كتاب المناسك، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

غنية الناسك: (ص: ۷۸) باب الإحرام، فصل في نية الإحرام، ط: إدارة القرآن. وفيه أَنَّ النِّيَّةَ وَالتَّلْبِيَةَ نَفْسُ الْإِحْرَامِ وَحَقِيقَتُهُ لَا شَرْطَ بَلْ الْإِحْرَامُ شَرْطٌ لِلنَّسْكِ، وَالنِّيَّةُ مِنْ فَرَائِضِ الْإِحْرَامِ، إِذْ لَا يَنْعَقِدُ بَدُونِهَا إِجْمَاعًا وَإِنْ لَبَّى وَكَذَا التَّلْبِيَةُ أَوْ مَا يَقُومُ مِنْهَا مِنْ فَرَائِضِ الْإِحْرَامِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا؛ لِأَنَّهُمْ صَرَحُوا أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ فِي الْإِحْرَامِ بِمَجْرَدِ النِّيَّةِ، بَلْ لَا بُدَّ مِنَ التَّلْبِيَةِ أَوْ مَا يَقُومُ مَقَامَهَا، حَتَّى لَوْ نَوَى وَلَمْ يَلْبَ لَا يَصِيرُ مُحَرَّمًا وَكَذَا لَوْ لَبَّى وَلَمْ يَتَو. (إرشاد الساري: (۱۲۵/۱) باب الإحرام، ط: الامدادية مكة المكرمة) (۲) راجع الحاشية السابقة.

(۳) ثُمَّ يَسْنُ أَنْ يَصَلِيَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ اللَّبْسِ يَنْوِي بِهَا سَنَةَ الْإِحْرَامِ..... وَتَجْزِي الْمَكْتُوبَةُ عَنْهَا كَتَبَةِ الْمَسْجِدِ، كَذَا فِي عَامَةِ الْكُتُبِ..... (غنية الناسك: (ص: ۷۳) باب الإحرام، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن) (إرشاد الساري: (ص: ۱۴۰) باب الإحرام، فصل في صفة الإحرام، ط: الامدادية مكة المكرمة) الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، ط: رشيدية.

احرام کی نیت کب کرے

موجودہ دور میں حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ حج یا عمرہ کرنے والا وضو یا غسل کر کے احرام کے کپڑے پہن کر دو رکعت نفل نماز سر ڈھک کر توبہ کی نیت سے پڑھے اور توبہ استغفار کرنے کے بعد مزید دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد احرام کی نیت کے بغیر گھر سے نکلے اور بورڈنگ کارڈ اور ایئرکیشن کے بعد دوبارہ نماز پڑھ کر احرام کی نیت کرے یا جہاز میں روانہ ہونے کے بعد یا میقات آنے سے پہلے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، تاکہ احرام کی نیت کرنے سے پہلے کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو احرام سے نکلنے کے لئے دم وغیرہ دینے کی ضرورت نہ ہو۔ (۱)

احرام کے اوپر سے مسح کرنا

عورتیں احرام کی حالت میں سر پر جو رومال یا کپڑا باندھتی ہیں اس کا احرام سے کوئی تعلق نہیں یہ رومال صرف اس لئے باندھا جاتا ہے کہ بال بکھریں اور ٹوٹیں نہیں۔

عورتوں کا وضو کے دوران اس رومال پر مسح کرنا صحیح نہیں، بلکہ رومال اتار کر سر پر مسح کرنا لازم ہے اگر رومال پر ہی مسح کیا سر پر مسح نہیں کیا تو وضو صحیح نہیں ہوگا نماز صحیح نہیں ہوگی طواف، حج اور عمرہ بھی صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ افعال وضو کے بغیر جائز نہیں،

(۱) یکرہ الإحرام قبل دخول أشهر الحج، فإذا دخلت فما عجل من الإحرام فهو أفضل إلا إذا خاف أن لا يمكنه الإتقاء من المحظورات. (غنية الناسك: (ص: ۶۸) باب الإحرام، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۲۱/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني في المواقيت، ط: رشيدية.

التاتارخانية: (۴۷۴/۲) كتاب المناسك، الفصل الرابع في مواقيت الإحرام، ط: إدارة القرآن.

اور سر پر مسح کرنا فرض ہے مسح کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔ (۱)

احرام کے بعد بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی شخص حج کا احرام باندھنے کے بعد بے ہوش ہو جائے، تو اس کو عرفات اور طواف زیارت وغیرہ میں ساتھ لے جانا واجب ہے، دوسرے شخص کی نیابت کافی نہیں ہوگی، اور جب ایسے بے ہوش کو کوئی دوسرا شخص طواف کرائے تو کرانے والے کے لئے طواف کی نیت کرنا شرط ہے۔ (۲)

(۱) الرابع مسح الرأس: والمفروض في مسح الرأس مقدار الناصيه كذا في الهداية..... ولا يجوز المسح على القلنسوة والعمامة، وكذا لو مسحت المرأة على الخمار إلا أنه إذا كان الماء متقاطراً بحيث يصل إلى الشعر، فحينئذ يجوز ذلك عن الشعر. (الهندية: (۵/۱)، ۶) كتاب الطهارة، الباب الأول في فرائض الوضوء، ط: رشيدية

بدائع الصنائع: (۵/۱) كتاب الطهارة، فصل: وأما بيان أنواعها..... وأما أركان الوضوء، الثالث: مسح الرأس، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲۷۲/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

الأول: الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر..... ثم إذا ثبت أن الطهارة عن النجاسة الحكمية واجبة فلو طاف معها (مع الحدث) يصح عندنا وعند أحمد. ولم يحل له ذلك ويكون عاصياً، ويجب عليه الإعادة أو الجزاء إن لم يعد، وهذا الحكم في كل واجب تركه. (إرشاد الساري: (ص: ۲۱۳، ۲۱۴) باب أنواع الأطفة وأحكامها، فصل في واجبات الطواف الأول: الطهارة عن الحدثين، ط: الامدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۱۲) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشروطه وأحكامه، فصل في واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن.

وهي فيه كالرجل غير أنها لا تكشف رأسها وتكشف وجهها. (غنية الناسك: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: إمدادية مكة المكرمة.

(۲) وإذا أغمى عليه بعد الإحرام أو نام المريض بعده تعين حمله اتفاقاً، ويشترط نيتهم الطواف إذا حملوه فيه، كما يشترط نيته. (غنية الناسك: (ص: ۸۲) باب الإحرام، فصل في إحرام المغمى عليه والمعتوه والنائم المريض والمجنون، ط: إدارة القرآن)

وأيضاً فيه: ولو طاف بالمغمى عليه محمولاً أجزأه ذلك عن الحامل والمحمول إذا نوى عن نفسه وعن المحمول، وإن كان بغير أمر المغمى عليه. (غنية الناسك: (ص: ۱۱۱) =

احرام کے بعد سر کھلا رکھے

☆ احرام کے بعد سر کھلا رکھے، اور جب تک احرام میں رہے نمازیں بھی ننگے سر پڑھے۔ (۱)

☆ احرام کی حالت میں نماز میں بھی سر ڈھانکنا منع ہے۔ (۲)

☆ خواتین احرام کے بعد اور نماز کے دوران اور نماز کے بعد جب تک احرام میں رہیں گی سر کو ننگا نہیں کریں گی بلکہ ہر حالت میں سر کو ڈھانکیں گی، البتہ چہرہ کھلا رکھیں اور غیر محرم کے سامنے پردہ کریں، اور پردہ بھی اس طرح کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔ (۳)

= باب ماہیة الطواف وأنواعه فصل فی أركان الطواف وشرائطه ، مطلب فی نية الطواف وفروعها، فروع : فی طواف المغمی علیہ والنام المریض ، ط: إدارة القرآن)
✍ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۷) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المغمی علیہ ، ط: الامدادیہ مکة المکرمة .

(۲، ۱) ولبس المخیط والقمیص والسر وایل والعمامة والقلنسوة . (لباب مع إرشاد لساری : (ص: ۱۶۶) باب الإحرام ، فصل فی المحظورات الإحرام ، ط: الامدادیہ مکة المکرمة)
✍ غنیة الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .
✍ التاتارخانیة : (۲/ ۹۲) کتاب المناسک ، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالا یحرم ، نوع منه : فی لبس المخیط ، ط: إدارة القرآن .

(۳) هی فیہ کالرجل غیر أنھا لاتکشف رأسها وتکشف وجهها فلو سدلّت علیہ شیئا وجافته عنه جاز منه حیث الإحرام ؛ لعدم کونه سترا ، وإلا فسدل الشئ مستحب ، کما فی الفتح ، لکن فی النہایة والمخیط أنه واجب ، والتوفیق أن الإستحباب عند عدم الأجانب : وأما عند وجودهم فالإرخاء واجب علیها عند الإمكان (غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

✍ التاتارخانیة : (۲/ ۷۱) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، أحكام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

✍ الہندیة : (۱/ ۲۳۵) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیہ .

احرام کے بغیر ڈرائیور وغیرہ کے لئے میقات سے تجاوز کرنا

”ڈرائیور وغیرہ کے لئے احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

احرام کے بغیر گزرنے کی تلافی

میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ جانے والوں کے لئے میقات سے احرام کے بغیر گزرنا حرام ہے، اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس کی تلافی کے لئے دم دینا لازم ہے۔ (۱)
بشرطیکہ اس کے آگے جہاں سے اس کو گزرنا ہے کوئی اور میقات نہ ہو، اور افضل یہ ہے کہ پہلی میقات سے ہی احرام باندھ لے۔ (۲)

احرام کے ساتھ میقات سے باہر جانا

اگر ضرورت پڑے تو احرام کی حالت میں میقات سے باہر جانا جائز ہے، ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس آجائے۔

مزید ”میقات سے احرام کے ساتھ باہر چلا گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

احرام کے کپڑے مردوں کے

”مردوں کا احرام“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۵۷/۴)

(۱) ثم إذا دخل الأفاقی مکة بغیر إحرام وهو لا یريد الحج ولا العمرة فعليه لدخول مكة إما حجة وإما عمرة ، فإن أحرم بالحج أو العمرة من غیر أن یرجع إلى المیقات فعليه دم لترك حق المیقات (التاتارخانیة: (۲/ ۷۵) کتاب المناسک ، الباب الرابع فی بیان المواقیت ، ط: إدارة القرآن)

✍ المبسوط للسرخسی : (۴/ ۱۱۵) کتاب المناسک ، باب المواقیت ، ط: غفاریہ .

✍ الہندیة : (۱/ ۲۵۳) کتاب المناسک ، الباب العاشر فی مجاوزة بغیر إحرام ، ط: رشیدیہ .

(۲) راجع الحاشیة السابقة.

احرام کے لئے غسل کرنا

☆ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مسنون ہے، یہ غسل صرف صفائی کے لئے ہے، اس لئے حیض، نفاس والی عورت اور بچے کے لئے بھی مستحب ہے۔ (۱)

☆ اگر احرام باندھنے کے لئے غسل کیا، پھر احرام باندھنے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا تو غسل کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔ (۲)

☆ اگر احرام باندھنے سے پہلے غسل نہ کر سکا تو وضو کر لے، غسل اور وضو کے بغیر احرام باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے، اس لئے غسل اور وضو کر کے احرام باندھنے کی کوشش کرے۔ (۳)

☆ اگر احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے لئے پانی نہیں ہے تو غسل کی جگہ پر تیمم کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے، ہاں اگر نماز پڑھنی ہے اور پانی نہیں ہے تو

(۱) وإذا أراد الإحرام اغتسل أو توضأ، والغسل أفضل، إلا أن هذا الغسل للتنظيف حتى تؤمر به الحائض، كذا في الهداية، ويستحب في حق النفساء والصبى. (الهندية: ۲۲۲/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، ط: رشيدية

☆ بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل في بيان سنن الحج وبيان ترتيبيه، ط: سعيد.

☆ إرشاد السارى: (ص: ۱۲۷، ۱۳۸) باب الإحرام، سنن الإحرام، ط الامدادية مكة المكرمة.

(۲) وشرط لنيل السنة أن يحرم وهو على طهارته. (قوله: وشرط الخ) بالبناء للمجهول، أى لأنه إنما شرع للإحرام حتى لو اغتسل فأحدث ثم أحرم فتوضأ لم ينل فضله. (الدر مع الرد: ۲/۲۸۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد

☆ النهر الفائق: (۲/۶۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: دار الكتب العلمية.

☆ إرشاد السارى: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل في صفة الإحرام، ط: الامدادية مكة المكرمة.

(۳) ولو أحرم بلاغسل ووضوء جاز ويكره. (غنية الناسك: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: ادار القرآن)

☆ إرشاد السارى: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل في التجرد عن الملبوس المحرم، ط: الامدادية مكة المكرمة.

تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ (۱)

احرام میں ایک کپڑا

احرام میں ایک کپڑا بھی کافی ہے، اگر ناف سے گھٹنے تک چھپ جائے۔ (۲)

احرام میں دو چادر سے زیادہ لینا

احرام میں دو چادر سے زیادہ لینا بھی جائز ہے۔ (۳)

احرام ناپاک ہے

جان بوجھ کر ناپاک احرام پہن کر عمرہ وغیرہ نہیں کرنا چاہیے، تاہم اگر کسی نے ناپاک احرام پہن کر عمرہ کر لیا تو عمرہ ہو جائے گا، دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا، لیکن

(۱) ولهذا لا يشرع التيمم له عند العجز عن الماء. (البحر الرائق: ۲/۳۲۰) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۸۰، ۴۸۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.

☆ النهر الفائق: (۲/۶۳) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) (ويجوز) أى الإحرام (فى ثوب واحد) أى بأن يكتفى بما يجب عليه من ستر العورة. (إرشاد السارى: (ص: ۱۳۹) باب الإحرام، فصل فى التجرد عن الملبوس المحرم، ط: الامدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: ادارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/۴۸۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.

☆ البحر الرائق: (۲/۳۲۱) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۳) ويجوز الإحرام فى ثوب واحد..... أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر. (إرشاد السارى: (ص: ۱۳۹) باب الإحرام، فصل فى التجرد عن الملبوس، ط: الامدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل فيما ينبغى لمريد الحج، ط: ادارة القرآن.

☆ منحة الخالق على البحر الرائق: (۲/۳۲۱) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

عمرہ مکروہ ہوگا۔ (۱)

احرام نفل نماز کے بغیر باندھنا

نفل نماز پڑھے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے، اگر مکروہ وقت ہے تو پھر نفل کے بغیر احرام باندھنا مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

احرام ہوٹل سے باندھنا

”ہوٹل سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴/۳۳۱)

احصار

”احصار“ کا لغوی معنی روکنا، منع کرنا، اور باز رکھنا ہے، اور شریعت کی زبان میں ”احصار“ یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھ لے، پھر اس کو حج یا عمرہ کرنے سے روک دیا جائے، ایسے شخص کو شریعت کی زبان میں ”محصر“ کہتے ہیں۔ (۳)

(۱) ولو طاف أى طواف وعلى ثوبه أو بدنه نجاسة أكثر من قدر الدرهم كره ولا شئ عليه .
(غنية الناسك فى بغية المناسك : (ص: ۱۲۸) ط : إدارة القرآن)
(۲) ولو أحرم بغير صلاة جاز ويكره ، ولا يصلى فى وقت مكروه . (غنية الناسك : (ص: ۷۳)
باب الإحرام ، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام ، ط : إدارة القرآن
إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹ ، ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام وأحكامهما ، ط : الامدادية مكة المكرمة .

البحر العميق : (۲/۶۲۴ ، ۶۲۵) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الأوّل فى مقدمات الإحرام ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

(۳) الحصر لغة: الحبس عن السفر ونحوه كالإحصار، وشرعاً: كما قال: هو المنع عن الوقوف أى بعرفة، والطواف أى جميعهما بعد الإحرام فى الحج الفرض أى لوندراً والنفل وفى العمرة أى الإحصار فيها هو : المنع عن الطواف أى بعد الإحرام (إرشاد السارى : (ص: ۵۷۹ ، ۵۸۰) باب الإحصار ، ط : الامدادية ، مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۳۰۹) باب الإحصار ، ط : إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۲/۱۷۵) كتاب الحج ، فصل فى حكم المحصر إذا منع عن المضى فى الإحرام ، ط : سعيد .

احصار کا حکم

☆ احصار کی صورت میں قربانی (دم) واجب ہے، جب تک ”محصر“ کی جانب سے حدود حرم میں قربانی نہ کی جائے گی ”محصر“ کے لئے احرام سے نکلنا جائز نہیں ہوگا، قربانی کا جانور یا رقم بھیجتے وقت ذبح کا دن مقرر کر لے تاکہ اس دن یہ اپنا احرام کھول لے یا ٹیلیفونک رابطہ کے ذریعہ معلوم کر لے کہ قربانی کے جانور کو حدود حرم میں ذبح کیا گیا یا نہیں، اگر ذبح کیا گیا ہے تو احرام کھول لے ورنہ ذبح ہونے کا انتظار کرے۔ (۱)

☆ عمرہ یا حج افراد یا تمتع سے روکا گیا تو ایک قربانی اور اگر قرآن سے روکا گیا ہو تو دو قربانیاں واجب ہوں گی۔ (۲)

☆ اگر مکہ مکرمہ میں ہی محرم کو کوئی ایسا مانع پیش آ گیا جس کی وجہ سے وقوف عرفات اور طواف زیارت دونوں نہ کر سکے تو وہ بھی ”محصر“ ہے اور اگر صرف ایک سے روکا گیا تو محصر نہ ہوگا۔ (۳) کیونکہ اگر وقوف عرفہ سے روکا گیا تو عمرہ کر کے حلال

(۱) إذا أحصر المحصر بحجة أو عمرة، وأراد التحلل، يجب عليه أن يبعث الهدى، وهو شاة وما فوقها..... أو يبعث ثمن الهدى ليشترى به الهدى، ويأمر أحداً بذلك فيذبح عنه فى الحرم، ويجب أن يواعد يوماً معلوماً يذبح فيه حتى يعلم وقت إحلاله، ثم إنه لا يحل ببعث الهدى ولا بوضوله إلى الحرم حتى يذبح فى الحرم ولو ذبح فى غير الحرم لم يتحلل به من الإحرام ولو ذبح فى الحرم حل..... (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۵۸۷ ، ۵۸۸ ، ۵۸۹) باب الإحصار ، فصل فى بعث الهدى ، ط : الامدادية مكة المكرمة)
غنية الناسك : (ص: ۳۱۲) باب الإحصار ، فصل فى حكم الإحصار ، ط : إدارة القرآن .

النهر الفائق : (۲/۱۷۵) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط : دار الكتب العلمية .
(۲) وإذا كان المحصر قارناً أى بعمرة وحجة يبعث بهديين أى لخروجه من الإحرامين . (إرشاد السارى : (ص: ۵۸۹) باب الإحصار ، ط : الامدادية مكة المكرمة)

النهر الفائق : (۲/۱۷۵) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط : دار الكتب العلمية .
غنية الناسك : (ص: ۳۱۲) باب الإحصار ، فصل فى حكم الإحصار ، ط : إدارة القرآن .

(۳) ومن منع بمكة عن الركبتين أى الوقوف والطواف فهو محصر ، والأى وإن لم يمنع عنهما بل قدر على أحدهما ”لا“ أى لا يكون محصراً . (النهر الفائق : (۲/۱۷۹) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط : دار الكتب العلمية) =

ہو جائے، اور اگر طواف زیارت سے روکا گیا تو یہ طواف پوری زندگی میں کبھی بھی کر سکتا ہے، البتہ طواف زیارت کے بغیر بیوی حلال نہیں ہوگی، اور بارہ ذی الحجہ کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم واجب ہوگا اس لئے تاخیر کی صورت میں طواف زیارت کر کے حدود حرم میں ایک دم دیدے تاکہ بیوی حلال ہو جائے۔ (۱)

☆ محصر کی قربانی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ یہ قربانی ایامِ نحر یعنی دس گیارہ اور بارہ ذی الحجہ ہی میں کی جائے بلکہ اس سے قبل یا بعد میں بھی ضرورت کے مطابق کی جاسکتی ہے۔ (۲)

جب قربانی کا اپنا مقرر کردہ وقت گزر جائے، یا ٹیلیفون اور موبائل وغیرہ سے جانور ذبح ہونے کی اطلاع مل جائے تو احرام کھول دے، محصر کے لئے احرام سے

= (إرشاد الساری : (ص: ۵۸۰ ، ۵۸۱) باب الإحصار ، ط: الامدادیة مکة المکرمة .

التاتارخانیة : (۲/ ۵۳۸) کتاب المناسک ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ، ط: إدارة القرآن .

(۱) فإن قد رعلی الطواف أو الوقوف فلیس بمحصر فی ظاهر الروایة ؛ لأنه إذا منع عن الطواف فقط، وقف ویؤخر الطواف ویبقى محرماً فی حق النساء وإن منع عن الوقوف فقط یكون فی معنى فائت الحج ، فیتحلل بعد فوت الوقوف عن إحرامه بأفعال العمرة ، ولا دم علیه ولا عمرة فی القضاء . (إرشاد الساری : (ص: ۵۸۰) باب الإحصار ، ط: الامدادیة مکة المکرمة)

التاتارخانیة : (۲/ ۵۳۸) کتاب المناسک ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۷۶) کتاب الحج ، فصل فی حک المَحْرَم إذا منع عن المضی فی الإحرام ، ط: سعید .

(۲) وهل یختص جوازها بیوم النحر ؟ ففی دم الإحصار اختلاف ، قال أبو حنیفة رحمه الله : لا یختص . (التاتارخانیة : (۲/ ۵۳۶) کتاب المناسک ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ، ط: إدارة القرآن)

النهر الفائق : (۲/ ۱۵۷) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: دار الکتب العلمیة .

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۸۰) کتاب الحج ، فصل وأما حکم الإحصار ، ط: سعید .

نکلتے وقت سرمنڈانا مستحب ہے ضروری نہیں۔ (۱)
پھر اس پر آئندہ سال قضا واجب ہے۔

اگر صرف عمرہ کا احرام تھا تو صرف عمرہ کی قضا واجب ہے، اور اگر صرف حج کا احرام تھا تو حج و عمرہ دونوں کی قضا واجب ہے، اور اگر حج و عمرہ دونوں کا احرام تھا تو ایک حج اور دو عمرے قضا میں واجب ہیں۔ (۲)

☆ اگر محصر سے دم کا جانور ذبح ہونے سے پہلے احرام کے ممنوعات سے کوئی امر سرزد ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس پر وہی کچھ واجب ہوگا جو غیر محصر احرام باندھنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ (۳)

☆ محصر پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔ (۴)

(۱) وأما الحلق فلیس بشرط للتهلل فی قول أبی حنیفة و محمد رحمهما الله، وإن حلق فحسن .

(الهندیة : (۱/ ۵۵۵) کتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط: رشیدیہ)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۹۲) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید .

التاتارخانیة : (۲/ ۵۳۷) کتاب المناسک ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ، إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۸۰) کتاب الحج ، فصل : وأما حکم الإحصار ، ط: سعید .

(۲) ویجب علیه إن حل من حجّه ولو نفلاً بالشروع ، وعمره للتحلل إن لم یحج من عامه ، وعلى المعتمر عمره ، وعلى القارن حجة و عمرتان إحداهما للتحلل . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۹۲ ، ۵۹۳)

کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید)

(الهندیة : (۱/ ۲۵۵) کتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط: رشیدیہ)

التاتارخانیة : (۲/ ۵۳۷) کتاب المناسک ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ، ط: إدارة القرآن .

(۳) ومن أفسد حجّه بالجماع إذا أحصر فهو کالذی لم یفسده أى فی وجوب إتيان باقی الواجبات ، واجتناب سائر المحظورات ، وعلیه دم الإفساد ، أى دم الجنابة موجهة للفساد .

(إرشاد الساری : (ص: ۵۸۷) باب الإحصار ، قبیل : فصل فی بعث الهدی ، ط: مكة المکرمة)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۹) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

غنية الناسک : (ص: ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل فی حکم الإحصار ، ط: إدارة القرآن .

(۴) وفى الظهیریة : سقط عنه الوقوف بمزدلفة ، ورمى الجمار ، وطواف الصدر . (التاتارخانیة :

(۲/ ۵۳۸) کتاب المناسک ، الفصل الحادی عشر فی الإحصار ، ط: إدارة القرآن) =

☆ احصار کی قربانی کا گوشت محصر کے لئے کھانا جائز نہیں، کیونکہ یہ جنایت کی قربانی ہے۔ (۱)

☆ دم احصار یعنی قربانی کا جانور یا اس کی قیمت بھیجنے کے بعد رکاوٹ ختم ہونے کی صورت میں اگر یہ اندازہ ہو کہ محصر قربانی کا جانور ذبح ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ جائے اور حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کر سکے تو اس پر فوراً حج کے لئے روانہ ہو جانا واجب ہوگا، اور اگر قربانی سے پہلے پہنچنے اور حج ادا کر سکنے کا امکان نہ ہو تو پھر روانہ ہونا واجب نہیں ہے۔

موجودہ زمانہ میں موبائل یا فون سے رابطہ کر کے قربانی کو روک سکتے ہیں۔ (۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الامدادیة مکة المکرمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: ادارة القرآن .

(۱) ولا يجوز للمکفر أى مکفر الجنایة فى ذبح الهدى أن يأکل شيئاً من الدماء أى الواجبة علیه للجزاء إلا دم القران، والتمتع والتطوع . (إرشاد الساری: (ص: ۵۷۰) باب جزاء الجنایات وکفاراتها، فصل: لا يجوز للمکفر أن يأکل شيئاً من الدماء الواجبة علیه للجزاء، ط: الامدادیة مکة المکرمة)

الهندية : (۲۶۲/۱) کتاب المناسک ، الباب السادس عشر فى الهدى ، ط: رشيدیه .

البحر العمیق: (۲۱۴۳/۳) الباب السادس عشر فى الهدى، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المکیة .

(۲) إذا زال إحصار المحرم بالحج، فهو أى زواله لا یخلو عن أحد الوجوه الخمسة، ووجه الحصر؛ أنه إما أن یزول أى الإحصار قبل بعث الهدى..... أو بعده..... فى وقت یقدر على إدراك الحج والهدى..... أو فى وقت لا یقدر على إدراکهما جميعاً..... أو یقدر على إدراک الهدى دون الحج،..... أو بالعکس..... ففى الوجه الأول وهو أن یزول أى الإحصار قبل البعث أى بعث الهدى، والثانى ففى وجهه أيضاً وهو أن یزول فى وقت یقدر على إدراکهما: یلزمه..... التوجه أى یجب علیه المضى بالاتفاق، ولا يجوز له التحلل أى حیث یفعل بهديه ماشاء أى من بیع أو هبة أو صدقة ونحو ذلك، وفى بقية الوجوه..... لا یلزمه التوجه، ویزول له أن یحل بالهدى..... إلا فى الوجه الأخير وهو أن یقدر على إدراک الحج دون الهدى، الأفضل له التوجه..... وفى رواية: یجب..... (إرشاد الساری: (ص: ۵۹۸، ۵۹۹) باب الإحصار، فصل: فى زوال الإحصار، ط: الامدادیة مکة المکرمة)

غنية الناسک: (ص: ۳۱۲، ۳۱۵) باب الإحصار، فصل: فیما لوزال إحصاره، ط: ادارة القرآن .

الهندية : (۲۵۶/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ، ط: رشيدیه .

احصار کی چند صورتیں

☆ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ سے روکے جانے یا حج یا عمرہ نہ کر سکنے کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ راستہ پر امن نہ ہو، دشمن کا خوف ہو، قتل و غارت کا خوف ہو، یا کسی اور طرح کا جان و مال کا خطرہ ہو۔ (۱)

۲۔ احرام باندھ کر نکلا جہاز میں سیٹ نہیں ملی، یا حکومت کی جانب سے سفر سے روک دیا گیا، یا ویزا کینسل ہو گیا، یا کسی مقدمہ کی وجہ سے گرفتاری ہو گئی۔ (۲)

موجودہ زمانہ میں جنگ کی وجہ سے یہ صورتیں زیادہ پیش آسکتی ہیں۔

۳۔ احرام باندھنے کے بعد بیمار ہو گیا آگے سفر کو جاری رکھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ ہونے کا اندیشہ ہو، یا ضعف اور نقاہت کی وجہ سے سفر کو آگے جاری رکھنے کی سکت نہ ہو۔ (۳)

(۱) المحصر من أحرم ثم منع عن مضى فى موجب الإحرام سواء كان المنع من عدو أو المرض أو الحبس أو الکسر أو القرع أو غيرها من الموانع من إتمام ما أحرم به حقيقة أو شرعاً . (الهندية: (۲۵۵/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ، ط: رشيدیه)

إرشاد الساری : (ص: ۵۸۱ - ۵۸۲) باب الإحصار ، ط: الامدادیة مکة المکرمة .

الدر مع الرد : (۵۹۰/۲) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

(۲) ويتحقق أى الإحصار عندنا بكل حابس یحبسه أو مانع یمنعه..... الثالث: الحبس أى فى السجن ونحوه من منع السلطان ولو بنهيه بعد ما تلبس بإحرامه..... الثامن: هلاک الرحلة..... (إرشاد الساری : (ص: ۵۸۱ ، ۵۸۳) باب الإحصار ، ط: الامدادیة مکة المکرمة)

الدر مع الرد : (۵۹۰/۲) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۳۰۹ ، ۳۱۰) باب الإحصار ، ط: ادارة القرآن .

(۳) الخامس: المرض الذى یزید بالذهاب أى بنائاً على غلبة الظن أو بإخبار طبيب حاذق متدین . (إرشاد الساری : (ص: ۵۸۲) باب الإحصار ، ط: الامدادیة مکة المکرمة)

الهندية : (۲۵۵/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ، ط: رشيدیه .

الدر مع الرد : (۵۹۰/۲) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

۴۔ احرام باندھنے کے بعد عورت کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، مثلاً محرم بیمار ہو گیا، یا انتقال ہو گیا یا جھگڑا ہو گیا اور ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا، یا شوہر نے طلاق دیدی یا محرم کو حکومت یا کسی اور آدمی نے حج یا عمرہ کے لئے جانے سے روک دیا۔ (۱)
۵۔ سفر کا خرچہ ختم ہو گیا، یا کم پڑ گیا یا چوری ہو گیا اور وہاں کسی سے قرض بھی نہ ملا۔ (۲)

۶۔ احرام باندھنے والی عورت کی عدت شروع ہو گئی، مثلاً شوہر نے طلاق دیدی یا عورت کے احرام باندھنے کے بعد شوہر کا انتقال ہو گیا۔ (۳)
۷۔ کسی عورت نے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کا احرام باندھ لیا اور احرام باندھنے کے بعد شوہر نے نفلی حج کے لئے جانے سے منع کر دیا۔ (۴)

(۱) وإذا أحرمت ولا زوج لها، ومعها محرم فمات محرمها، أو أحرمت ولا محرم لها، ولكن معها زوجها، فمات زوجها، فإنها محصورة. (الهندية: ۲۵۵/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الإحصار، ط: رشيدية

✍ إرشاد الساری: (ص: ۵۸۲) باب الإحصار، ط: الامدادية مكة المكرمة.

✍ الدر مع الرد: (۵۹۰/۲) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

(۲) لو سرت نفقته أو هلكت راحلته، فإن كان لا يقدر على المشي فهو محصر، وإن كان يقدر على المشي فليس بمحصر. (الهندية: ۲۵۵/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الإحصار، ط: رشيدية

✍ إرشاد الساری: (ص: ۵۸۲) باب الإحصار، ط: الامدادية مكة المكرمة.

✍ الدر مع الرد: (۵۹۰/۲) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

(۳) الثاني عشر: العدة، أي عدة الطلاق، إذا سبق حكم موت الزوج، فلو أهلت بحجة الإسلام، أو غيرها أي فبالأولى، فطلقها زوجها فوجب عليها العدة، صارت محصورة، وإن كان لها محرم. (إرشاد الساری: (ص: ۵۸۵) باب الإحصار، ط: الامدادية مكة المكرمة)

✍ الدر مع الرد: (۵۹۰/۲) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

✍ غنية الناسك: (ص: ۳۱۱) باب الإحصار، ط: ادارة القرآن.

(۴) وكذا إذا حجت تطوعاً بغير إذن زوجها، فمنعها من الذهاب، فهو بمنزلة المحصر. (الهندية: ۲۵۵/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الإحصار، ط: رشيدية

✍ إرشاد الساری: (ص: ۵۸۲) باب الإحصار، ط: الامدادية مكة المكرمة.

✍ الدر مع الرد: (۵۹۱/۲) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

۸۔ احرام باندھنے کے بعد گرفتار ہو گیا یا حکومت نے حج یا عمرہ کے لئے جانے سے منع کر دیا۔ (۱)

۹۔ احرام باندھنے کے بعد ایکسڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے ہڈی ٹوٹ گئی یا اتنا لنگڑا ہو گیا کہ چلنے پر قدرت نہیں۔ (۲)

۱۰۔ سفر کی وجہ سے بیماری کی زیادتی کا ڈر ہو۔ (۳)

جب کسی مرد یا عورت کو احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے ان امور میں سے کسی امر کے پیش آنے کی وجہ سے حج کرنے سے روک دیا جائے تو وہ ”محصر“ ہوگا، اور اگر وقوف عرفہ کے بعد پیش آئے تو وہ شرعاً ”محصر“ نہ ہوگا۔ (۴)

ادارہ کو رقم دے کر قربانی کروانا

حاجی کو مزدلفہ سے منی آ کر چار کام کرنے ہوتے ہیں:

۱۔ رمی ۲۔ قربانی ۳۔ حلق/قصر (بال کٹوانا) ۴۔ طواف زیارت، پہلے تین

(۱) المحصر من أحرمت ثم منع عن مضى في موجب الإحرام سواء كان المنع من عدو أو المرض أو الحبس أو الكسر أو القرع أو غيرها من الموانع من إتمام ما أحرم به حقيقة أو شرعاً. (الهندية: ۲۵۵/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الإحصار، ط: رشيدية

✍ إرشاد الساری: (ص: ۵۸۱ – ۵۸۲) باب الإحصار، ط: الامدادية مكة المكرمة.

✍ الدر مع الرد: (۵۹۰/۲) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

(۲) الرابع: الكسر أي حدوث كسر العظم، ”والعرج“ أي المانع عن الذهاب. (إرشاد الساری: (ص: ۵۸۲) باب الإحصار، ط: الامدادية مكة المكرمة)

✍ غنية الناسك: (ص: ۳۱۰) باب الإحصار، ط: ادارة القرآن.

✍ الهندية: (۲۵۵/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الإحصار، ط: رشيدية.

(۳) راجع الحاشية السابقة رقم: ۳، على الصفحة السابقة رقم: ۱۳۶. (الخامس: المرض)

(۴) ومن وقف بعرفة ثم أحصر، لا يكون محصراً، ومن أحصر بمكة وهو ممنوع عن الطواف والوقوف فهو محصر. (الهندية: ۲۵۵/۱) كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الإحصار، ط: رشيدية

✍ الدر مع الرد: (۵۹۳/۲، ۵۹۴) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

✍ إرشاد الساری: (ص: ۵۸۰) باب الإحصار، ط: الامدادية مكة المكرمة.

کاموں میں ترتیب واجب ہے۔ (۱)

یعنی سب سے پہلے رمی کرے، اگر حج تمتع یا قرآن کا ہے تو پھر قربانی کرے، اس کے بعد بال کٹوائے اگر ان تین کاموں میں ترتیب قائم نہ رہی مثلاً رمی سے پہلے قربانی کر دی یا حلق کرالیا، یا قربانی سے پہلے حلق کرالیا تو دم واجب ہوگا، لہذا اگر کسی ادارہ نے رقم جمع کرانے والے کی رمی کے بعد قربانی کی، اور رقم جمع کرانے والے نے قربانی کے بعد حلق یا قصر کیا ہے تو بالکل درست ہے، اور اگر ادارہ والے نے رقم جمع کرانے والے کی رمی سے پہلے اس کی طرف سے قربانی کر دی یا ادارہ والوں نے قربانی نہیں کی تھی اور رقم جمع کرانے والے نے حلق یا قصر کر والیا تو ان تمام صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا اس لئے کسی ادارہ میں رقم جمع کراتے وقت ان تمام باتوں کے بارے میں اچھی طرح تحقیق کر لے ورنہ پیسے ضائع ہوں گے اور پریشانی الگ ہوگی، یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب رقم جمع کرانے والا قارن یا متمتع ہو، اور اگر صرف حج افراد کیا ہے تو پھر قربانی لازم ہی نہیں ہے، رمی کے بعد حلق کرا سکتا ہے۔ (۲)

(۱) والترتیب بین الثلاثة: الرمی، ثم الذبح، ثم الحلق علی ترتیب حروف قولک: ”رذح“ للقرآن والمتمتع، أما الطواف فلا یجب ترتیبه علی شیء من الثلاثة إلا أن السنة أن یكون بعد الحلق، فلو طاف قبل الكل أو البعض، لا شیء علیہ ویکره. والمفرد لا ذبح علیہ فیجب الترتیب بین الرمی والحلق. (غنیة الناسک: (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج..... فصل: وأما واجباته، ط: إدارة القرآن) (۲) إرشاد الساری: (ص: ۹۷، ۹۸) باب فرائض الحج..... فصل: فی واجباته، ط: الامدادیة مکة المکرمة. الدر مع الرد: (۲/ ۴۷۰) کتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعید. (۲) ولو حلق المفرد، أو غیره قبل الرمی، أو القارن، أو المتمتع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمی فعلیه دم عند أبی حنیفة رحمه الله تعالى بترك الترتیب. (غنیة الناسک: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنایات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب العاشر: فی ترک الترتیب بین الرمی والذبح والحلق، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی ترک الترتیب بین أفعال الحج، ط: الامدادیة مکة المکرمة. الدر مع الرد: (۲/ ۵۵۵) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(نوٹ) آج کل کچھ پیشہ ور لوگ ہیں جو حجاج کرام کی بلڈنگوں میں آتے ہیں اور قربانی کے لئے پیسے لیتے ہیں اور قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں ان میں سے اکثر فراڈی دھوکہ باز اور مکار ہوتے ہیں اس لئے تحقیق کے بغیر صرف قربانی باتوں پر اعتماد نہ کریں۔

اذان شروع ہونے کے بعد طواف کرنا

اگر اذان اور جماعت کی نماز کے درمیان اتنا وقفہ ہو کہ جماعت شروع ہونے سے پہلے طواف سے فارغ ہو سکتا ہے تو اذان کے وقت یا اذان کے بعد طواف شروع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (۱)

ارکان حج

۱۔ طواف زیارت۔ ۲۔ وقوف عرفہ۔

ان دونوں میں زیادہ اہم اور زیادہ قوی وقوف عرفہ ہے۔ (۲)

(۱) والطواف عند الخطبة أى مطلقاً لإشعاره بالإعراض، ولو كان ساکناً، وإقامة المكتوبة، فإن ابتداء الطواف حينئذ مکروه بلاشبهة، وأما إذا كان یمكنه إتمام الواجب علیہ والتحاقه بالصلاة وإدراک الجماعة، فالظاهر أنه هو الأولی من قطعه. (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأتوفة وأحكامها، فصل: فی مکروهات الطواف، ط: الامدادیة مکة المکرمة) (۲) غنیة الناسک: (ص: ۱۲۷) باب ماهیة الطواف وأنواعه،..... فصل: فی مکروهات الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۲) والوقوف بعرفة فی أوانه سمیت به لأن آدم و حواء تعارفا فیها و معظم طواف الزيارة وهما رکنان (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۴۶۷) کتاب الحج، مطلب: فی فروض الحج و واجباته، ط: سعید) (۳) وأما رکنه فشیئان: الوقوف بعرفة، و طواف الزيارة لكن الوقوف أقوى من الطواف کذا فی النهاية، حتی یفسد الحج بالجماع قبل الوقوف ولا یفسد بالجماع قبل طواف الزيارة. (الهندیة: (۲۱۹/۱) کتاب المناسک، الباب الأول، أركان الحج، ط: ماجدیة)

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۹۲) باب فرائض الحج، فصل: فی فرائضه، ط: المكتبة الامدادیة مکة المکرمة.

ازدحام کی وجہ سے رمی نہیں کی

اگر صرف ازدحام کی وجہ سے خود رمی نہیں کی تو حرم کی حدود میں ایک بکری ذبح کرنا لازم ہے، ایسے لوگ کسی حج یا عمرہ پر جانے والے کو پیسے دیدیں، وہ ان کی طرف سے بکری یا دنبہ خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کر دے۔ (۱)

استرہ نہیں

اگر کوئی عمرہ کرنے والا حاجی جنگل یا کسی ایسی جگہ میں چلا گیا ہے جہاں استرہ یا قینچی دستیاب نہیں، تو یہ عذر معتبر نہیں جب تک سر منڈائے یا کتروائے گا نہیں حلال نہیں ہوگا۔ (۲)

استعمال شدہ کنکری

”کنکری استعمال شدہ“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۱۶/۳)

استقبال کرنا

”حاجیوں کا استقبال کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۴۰/۲)

(۱) ولو ترک رمی يوم أى من أيام النحر كله أى سبع حصيات فى اليوم الأول وإحدى وعشرين فى بقية الأيام أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها فى يوم النحر أو إحدى عشرة حصاة فيما بعده أو آخره إلى يوم آخر فعليه دم أى لتركه أو تأخيرها. (إرشاد السارى: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: فصل فى الجنایة فى رمى الجمار، ط: الامدادية مكة المكرمة)

الدر مع الرد: (۲/۵۴، ۵۵) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۴۷) كتاب المناسك، الباب الثامن فى الجنایات، الفصل الخامس فى الطواف والسعى والرمى ورمى الجمار، ط: ماجديه.

(۲) ثم قصر بأن يأخذ من كل شعرة قدر الأنملة وجوبا وتقصيرا لكل مندوب والربع واجب وحلقه لكل أفضل فلو أزاله بنحو نورة جاز. (الدر مع الرد: (۲/۵۱۶) كتاب الحج، و (۲/۲۶۸) مطلب فى فروض الحج واجباته، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسك، الباب الأول، ط: ماجديه.

استلام

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا یا رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگانے کو ”استلام“ کہتے ہیں۔ (۱)

☆ ”استلام“ یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف رہے، گویا حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں، اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرہ کی طرف رکھے اس کے بعد سات چکروں کے شروع میں ہاتھوں کو بوسہ دینا اور ساتویں چکر سے فارغ ہو کر آٹھویں دفعہ بھی ہاتھوں کو بوسہ دینا ہے۔ (۲)

(۱) ثم يستلم الحجر أى يلمسه إما بالقبلة أو باليد على ما فى القاموس . (إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۸۴) باب دخول مكة، فصل فى صفة الشروع فى الطواف، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)

غنيه المناسك فى بغية المناسك: (ص: ۱۰۰ — ۱۰۲) باب دخول مكة وحرمةها، فصل فى صفة الابتداء بالحجر الأسود، وفصل فى صفة الاستلام، ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۹۳، ۴۹۴) كتاب الحج، مطلب فى دخول مكة، ط: سعيد.

قوله: يستلم الأركان - أراد بالأركان: الحجر الأسود، والركن اليماني، وإنما جمعه باعتبار تكرار الأشواط. (البنایة شرح الهداية: (۴/۷۱) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدية)

وأيضاً: (۴/۷۸) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدية.

إرشاد السارى: (ص: ۱۹۳) باب دخول مكة، فصل فى صفة الشروع فى الطواف، ط: الامدادية مكة المكرمة.

(۲) ولا يمكنه ذلك يمس بالحجر شيئاً فى يده ولو عصا ثم يقبله أى الشئ وإن عجز عنهما أى الاستلام والإمساس استقباله مشيراً إليه بباطن كفيه كأنه واضعهما عليه وكبر وهلل وحمد الله تعالى وصلى على النبي ﷺ ثم يقبل كفيه أى بعد الإشارة المذكورة. (الدر مع الرد: (۲/۴۹۴) كتاب الحج، مجلط فى دخول مكة، ط: سعيد)

غنية المناسك: (ص: ۱۰۲) باب دخول مكة وحرمةها، فصل فى صفة الاستلام، ط: ادارة القرآن.

إرشاد السارى: (ص: ۱۸۵) باب دخول مكة، فصل فى صفة الشروع فى الطواف، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة.

واستلامه فى أول الطواف وآخره سنة. واختلفوا فيما بينهما، فقيل: أدب وقيل سنة، ومشى فى اللبابة على الثانى، ثم قال: وإن استلمه فى أوله وآخره أجزاءه، أفاد أن استلام طريقه أكد مما بينهما. =

استلام چھوٹ جائے

استلام چھوٹ جائے تو دم لازم نہیں ہے۔ (۱)

استلام صرف دو جگہوں پر ہے

طواف کے دوران استلام صرف حجر اسود اور رکن یمانی پر ہے، ان دونوں جگہوں

کے علاوہ کعبۃ اللہ کے کسی اور کونہ یا دیوار کو ہاتھ لگانا اور استلام کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

= (غنیۃ الناسک: (ص: ۱۰۴) باب دخول مکة وحرمةا، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۸۷) باب دخول مكة، فصل فی صفة الشروق فی الطواف، ط: الامدادیة مكة المكرمة.

(۱) وهذا الاستقبال مستحب وليس بواجب كذا فی السراج والوهاج..... وافتتاح الطواف من الحجر الأسود سنة عند عامة مشائخنا حتی لو افتتح الطواف من غیر الحجر جاز ویکرہ..... و یختتم الطواف بالاستلام كذا فی الهدایة وإن افتتح الطواف باستلام الحجر و ختم به وترك الاستلام فیما بین ذلك أجزأه، وإن ترك رأساً فقد أساء ویستلم الركن الیمانی وهو حسن. وإن تركه لا یضره. (الفتاویٰ الہندیة: (۲۲۵/۱، ۲۲۶) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشیدیہ)

و حکم السنن أى المؤكدة الإساءة بتركها عمداً أو عدم لزوم شیء أى من دم أو صدقة على فاعلها..... (إرشاد الساری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته و مکروہاتہ، فصل فی سنن الحج، ط: امدادیہ مكة المكرمة)

غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک: (ص: ۱۰۰) باب دخول مكة و حرمةا، فصل فی صفة الابتداء بالحجر الأسود، ط: إدارة القرآن.

(۲) فی سنن الطواف: استلام الحجر مطلقاً أى من غیر قید الأولیة و الآخریة و الأثنائیة..... فی مستحباتہ استلام الركن الیمانی أى من غیر قبلۃ و وضع جبهة. (إرشاد الساری: (ص: ۲۲۵)، و: (ص: ۲۲۶) باب أنواع الأطوفة و أحكامها، فصل فی سنن الطواف، و فصل: فی مستحباتہ، ط: الإمدادیة، مكة المكرمة)

و یکرہ تنزیہاً استلام غیرہما من الأركان. (غنیۃ الناسک: (ص: ۱۰۵) باب دخول مكة و حرمةا، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۲/۹۸) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید.

اشارہ کرنا بھی سنت ہے

”حجر اسود کا بوسہ لینے کے آداب“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲)

اشعار

جانور کے کوہان کے نیچے بائیں جانب صرف کھال میں چیرا لگا دے، لیکن یہ چیرا گوشت تک نہ پہنچے اور کھال کو چیرا لگانے سے جو خون نکلے اس سے اس جانور کا کوہان رنگ کر دے، اس کو ”اشعار“ کہتے ہیں اور یہ اشعار اس آدمی کے لئے کرنا مستحب ہے، جس کو اشعار کرنا آتا ہے، اور اگر اشعار کرنا نہیں آتا تو یہ مکروہ ہے۔ (۱)

اشہر حج سے پہلے عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا

”شوال سے پہلے عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/۳۱)

اشہر حج میں عمرے کرنا

☆ حج تمتع کرنے والے کے لئے عمرہ اور حج کے درمیان مزید عمرہ کرنا

جائز ہے۔ (۲)

(۱) وكره الإشعار وهو شق سنامها من الأيسر أو الأيمن؛ لأن كل أحد لا يحسنه، فأما من أحسنه بأن قطع الجلد فقط فلا بأس به (قوله: وهو شق سنامها) بأن يطعن بالرمح أسفله حتى يخرج الدم ثم يلمطخ بذلك الدم سنامها ليكون ذلك علامة كونها هدياً كالنقلید. (الدر مع الرد: (۵۳۹/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعید)

إرشاد الساری: (ص: ۱۴۹) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادیة مكة المكرمة.

غنیۃ الناسک: (ص: ۲۱۸) باب التمتع، فصل: وإن كان متمتع يسوق الهدى..... ط: إدارة القرآن.

(۲) و ما فی الباب: ولا یعتبر قبل الحج، فغیر صحیح؛ لأنه بناء على أن المکی ممنوع من العمرة المفردة، وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعاً؛ لأن العمرة جائزة فی جميع السنة بلا كراهة إلا فی خمسة أيام، لا فرق فی ذلك بین المکی و الأفاقی. (غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک: (ص: ۲۱۵) باب التمتع، فصل فی كيفية أداء التمتع لأمسنون، ط: إدارة القرآن) =

☆ اگر کسی شخص نے حج کے مہینوں میں جا کر عمرہ ادا کیا، اور وہ حج تک وہاں ٹھہرتا ہے تو اس دوران مزید عمرے کر سکتا ہے۔

☆ آفاقی کے لئے حج کے مہینے میں ایک عمرہ سے زائد عمرہ کرنا جائز ہے۔

☆ حج تمتع کرنے والا شروع میں مکہ مکرمہ آتے ہی ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرا عمرہ حج سے پہلے کر سکتا ہے۔ (۱)

اصحاب صفہ

”صفہ“ سائبان کو اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے، قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی

کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک ”چبوترہ“ تھا۔ (۲)

= شامی : (۵۳۷/۲) باب التمتع ، ط: سعید.

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری : (ص: ۴۰۰ ، ۴۰۱) باب التمتع ، فصل : فی تمتع المکی ، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة.

(۱) وما فی ”اللباب“ ولا یعتبر قبل الحج ، فغير صحيح ؛ لأنه بناء علی أن المکی ممنوع من العمره لامفرده ، وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعاً ؛ لأن العمره جائزة فی جميع السنة بلا كراهة إلا فی خمسة أيام لافرق فی ذلك بین المکی والآفاقی . (غنیة الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتع ، فصل فی كيفية أداء التمتع المستنون ، ط: ادارة القرآن

= شامی : (۵۳۷/۲) باب التمتع ، ط: سعید.

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری : (ص: ۴۰۰ ، ۴۰۱) باب التمتع ، فصل : فی تمتع المکی ، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة .

(۲) الصفة: الطلبة واليهو الواسع العالی السقف. ومكان مظلل فی مسجد المدينة كان يأوی إليه فقراء المهاجرين ويرعاهم الرسول ، وهم أصحاب الصفة . (المعجم الوسيط : (ص: ۵۱۷) باب الصاد، دار الدعوة، استانبول، تركيا)

”رضی اللہ عنہم“ قوم أخلاهم الحق سبحانه وتعالى عن الركون لشيء من العروض وعصمهم من الافتتان بها عن المفروض ، رفضوا الدنيا، فلا يرجعون إلى زرع ولا إلى زرع ، ولا لسائر ما يثير الغل والحقد والحسد وسوء الطبع، بحيث كانوا هم الرجال الذين لاتلهم تجارتهم ولا بيع عن ذكر الله مقدره الأرزاق والآجال..... إنما كانت طمأنينتهم وأفرانهم بمعبودهم ومليكهم الذي وفقهم لشريف مقصودهم، وأحزانهم إنما هي على فوات الاغتنام من أورداهم في

یہ جگہ اس وقت باب جبرئیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں ”محراب تہجد“ کے بالکل سامنے ۲ فٹ اونچے کٹھرے میں گھری ہوئی ہے، اس کی لمبائی (40x40) فٹ ہے، اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں، اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں، یہاں بھی مشکل سے جگہ ملتی ہے یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا، نہ ہی بیوی بچے، یہ ”اہل صفہ“ کہلاتے تھے، اس لئے اس جگہ کو ”صفہ“ کے نام سے یاد کرتے ہیں، یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے دین کی تعلیم حاصل کرتے، اور وقتاً فوقتاً اسلام کی تبلیغ کے لئے دوسرے مقامات پر جاتے تھے، یوں تو تمام صحابہ کرام کی زندگی بہت سادہ تھی، مگر اصحاب صفہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی، یہ حضرات دن رات تزکیہ نفس کے لئے، اور کتاب و حکمت کے حصول کی خاطر فیضان مصطفوی سے فیض یاب ہونے کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے تھے، نہ انھیں تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ زراعت سے کوئی سروکار، ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار، کانوں کو آپ ﷺ کے کلمات، اور جسم و جان کو

= ومشاهدہم، لا یأوون إلى أهل ولا مال، ولا یغفلون عن ذکر الله المتعال، وقفوا أنفسهم المطمئنة لسماع العلم وضبط السنة، فاشترى أبدانهم من الله تعالى بالقوت، واقتصرو على ما يستد الرق، مجانين لكل مطرود ممقوت..... و كانوا فقراء لا یأوون على أهل لا على مال، كما قاله أبو هريرة رضي الله عنه حسيما أخرجه البخاري في صحيحه من حديث عمر بن ذر عن مجاهد عنه في حديث طويل..... ”لقد رأيت منهم سبعين، ما منهم رجل عليه رداء، إنما إزار وإما كساء قد ربطوا في أعناقهم، فمنها ما يبلغ نصف الساقين، ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية أن ترى عورتہ..... (رجحان الكفة في بيان نبذة من أهل الصفة للحافظ السخاوي: (ص: ۸۸، ۸۹..... ۹۶، ۹۷) بيان المصنف موضوع الكتاب، ط: دار السلف للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية الرياض)

وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى لنور الدين علي بن أحمد المصري : (۲/۴۵۳ إلى ۴۵۷) الباب الثالث : فيما يتعلق بأمر مسجدها الأعظم..... الفصل الثامن : في الصفة وأهلها وتعليق الأقناء لهم ، معنى الصفة وموضعها ، أهل الصفة ، ط: مطبعة السعادة بمصر .

آپ ﷺ کی صحبت کے لئے وقف کر رکھا تھا، یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے، مگر دنیاوی زندگی میں افلاس و ناداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہیں تھی صرف تہبند تھا یا فقط کمبل، چادر کو گلے میں اس طرح لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے گھٹنوں تک پہنچ جاتی تھی، اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔ (۱)

اضطباع

☆..... احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو ”اضطباع“ کہتے ہیں۔ (۲)

اضطباع طواف کے شروع سے آخر تک رہے گا، اور دو رکعت واجب الطواف پڑھتے وقت اضطباع نہ کرے، یعنی مونڈھے ڈھانک کر نماز پڑھے، اضطباع کے ساتھ نہیں، البتہ سر کھلا رہے گا، کیونکہ احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا منع ہے۔ (۳)

(۱) گزشتہ صفحہ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔ (الصفة: الظلة و البهو الواسع)

(۲) ولبس إزار من السرة إلى الركبة ورداء على ظهره، ويسن أن يدخله تحت يمينه ويلقيه على كتفه الأيسر..... قال المحقق في الرد: هذا يسمى اضطباعاً. (الدر مع الرد: ۲/۲۸۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل فی التجرد عن الملبوس المحرم، ط: الامدادیة مکة المکرمة.

الفتاویٰ الہندیہ: (۲۲۳/۱) کتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیہ. (۳) یستر الکتفین فیان الصلاة مع کشفهما أو کشف أحدهما مکروهة وإنما یسن الاضطباع حال الطواف فقط خلافاً لما توهمه العوام من مباشرته فی جمیع أحوال الإحرام. (إرشاد الساری: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل فی صفة الإحرام، و تغطية الرأس أى کله أو بعضه لکنه فی حق الرجل. (إرشاد الساری: (ص: ۱۶۷) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام، ط: المکربة الامدادیة، مکة المکرمة)

شامی: (۲/۲۸۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، و (۲/۲۸۸) فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم، ط: سعید. =

☆..... اضطباع میں دائیں بازو کو کھلا رکھنا چاہیے اور بائیں بازو کو چھپانا چاہیے۔ (۱)

اضطباع چھوٹ جائے

اضطباع چھوٹ جائے تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

اضطباع نماز میں کرنا

نماز کے دوران اضطباع کرنا یعنی کندھے کو کھلا رکھنا مکروہ ہے۔ (۳)

= غنیۃ الناسک: (ص: ۷۱) فصل فیما ینبغی لمزید الإحرام من کمال التظیف والغسل، والإدهان، والتطیب وغیر ذلک، ط: إدارة القرآن.

البحر العمیق فی مناسک المعتمر والحاج إلى بیت اللہ العتیق: (۲/۱۱۶۷، ۱۱۶۸) الباب العاشر فی دخول مكة المشرفة و فی الطواف والسعی وما یتعلق بذلک، سنن الطواف، ط: مؤسسة الریان مکة المکرمة.

(۱) ویدخل الرداء تحت الید الیمنی ویلقیه علی کتفه الأیسر، وبقی کتفه الأیمن مکشوفاً، کذا فی الخزانة. (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۷) باب الإحرام، سنن الإحرام، ط: امدادیة مکة المکرمة)

البحر الرائق: (۲/۳۲۷) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

والاضطباع هو أن یلقى طرف رداءه علی کتفه الیسری ویخرجه تحت إبطه الأیمن ویلقى طرفه الآخر علی کتفه الأیسر وتكون کتفه الأیمن مکشوفة والیسری مغطاة بطرفی الرداء، کذا فی التبیین. (عالمگیری: (۱/۲۲۵) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: سعید) (۲) وحکم السنن المؤکدة الإساءة بتركها أى لوترکها عمداً وعدم لزوم شیء أى من دم أو صدقة علی فاعلها..... (إرشاد الساری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج، فصل فی سننه، ط: المكتبة الامدادیة مکة المکرمة)

البحر العمیق: (۱/۳۵۴) الباب الثالث فی مناسک الحج، واجبات الحج، ط: مؤسسة الریان، المتبئة المکیة.

فصل فی سنن الطواف: استلام الحجر مطلقاً..... والاضطباع أى فی جمیع أشواط الطواف الذى سُنَّ فیہ..... (إرشاد الساری: (ص: ۲۲۵) بأأنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فی سن الطواف، ط: الامدادیة مکة المکرمة)

(۳) واعلم أن الاضطباع سنة فی جمیع أشواط الطواف كما صرح به ابن الضیاء، فإذا فرغ من الطواف تركه، حتى إذا صلی ركعتی الطواف مضطجعاً یكره لكشفه منكبہ. (شامی: (۲/۲۹۵) =

اعلان حج

”حج کی اولین دعوت اور اعلان“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۷/۲)

افراد

حج افراد کہتے ہیں: صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا، اور اس میں عمرہ کو شامل نہ کرنا۔ (۱)

اقامت کی نیت

☆ اگر منی روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں ۷ ذی الحجہ تک پندرہ دن مکمل نہ ہوں تو وہ مقیم نہیں ہے بلکہ مسافر ہے۔ (۲)

= کتاب الحج، فصل فی الاحرام، مطلب فی دخول مکة، ط: سعید

إرشاد الساری: (ص: ۱۸۳) باب دخول مکة، فصل فی صفة الشروع فی الطواف، ط: امدادیة مکة المکرمة.

غنية الناسک: (ص: ۱۰۶) باب دخول مکة وحرمةا، فصل: فی الأخذ فی الطواف وکیفیه أداؤه، ط: ادارة القرآن.

(۱) المراد بالإفراد هنا أفراد کل واحد من العمرة والحج لسفر علی حدة. (الكفاية علی هامش فتح القدیر: (۲/۴۰۹) کتاب الحج، باب القرآن، ط: رشیدیہ)

فتح القدیر: (۲/۴۰۹) أيضاً، ط: رشیدیہ.

البحر الرائق: (۲/۳۵۷) کتاب الحج، باب القرآن، ط: سعید.

(۲) فيقصر إن نوى الإقامة فی أقل منه أى فی نصف شهر أو نوى فيه لكن فی غير صالح أو كنحو جزيرة أو نوى فيه لكن بموضعین مستقلین كمكة و منى فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته لأنه يخرج إلى منى و عرفة فصار كنية الإقامة فی غير موضعها (الدر المختار مع الرد: (۱۲۵/۲، ۱۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

ولا يزال علی حکم السفر حتی ينوى الإقامة فی بلدہ أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر ونية الإقامة إنما تؤثر بخمس شرائط واتحاد الموضع والمدة والاستقلال بالرأى وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يوماً قصر هكذا فی الهدایة. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

مراقی الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۴۲۵، ۴۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمی.

☆ اگر مکہ مکرمہ میں منی روانہ ہونے سے پہلے پندرہ دن نہ ہوں، اور پندرہ دن پورے ہونے سے پہلے منی، عرفات اور مزدلفہ جانا ہو تو اقامت کی نیت درست نہیں۔ (۱)

☆ عرفات میں اقامت کی نیت معتبر نہ ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آبادی نہیں بلکہ میدان ہے۔ (۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ حجاج کرام یہاں رات نہیں گزارتے اور دن میں کہیں چلے جانا، یہ اقامت کی نیت پر اثر انداز نہیں ہوتا، البتہ مزدلفہ میں رات گزارنا یہ مکہ میں اقامت کی نیت کو باطل کرنے والا ہوگا کیونکہ مزدلفہ مکہ میں یا فنائے مکہ میں داخل نہیں، نیز یہ کہ مزدلفہ منی کے ساتھ متصل بھی نہیں بلکہ منی اور مزدلفہ کے درمیان ”وادی محسر“ حائل ہے، اگر بالفرض متصل بھی ہو تو بھی پورے مزدلفہ کو جو تقریباً دو میل تک پھیلا ہوا ہے منی کے تابع قرار دینا ناقابل فہم ہے مثلاً کسی شہر کے متصل دس میل طویل و عریض میدان ہے تو اس پورے میدان کو شہری فناء تصور کرنا کس طرح درست ہوگا؟ جب مزدلفہ فناء مکہ میں داخل نہیں تو عرفات تو بالکل بھی فناء مکہ میں داخل نہیں ہوگا، جبکہ منی اور عرفات کے درمیان تقریباً چھ میل کا فاصلہ ہے، اور عرفات سے آگے

(۱) فيقصر إن نوى الإقامة فی أقل منه أى من نصف شهر. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۵)

کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

الهندية: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

ولا يزال علی حکم السفر حتی ينوى الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر نوى أقل من ذلك قصر أنه لابد من اعتبار مدة (فتح القدیر: (۲/۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

(۲) ولا تصح نية الإقامة فی مفاضة لغير أهل الأخبية لعدم صلاحية المكان فی حقه. (مراقی

الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمی)

الهندية: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ

الكفاية شرح الهدایة علی هامش فتح القدیر: (۲/۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر،

ط: رشیدیہ.

فوجی انتظامی لحاظ سے حفاظتی چوکیاں پورے راستے پر بنائی جاتی ہیں، جیسے مکہ اور مدینہ کے راستے پر چوکیاں تعمیر کی گئی ہیں۔

منی اور مکہ بلاشبہ دو مستقل مواضع ہیں، ان میں سے ہر ایک کی مستقل حد بندی موجود ہے کہ یہاں سے منی کی ابتداء ہے اور یہاں پر منی کی انتہا ہے۔

مناسک حج کے اعتبار سے بھی یہ دونوں مواضع ہمیشہ ہمیشہ کے لئے الگ ہی تصور کئے جائیں گے، جو احکام منی سے متعلق ہیں وہ اسی قطعہ میں ادا کئے جائیں گے مکہ میں ان کی ادائیگی صحیح نہیں ہوگی، اسی طرح جو احکام مکہ مکرمہ سے متعلق ہیں وہ مکہ میں ہی ادا کئے جائیں گے منی میں ان کی ادائیگی صحیح نہیں ہوگی۔

مزید یہ کہ جب ایک شخص مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر منی کی حدود میں داخل ہوا، تو اس کے بارے میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل گیا ہے، اور وہ منی میں ہے مکہ میں نہیں ہے حالانکہ ایک شہر کے مختلف محلوں کے بارے میں اس طرح نفی کرنا صحیح نہیں، مثلاً یہ کہنا کہ ناظم آباد میں ہے کراچی میں نہیں۔

مزید یہ کہ منی کا کوڈ الگ ہے اور مکہ کا کوڈ الگ ہے، اور مکہ مکرمہ مکہ مکرمہ کے گورنر کے انتظام کے تحت ہے اور منی، مزدلفہ اور عرفات وفاقی حکومت ریاض کے تحت ہے۔ مکہ ”الامانة العاصمة المقدسة“ کے تحت ہے اور منی مزدلفہ اور عرفات ”المشاعر المقدسة“ کے تحت ہے۔

مکہ اور منی کی پولیس اور فوجیوں کی وردی اور مونو گرام بھی الگ الگ ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں اس لئے شریعت نے جن دو مواضع کو الگ الگ مستقل قرار دیا ہے، اور ان سے متعلق شرعی احکام بھی الگ الگ ہیں اور ان کی واضح طور پر قطعی حد بندی موجود ہے تو انہیں سفر کے بارے میں بھی دو الگ الگ مواضع شمار کیا جائے جیسا کہ چودہ سو سال تک پوری امت نے کسی قسم کے اختلاف

کے بغیر ان دونوں جگہوں کو سفر کے سلسلے میں الگ الگ شمار کیا ہے۔ (۱)

اقامت کے وقت طواف شروع کرنا

جماعت کی نماز کے لئے اقامت ہوتے وقت طواف شروع کرنا یا طواف کرنا مکروہ ہے اگر طواف کے دوران اقامت شروع ہوگئی تو طواف کو موقوف کر کے جماعت کی نماز میں شامل ہو جائے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بقیہ طواف اسی جگہ سے شروع کرے۔ (۲)

امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا

مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے ائمہ کرام امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب پر چلنے والے مقلد ہیں، اہل سنت والجماعت میں سے ہیں، اگرچہ حنفیوں کا ان کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف ہے لیکن ان کے پیچھے حنفیوں کی نماز صحیح ہے، اس لئے جماعت کی نماز ان کے پیچھے پڑھنی چاہئے، ان کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز نہ

(۱) أو نوى فيه لكن بموضعين مستقلين كمكة ومنى فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته لأنه يخرج إلى منى وعرفة فصار كنية الإقامة، فتغير موضعها وبعد عوده من منى تصح (قوله: فلو دخل) هو ضد مسألة دخول الحاج الشام، فإنه يصير مقيماً حكماً، وإن لم ينو الإقامة وهذا مسافر حكماً وإن نوى الإقامة لعدم انقضاء سفره مادام عازماً على الخروج قبل خمسة عشر يوماً والمفهوم من المتن أنه لو نوى في أحدهما نصف شهر صحّ فحينئذ لا يضره خروجه إلى عرفات إذ لا يشترط كونه نصف شهر متولياً بحيث لا يخرج فيه. (الدر مع الرد: ۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد

البحر الرائق: (۳۳۲/۲، ۳۳۳) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

(۲) والطواف عند الخطبة أى مطلقاً لإشعاره بالإعراض ولو كان ساكناً وإقامة المكتوبة فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلا شبهة وأما إذا كان يمكنه إتمام الواجب عليه والتحاقه بالصلاة وإدراك الجماعة فالظاهر أنه هو الأولى من قطعه. (إرشاد السارى: (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأظرفة وأحكامها، فصل في مكروهات الطواف، ط: المكتبة الامدادية، مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۲۷) فصل في مكروهات الطواف، ط: ادارة القرآن.

پڑھنا اور اتنی بڑی بابرکت جماعت سے محروم رہنا بڑی محرومی ہے اس محرومی اور بد قسمتی کا ازالہ دنیا میں کسی اور جگہ میں جا کر کرنا ممکن نہیں سچ ہے جو اللہ کی رحمت سے محروم ہوتے ہیں وہ حرمین شریفین جیسی مقدس جگہوں میں جا کر بھی اللہ کی رحمتوں سے محروم رہتے ہیں۔ (۱)

ہمیشہ کے لئے یہ بات ذہن میں رکھیں اللہ اپنے دشمن کو اپنے گھر کا امام نہیں بنائیں گے۔

امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت

قیامت سے پہلے آخری زمانے میں ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ امام المسلمین کے بغیر حج کریں گے، ذوالقعدہ سے ہی قبائل میں کھنچاؤ اور نقض عہد شروع ہو جائے گا، جب حجاج عرفہ و مزدلفہ سے منیٰ آئیں گے تو قبائل میں باہم کشت و خون ہوگا اور اس کثرت سے قتل ہوگا کہ حجاج کا خون جمرہ عقبہ پر بہے گا، یہ امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت ہوگی۔ اس قتل و غارت سے بچ جانے والے حجاج کرام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بیت اللہ آئیں گے تو امام مہدی کو کعبہ سے چٹ کر روتے

(۱) وأما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة على اعتقاد المقتدى عليه الإجماع..... وألذي يميل إليه القلب عدم كراهة الاقتداء بالمخالف مالم يكن غير مراعاة في الفرائض لأن كثيرا من الصحابة والتابعين كانوا أئمة مجتهدين وهم يصلون خلف إمام واحد مع تباين مذاهبهم. (شامی: ۱/ ۵۲۳، ۵۲۴) کتاب الإمامة، باب الإمامة، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره أم لا؟، ط: سعيد

وأرى لزوم الأخذ بمذهبي المالكية والحنابلة في الشق الأول؛ لأنه الأصح منطقاً، وتكون الصلاة خلف المخالفين في الفروع المذهبية صحيحة غير مكروهة؛ إذ العبرة بمذهب الإمام؛ لأن الصحابة والتابعين ومن بعدهم لم يزل بعضهم يأتم ببعض مع اختلافهم في الفروع، فكان ذلك إجماعاً، وبه انتهت آثار العصبية المذهبية. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۱۸۱/۲) الباب الثاني، للصلاة، الفصل العاشر، أنواع الصلاة، المبحث الأول، المطلب الثاني الإمامة، الصلاة وراء المخالف في المذهب، ط: دار الفكر بيروت

ہوئے دعا کرتا پائیں گے۔ رکن اور مقام کے درمیان ان کے ہاتھ پر باصرار روز بردستی بیعت کی جائے گی، وہ بیعت کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ (۱)

امیر الحج

”عرفات کے امام“، عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۴/۳)

ان پڑھ تبلیہ کیسے پڑھے

احرام باندھتے وقت حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد تبلیہ پڑھنا یا اس کے قائم مقام ذکر کرنا فرض ہے، اس کے بغیر احرام باندھنا صحیح نہیں ہوگا، جس آدمی کو تبلیہ یاد نہ ہو اس کو تبلیہ سکھا دیا جائے، اس کا حج ہو جائے گا، اور اگر اس کو تبلیہ کے الفاظ یاد نہیں ہوتے تو کم از کم اتنا کرے کہ احرام باندھتے وقت اس کو تبلیہ کے الفاظ کہلا دیئے جائیں، اور ان پڑھ آدمی اس کے ساتھ کہتا جائے اس سے تبلیہ کا فرض ادا

(۱) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: في ذي القعدة تجاذب القبائل وتغادر، فينهب الحاج فتكون ملحمة بمنى يكثر فيها القتلى ويسيل فيها الدماء حتى تسيل دماؤهم على عقبة الجمره، وحتى يهرب صاحبهم فيأتي بين الركن والمقام فيبائع وهو كاره، يقال له: إن أبيت ضربنا عنقك، يبايعه مثل عذة أهل بدر يرضى عنهم ساكن السماء وساكن الأرض.

قال أبو يوسف: فحدثني محمد بن عبد الله عن عمر بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: يحج الناس معاً ويعرفون معاً على غير إمام، فبينما هم نزول بمنى إذا أخذهم كالكلب فثارت القبائل بعضها إلى بعض واقتتلوا حتى تسيل العقبة دماً، فيفزعون إلى خيرهم فيأتونوه وهو ملصق وجهه إلى الكعبة يكي، كأنني أنظر إلى دموعه فيقولون: هلم فلنبايعك، فيقول: ويحكم، كم عهد قد نقضتموه وكم دم قد سفكتموه فيبايع كرهاً، فإذا أدر كتموه فبايعوه فإنه المهدي في الأرض والمهدي في السماء. (المستدرک علی الصحیحین للإمام الحاکم النیسابوری: ۵/ ۷۰۵، ۷۰۶) کتاب الفتن والملاحم، [۳۵۲۹] إذا بخس الميزان جس القطر، [رقم الحديث: ۸۵۸۴]، ط: دار المعرفة، بيروت لبنان

کتاب الفتن للمؤلف نعيم بن حماد المتوفى ۲۲۹ هـ: (ص: ۲۳۸) باب اجتماع الناس بمكة وبيعته للمهدي فيها (۴۴)، [رقم الحديث: ۹۳۷]، ط: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى ۱۴۱۸ هـ۔ ۱۹۹۷ م

ہو جائے گا۔ (۱)

انجکشن

احرام کی حالت میں انجکشن خود بھی لگا سکتا ہے اور دوسرے کے بھی لگا سکتا ہے۔ (۲)

انڈروئیر

اگر محرم کو بواسیر کے خون یا ہرنیہ وغیرہ کی شکایت کی وجہ سے انڈروئیر پہننے کی ضرورت پڑے تو پہن سکتا ہے، گناہ نہیں ہوگا، البتہ ایک دن یا رات یا اس سے زائد تک پہننے کی وجہ سے صرف ایک دم دینا لازم ہوگا، اور متعدد ایام پہننے کی صورت میں بھی ایک دم لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) (ثم لبي دبر صلاته ناويا بها) بالتلبية (الحج) بيان للأكمل وإلا فيصح الحج بمطلق التية ولو بقلبه لكن بشرط مقارنتها بذكر يقصد به تعظيم كتسبيح وتهليل ولو بالفارسية وإن أحسن العربية والتلبية على المذهب وفي الشامية: والحاصل إن اقترن التية بخصوص التلبية ليس بشرط بل هو سنة وإنما الشرط اقترانها بأى ذكر كان وإذا لبي فلا بد أن تكون باللسان، قال في اللباب: فلو ذكرها بقلبه لم يعتد بها والأخرس يلزمه تحريك لسانه وقيل لا بل يستحب . (الدر مع الرد: (۲/ ۸۸۲، ۸۸۳) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد)

(۲) إرشاد الساري: (ص: ۱۴۳، ۱۴۴) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية وشرطها وسائر أحكامها، ط: إدارة القرآن .

(۳) غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل: في كيفية الإحرام وصفة التلبية وشرطها وسائر أحكامها، ط: إدارة القرآن .

(۲) والاكتحال بمالاطيب فيه أى عملا بالسنة وتقوية للباصر لا قصدًا للزينة والنظر في المرأة أى للاطلاع على الهيئة والسواك أى استعمال المسواك ونزع الضرس أى قلعه مطلقا والظفر المكسور أو قلعه والفصد أى الافصاد والحجامة أى الاحتجام بلا إزالة شعر أى في موضعها. (إرشا الساري: (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل في مباحاته، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)

(۳) غنية الناسك: (ص: ۹۲) باب الإحرام، فصل في مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن .

(الدر مع الرد: (۲/ ۹۱، ۹۲) فصل في الإحرام، مجلط فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم، ط: سعيد.

(۱) الضرورات تبيح المحظورات..... ما أبيح للضرورة يتقدر بقدرها (شرح الأشباه والنظائر للحموي: (۱/ ۲۵۱، ۲۵۲) الفن الأول في القواعد الكلية، النوع الأول، القاعدة الخامسة: الضرر يزال، ط: إدارة القرآن =

انزال ہو جائے رمی کے دوران

”رمی کے دوران انزال ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲)

اولاد کے ذمہ والدین کو حج کرانا

اولاد کے ذمہ والدین کو حج کرانا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے

اولاد کو مال دیا ہے تو ماں باپ کو حج کرانا سعادت ہے۔ (۱)

= ولو اضطر المحرم إلى لبس ثوب فلبس ثوبين فإن لبسهما على موضع الضرورة فعليه كفارة واحدة وهي كفارة الضرورة، ولو لبس ثوبا للضرورة ثم زالت الضرورة فادام على ذلك يوما أو يومين فمادام في شك من زوال الضرورة لا يجب إلا كفارة الضرورة..... والأصل في جنس هذه المسائل أن الزيادة في موضع الضرورة لا تعتبر جنابة مبتدأة بل يجعل الكل للضرورة. (عالمگیری: (۱/ ۲۴۲، ۲۴۳) كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثاني في اللبس، ط: رشیدیہ)

(۲) فكذا المحرم إذا مرض أو أصابته الحمى وهو يحتاج إلى لبس الثوب في وقت ويستغنى عنه في وقت الحمى فعليه كفارة واحدة ما لم تنزل عنه تلك العلة لحصول اللبس على جهة واحدة. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۸۸، ۱۸۹) كتاب الحج، فصل: وأما بيان ما يحظره الإحرام، ط: سعيد)

(۳) الدر مع الرد: (۲/ ۵۴۸) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

(۴) إرشاد الساري: (ص: ۴۲۹، ۴۳۰) باب الجنایات، النوع الأول في حكم اللبس، ط: امدادية مكة المكرمة.

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي ﷺ لمن حج عن أبويه أو قضى عنهما مغرمًا بعث يوم القيامة مع الأبرار. (شامی: (۲/ ۶۰۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: العمل على القياس دون الاستحسان، ط: سعيد)

(۲) (ذی زاد) يصح به بدنه فالمتعاد اللحم ونحوه إذا قدر على خبز وجبن لا يعدّ قادرًا (وراحلة) مختصة به وهو المسمى بالمقنت إن قدر قوله: (ذی زاد وراحلة) أفاد أنه لا يجب إلا بملك الزاد وملك أجرة الراحلة، فلا يجب بالإباحة أو العارية كما في البحر. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

(۳) السادس: الاستطاعة..... وهي ملك الزاد..... والتمكن من الراحلة..... ولا تثبت الاستطاعة ببذل الغير أى بإعطاء غيره له مالا..... أو طاعة..... ملكا أى من جهة التمليك في المال والخدام أو إباحة..... وفي الخزانة أنه لو تبرع ولده بالزاد والراحلة لا تثبت بذلك الاستطاعة. =

اونٹ

احرام کی حالت میں اونٹ ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

ایام تشریق

ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخیں ”ایام تشریق“ کہلاتی ہیں کیونکہ ان میں بھی نویں اور دسویں ذی الحجہ کی طرح ہر فرض نماز کے بعد ”تکبیر تشریق“ پڑھی جاتی ہے۔

تکبیر تشریق یہ ہے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ“ (۲)

= (إرشاد الساری: (ص: ۵۵-۶۱، ۶۲) باب شرائط الحج، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)
غنية الناسک: (ص: ۲۱، ۲۲) با شرائط الحج، السادس الاستطاعة، ط: ادارة القرآن.
(۱) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعاً. (إرشاد الساری: (ص: ۱۷۶) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)

غنية الناسک: (ص: ۹۳) باب الإحرام، فصل فی مباحات الإحرام، ط: ادارة القرآن.

الفقه الإسلامی وأدلته: (۲۵۵/۳) الباب الخامس الحج والعمرة، الفصل الأول: أحكام الحج والعمرة، المبحث العاشر: محظورات الإحرام أو ممنوعاته، ومباحاته مباحات الإحرام، ط: دار الفكر.
(۲) ويجب تكبير التشریق مرة الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر والله الحمد، عقب كل فرض أدى بجماعة مستحبة من فجر عرفة إلى عصر العيد على امام، مقيم مسافر أو قروى أو امرأة وقالاً بوجوبه فور كل فرض مطلقاً إلى آخر أيام التشریق وعليه الاعتماد..... (الدر المختار مع الرد: (۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب فی تكبير التشریق، ط: سعيد)
حاشية الطحطاوى على المرقى: (ص: ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۲) كتاب الصلاة، باب أحكام العیدین، ط: قديمی.

الهندية: (۱/۱۵۲) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ومما يتصل بذلك، تكبيرات أيام التشریق، ط: رشيدیه.

ایام تشریق میں تکبیر پہلے پڑھے یا تلبیہ

حاجیوں کو ایام تشریق میں نو ذی الحجہ کی فجر سے دس ذی الحجہ کی فجر تک فرض اور نفل نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہنی چاہیے پھر اس کے بعد تلبیہ پڑھنا چاہیے، اگر نماز کے بعد پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائے گی، البتہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کیساتھ ختم ہو جاتا ہے، اور تکبیر تشریق تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک باقی رہتی ہے۔ (۱)

ایام حج میں عمرہ کا احرام باندھنا

☆ اگر کسی نے ایام حج یعنی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ میں عمرہ کا احرام باندھ لیا تو احرام باندھنے کی وجہ سے اس پر عمرہ کرنا لازم ہو جائے گا، مگر چونکہ ان ایام میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے گناہ سے بچنے کے لئے اس پر احرام کھول کر عمرہ کو ترک کرنا واجب ہوگا، پھر جب یہ ایام گزر جائیں تو دوبارہ مسجد عائشہ وغیرہ سے احرام باندھ کر اس عمرے کی قضا کرنا اور ایک دم دینا بھی واجب (۱) وابدأ الإمام بسجود السهو لوجوبه فی تحریمتها ثم بالتكبير لوجوبه فی حرمتها ثم بالتلبیة لومحرمًا لعدمهما خلاصة وفى الولوالجية لو بدأ بالتلبیة سقط السجود والتكبير. وفى الشامیة: لأن التلبیة تشبه كلام الناس و كلام الناس یقطع الصلاة (الدر مع الرد: (۲/ ۱۸۰، ۱۸۱) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعيد)

الفقه الإسلامی وأدلته: (۳۸۳/۲) الباب الثانى الصلاة، الفصل العاشر: أنواع الصلاة، المبحث الرابع: صلاة العیدین، سابقاً حکم التكبير فی العیدین، ط: دار الفكر.
فتح القدير مع الكفاية: (۲/ ۵۱) كتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، فصل فی تكبيرات التشریق، ط: رشيدیه. ورمى جمرة العقبة من بطن الوادى وكبر لكل حصاة أى مع كل منهما وقطع التلبیة بأولها وفى الشامیة: أى فى الحج الصحيح والفاقد مفرداً أو متمتعاً أو قارناً. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۱۳) كتاب الحج، مطلب فی رمى جمرة العقبة، ط: سعيد)

إرشاد الساری: (ص: ۳۱۷) باب مناسک منى، فصل فی قطع التلبیة، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة.

الهندية: (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيدیه.

ہوگا۔ (۱)

☆ اور اگر عمرہ ترک نہیں کیا اور انہی پانچ دنوں میں سے کسی دن کر لیا تو کراہت کے ساتھ عمرہ ہو جائے گا البتہ مکروہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے ایک دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ اور اگر ان ایام میں عمرہ کا احرام باندھ لیا، مگر ان ایام میں عمرہ نہیں کیا اور احرام بھی نہیں کھولا بلکہ ۹ سے ۱۳ ذی الحجہ گزرنے کے بعد عمرہ کیا تو عمرہ ہو گیا اور دم بھی واجب نہیں ہوگا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ احرام کھولنا اسی صورت میں واجب تھا۔ (۳)

(۱) وكرهت تحريمًا يوم العرفة وأربعة بعدهما أى كره إنشاءها بالإحرام حتى يلزمه دم وإن رفضها..... (الدر المختار: ۲/۴۷۳) كتاب الحج، مطلب أحكام العمرة، ط: سعيد

✍ إرشاد السارى: (ص: ۲۵۳ — ۲۵۵) باب العمرة، فصل وفى وقتها، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة.

✍ غنية الناسك: (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.

✍ حج فاهل بعمره يوم النحر أو فى ثلاثة أيام بعده لزمته بالشروع (وفى الشامية: لأن الشروع فيها ملزم) لكن مع كراهة التحريم ورفضت وجوباً تخلصاً من الإثم وقضيت مع دم للرفض..... (الدر مع الرد: ۲/۵۸۸، ۵۸۹) كتاب الحج، باب الجنایات، قبیل باب الإحصار، ط: سعيد

✍ غنية الناسك: (ص: ۱۹۷، ۱۹۸) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.

✍ البحر العميق: (۳/۲۰۲، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹) الباب الرابع عشر فى العمرة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

(۲) فلو أهّل بها لزمته لصحة الشروع فيها، ويلزمه رفضها، فإن مضى فيها أجزأه؛ لأنّه أداها كما التزم، وعليه دم لارتكاب النهي. (غنية الناسك: (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن)

✍ الدر المختار: (۲/۵۸۹) كتاب الحج، باب الجنایات، قبیل: باب الإحصار، ط: سعيد.

✍ البحر العميق: (۳/۲۰۲، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹) الباب الرابع عشر فى العمرة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

(۳) وإن لم يرفض ولم يطف حتى مضت أيام التشريق ثم طاف لها أجزأه وأساء لتكره رفض الإحرام ولا دم عليه لخروجه عن الكراهة برفض الأفعال..... (غنية الناسك: (ص: ۱۹۷، ۱۹۸) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن)

✍ الفتاوى الهندية: (۱/۲۳۷) كتاب المناسك، الباب السادس فى العمرة، ط: رشيدية.

ایام حج میں عمرہ کرنا

”حج کے ایام میں عمرہ کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۱۹۶)

ایام نحر

دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک کو ”ایام نحر“ کہتے ہیں۔ (۱)

ایام نحر کے بعد حلق کیا

”حلق ایام نحر کے بعد کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۳۹)

ایام نحر کے بعد قصر کیا

حلق ایام نحر کے بعد کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۳۹)

ایام نحر میں نفل طواف کیا

اگر ایام نحر میں نفل طواف کیا تو اس سے طواف زیارت ادا ہو جائے گا اور اگر

والپس سے پہلے نفل طواف کیا تو اس سے طواف وداع ادا ہو جائے گا۔ (۲)

(۱) يوم النحر إلى آخر أيامه وهى ثلاثة أفضلها أولها، وفى الشامية: وكذا أيام التشريق ثلاثة، والكل يمضى بأربعة أولها نحر لا غير وأخرها لتشريق لا غير وأخرها تشريق لا غير والمتوسطان نحر وتشريق، هداية. (الدر مع الرد: ۲/۳۱۶) كتاب الأضحية، ط: سعيد

✍ الفقه الإسلامى وأدلته: (۳/۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷) الباب الثامن الأضحية والعقيقة، الفصل الأول، العقيقة، المبحث الثالث: وقت التضحية، ط: دار الفكر.

✍ الفتاوى البزازیة على هامش الهندية: (۲/۲۸۸) كتاب الأضحية، الفصل الثالث فى وقتها، ط: رشيدية.

(۲) ولو كان (أى طوافه) فى يوم النحر (أى ولو نفلاً أو دافعاً أو أطلقه) وقع للزيارة أو بعد ما حل النحر (أى بعد ما طاف للزيارة كما فى نسخة) فهو للصدر، وإن نواه للتطوّع (وكذا إذا أطلقه). (إرشاد السارى:

(ص: ۲۰۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فى تحقيق نية الطواف، ط: الامدادية مكة المكرمة

✍ غنية الناسك: (ص: ۱۱۰) باب ماهية الطواف، ط: فصل فى أركان الطواف و شرائطه، ط: اداة القرآن.

✍ شامى مع الدر: (۲/۵۵۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

ایک احرام سے کتنے عمرے کئے جاسکتے ہیں

”ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۲۲/۴)

ایک عمرہ چند آدمیوں کی طرف سے کرنا

نفل عمرہ نفل نماز کی مانند ہے، ایک عمرے کے ثواب میں ایک سے زیادہ کو شامل کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر چند لوگوں نے عمرہ کرنے کی درخواست کی ہو کہ ہماری طرف سے عمرہ کرنا تب تو ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ عمرہ کرنا ہوگا، ایک عمرہ سب کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔ (۱)

ایک قربانی پر دو شخص کا دعویٰ

”قربانی ایک پر دو شخص کا دعویٰ“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۷۵/۳)

ایک محرم نے دوسرے محرم کا سر حلق کر دیا

”احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

(۱) والأصل أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله بغيره من الأموال والأحياء عند أهل السنة والجماعة صلاة كان أو صومًا، أو حجًا أو عمره، أو اعتكافًا، أو صدقة، أو قراءة القرآن، والأذكار إلى غير ذلك، من أنواع البر ويصل ذلك إلى الميت والحي ينفعهما (البحر العميق: ۳/۲۲۴۰) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأول، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية

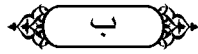
الدر مع الرد: (۲/۵۹۴، ۵۹۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في إهداء ثواب الأعمال للغير، ط: سعيد.

إرشاد الساري: (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغير، ط: المكتبة الامدادية، مكة المكرمة.

أن يفرد الإهلال لواحد معين فلو أهل بحجة عن أمره ولو كانا أبويه أو الأجنبيين كما في الفتح بطلت نيته عنهما (غنية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۲/۶۰۷، ۶۰۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ط: سعيد.

إرشاد الساري: (ص: ۶۲۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة.



بار بار آنے جانے والوں کے لئے احرام کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میقات کے باہر لکڑیاں لانے والے اور عتال اور تجارا اور کمانے والے جو بار بار جاتے آتے ہیں ان کے لئے احرام کے بغیر میقات سے گزرتے رہنے کی اجازت ہے۔ (۱)

اس لئے کہ اگر ہر بار ان پر احرام کی پابندی لگائی جائے گی تو سخت مشقت کا خطرہ ہے۔

لہذا بار بار میقات سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونے والوں کے لئے بھی احرام باندھ کر نکلتا ہی بہتر ہے، تاہم مشکل ہونے کی صورت میں احرام نہ باندھنے کی رخصت ہوگی۔

بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

صرف دس ذی الحجہ کی رمی زوال سے پہلے ہے، گیارہ، بارہ کی رمی زوال کے

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لا يدخل أحد مكة الا بإحرام الا الحطابين والعمالين وأصحاب منافعهما الحديث. (نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار شرح معاني الآثار: ۱۰/۲۸۴) كتاب مناسك الحج، باب دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام، ط: وزارة الأوقاف قطر، و: (۱۳/۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۸) ط: دار اليسر، دار المنهاج، المدينة المنورة

مصنف ابن أبي شيبة: (۲/۲۷۸) رقم الحديث: ۱۳۶۹۱، كتاب الحج، باب من كره أن يدخل مكة بغير إحرام، ط: مؤسسة علوم قرآن، شركة دار القبلة.

شرح معاني الآثار للطحاوي: (۱/۴۳۸) رقم الحديث: ۴۰۸۴، كتاب مناسك الحج، باب دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام، ط: رحمانيه.

تلخيص الحبير في تخريج الرافي الكبير: (۲/۴۶۲) رقم الحديث: ۱۰۱۰، كتاب الحج، باب دخول مكة وبقيّة أعمال الحج، ط: مؤسسة قرطبة.

بعد ہی ہو سکتی ہے، اگر زوال سے پہلے رمی کر لی تو وہ رمی ادا نہیں ہوئی۔ (۱) اس صورت میں دم واجب ہوگا۔ (۲) البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی زوال سے پہلے کر کے جانا جائز ہے۔ (۳)

(۱) أمّا الرمي في اليوم الأول فلاذاءه وقت الجواز من الفجر إلى الفجر وأمّا وقت الجواز في اليوم الثاني والثالث من أيام النحر فمن الزوال إلى طلوع الفجر من الغد ، فلايجوز قبل الزوال في ظاهر الرواية وعليه الجمهور من أصحاب المتن والشروح والفتاوى وأمّا وقت الجواز في اليوم الرابع فمن الفجر إلى الغروب . (غنية الناسك في بغية المناسك : (ص: ۱۸۱ ، ۱۸۲) باب رمي الجمار ، فصل في أوقات الرمي ، ط: إدارة القرآن كراچی)

المحيط البرهاني : (۴۰۵/۳ ، ۴۰۶) كتاب المناسك ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

التاتارخانية : (۴۶۰/۲ ، ۴۶۱) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، رمي الجمار ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۲۰/۲ ، ۵۲۱) ، كتاب الحج ، مطلب في رمي الجمرات الثلاث ، ط: سعيد .
الهندية : (۲۳۳/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، الكلام في الرمي ، ط: رشيدية .

بدائع الصنائع : (۱۳۷/۲ ، ۱۳۸) كتاب الحج ، فصل وأمّا وقت الرمي ، ط: سعيد .
(۲) ولو ترك رمي يوم كله أو أكثره كأربع حصيات ، فما فوقها في يوم النحر أو إحدى عشر حصاة فيما بعده فعليه دم بالاتفاق . (غنية الناسك في بغية المناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع ، المطلب الثامن ، ط: إدارة القرآن)

ولو ترك الجمار كلها أو رمي واحدة أو جمره العقبة يوم النحر فعليه شاة . (الهندية : (۲۴۷/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنایات ، الفصل الخامس ، ط: رشيدية)

الاختیار لتعلیل المختار : (۱۶۳/۱) باب الجنایات على الإحرام ، ط: دار المعرفة ، بيروت .
(۳) وأمّا في اليوم الرابع فلا رمي فيه إلا بعد الزوال ، ولو رمي قبل الزوال أجزأه في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى . (المحيط البرهاني : (۴۰۶/۳) رقم : ۳۲۵۰ ، كتاب المناسك ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن)

الهندية : (۲۳۳/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، الكلام في الرمي ، ط: رشيدية .

التاتارخانية : (۴۶۱/۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، رمي الجمار ، ط: إدارة القرآن .

بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا

بارہویں ذی الحجہ کو خواتین ، کمزور ، بیمار اور ضعیف لوگ رات کو رمی کر سکتے ہیں دم لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

البتہ بارہویں تاریخ کو منی سے سورج غروب ہونے کے بعد تیرہویں کی فجر سے پہلے آنا کراہت کے ساتھ جائز ہے ، اس لئے اگر تیرہویں تاریخ کو صبح صادق ہونے سے پہلے منی سے نکل جائیں تو تیرہویں تاریخ کی رمی لازم نہیں ہوگی ، اور اس کے چھوڑنے پر دم لازم نہیں آئے گا ، ہاں اگر تیرہویں کی فجر بھی منی میں ہوگئی تو پھر تیرہویں کی رمی بھی واجب ہوگی ، اس کے چھوڑنے سے دم لازم آئے گا۔ (۲)

(۱) والرجل والمرأة في الرمي سواء الا أن رميها في الليل أفضل ، فلا تجوز النيابة عن المرأة بغير عذر تنبيه: قد تبين مما قدمنا أنهم جعلوا خوف الزحام عذراً للمرأة ولمن به علة ، أو ضعف في تقديم الرمي قبل طلوع الشمس أو تأخيرها إلى الليل الخ . (غنية الناسك : (ص: ۱۸۸) باب رمي الجمار ، ط: فصل في شرائط الرمي ، السادس : أن يرمي بنفسه ، ط: إدارة القرآن)

مناسك ملاعلى قارى : (ص: ۱۲۵) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل في شرائط الرمي و واجباته الخ ، ط: مطبعة الترقى الماجدية بمكة المحمية ، الطبعة الأولى ۱۳۲۸ھ .

(۲) قال الله تعالى : ﴿ واذكر الله في أيام معدودات فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه لمن اتقى ﴾ (البقرة : ۲۰۳)

ولاخلاف بين أهل العلم أن المعدودات أيام التشريق ، وقد روى ذلك عن علي وعمر وابن عباس وابن عمر وغيرهم ولم يختلف أهل العلم أن أيام منى ثلاثة بعد يوم النحر وان للحاج أن يتعجل في اليوم الثاني منها إذا رمي الجمار وينفر وأن له أن يتأخر إلى اليوم الثالث حتى يرمي الجمار فيه ثم ينفر وقال أصحابنا : أنه إذا لم ينفر حتى غابت الشمس فلا ينبغي له أن ينفر حتى يرمي جمره اليوم الثالث ولا يلزمه ذلك إلا أن يصبح بمنى فحينئذ يلزمه رمي اليوم الثالث ولايجوز تركه ، ولانعلم خلافا بين الفقهاء أن من أقام بمنى إلى اليوم الثالث أنه لايجوز له النفر حتى يرمي ، وإنما قالوا : إنه لايلزمه رمي اليوم الثالث بإقامته بمنى إلى أن يمسي وإذا أقام حتى يصبح من اليوم الثالث لزمه الرمي بلاخلاف . (أحكام القرآن للجصاص : (۴۳۱/۱ ، ۴۳۳) باب أيام منى والنفر فيهما ، ط: قديمي)

عن عمر أنه قال : من أدركه المساء في اليوم الثاني فليقم إلى الغد حتى ينفر مع الناس ، قال تحته: قوله: عن عمر الخ فيه دلالة على ما ذهب إليه أبو حنيفة والجمهور: أنه من أقام =

باریک دوپٹہ پہن کر حرمین میں آنا

☆ عورتوں کے لئے باریک دوپٹہ پہن کر گھر سے باہر نکلنا حرام ہے۔ (۱) اور

حرمین شریفین میں اس طرح آنے سے تو اور بھی بڑا گناہ ہوگا۔ (۲)

= ولم ينفر في اليوم الثاني من أيام التشريق - وهو يوم النفر الأول - حتى غربت الشمس يكره له أن ينفر حتى يرمى في الرابع (من أيام الرمي وهو الثالث من أيام التشريق) ثم عند أي حنفية رحمه الله يسقط الرمي ينفره قبل طلوع فجر الرابع، فلو نفر من الليل قبل طلوعه لاشيئ عليه في الظاهر عن الإمام وقدرأ ساء..... ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمي يلزمه الدم اتفاقاً. (إعلاء السنن: ۱۸۱/۱، ۱۸۲) أبواب رمى الجمار وأدابه، باب جمرة العقبة يوم النحر الخ، ط: إدارة القرآن) المسلك المقتسط في المنسك المتوسط المعروف بـ "مناسك ملا علي قاري": (ص: ۱۲۲) باب رمى الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هذه الأيام، ط: مطبعة الترقى الماجدية بمكة المحمية، الطبعة الأولى ۱۳۲۸ هـ.

(۱) مالک عن علقمة بن أبي علقمة عن أمه أنها قالت: دخلت حفصة بنت عبد الرحمن على عائشة زوج النبي ﷺ وعلى حفصة خمار رقيق فشقته عائشة وكستها خماراً كثيفاً. (موطأ مالک: (ص: ۷۰۸، ۷۰۹) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: نور محمد كراچی)

✍ خمار يكسر الخاء المعجمة ثوب تغطي المرأة به رأسها (رقيق) يصف ماتحته من الشعر (فشقته عائشة) أي خرقة لثلا تعود للبه بعد ذلك (وكستها خماراً كثيفاً) أي غليظاً لا يصف البدن، قال الباجي: يحتمل والله أعلم أن يكون خمارها مع رفته من الخفة ما يصف ماتحته من الشعر، ويحتمل أن يكون رقيقاً لا يستر الأعضاء..... فكرهت لها ذلك عائشة وشقته لتمنعها من الاختصار به في المستقبل وأعطتها ماتختم به، خماراً كثيفاً..... ورتبها الجنس الذي شرع له الاختصار به. (أوجز المسالك: ۲۱۱/۱۴) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) (وقال ابن مسعود) رضي الله عنه (ما من بلد يؤخذ العبد فيه بالهمة) وفي نسخة بالنية..... (قبل العمل الا مكة)..... (وتلا)..... (قوله؛ عز وجل: ومن يرد فيه بالحد بظلم ندقه من عذاب أليم أي أنه على مجرد الإراادة)..... (ويقال: إن السيئات تضاعف بهما كما تضاعف الحسنات)..... قلت: ونقل ذلك عن ابن عباس ونقله ابن الجوزي عن مجاهد..... (وقال ابن عباس) رضي الله عنهما (لأن أذن سبعين ذنبا بركية أحب إلى من أن أذن ذنبا واحد بمكة) نقله صاحب القوت قال (وركية) أي بالضم ممنوعاً (منزل بين مكة والطائف)..... وقال: ذلك الكلام لما قيل له: مالک لاتمكث بمكة كثيراً؟ فقال: مالي والبلد الذي تضاعف فيه السيئات كما تضاعف فيه الحسنات لأن أذن الخ. (اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين: ۴/۷۸، ۴/۷۹) كتاب إسرار الحج، الباب الأول، الفصل الأول، فضيلة المقام بمكة و كراهية، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

اس لئے خواتین گھر اور رہائش سے باہر نکلتے وقت ایسا باریک دوپٹہ نہ پہنیں جس سے بدن سراور بال نظر آتے ہوں ورنہ بہت ہی بڑی گنہگار ہوگی۔ (۱) ☆ ایسا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھنا صحیح نہیں جس سے بال نظر آتے ہوں۔ (۲)

باریک کپڑا پہن کر حرمین میں آنا

☆ عورتوں کو ایسا باریک کپڑا پہن کر باہر نکلنا حرام ہے جس سے بدن نظر آتا

= الفتوحات المکیة: (۷۵۸/۱) الباب الثاني والسبعون في الحج، أحاديث مكة والمدينة، الحديث التاسع في احتكار الطعام بمكة، ط: دار صادر، بيروت.

(۱) مالک عن علقمة بن أبي علقمة عن أمه أنها قالت: دخلت حفصة بنت عبد الرحمن على عائشة زوج النبي ﷺ وعلى حفصة خمار رقيق فشقته عائشة وكستها خماراً كثيفاً. (موطأ مالک: (ص: ۷۰۸، ۷۰۹) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: نور محمد كراچی)

✍ خمار بكسر الخاء المعجمة ثوب تغطي المرأة به رأسها (رقيق) يصف ماتحته من الشعر (فشقته عائشة) أي خرقة لثلا تعود للبه بعد ذلك (وكستها خماراً كثيفاً) أي غليظاً لا يصف البدن، قال الباجي: يحتمل والله أعلم أن يكون خمارها مع رفته من الخفة ما يصف ماتحته من الشعر، ويحتمل أن يكون رقيقاً لا يستر الأعضاء..... فكرهت لها ذلك عائشة وشقته لتمنعها من الاختصار به في المستقبل وأعطتها ماتختم به، خماراً كثيفاً..... ورتبها الجنس الذي شرع له الاختصار به. (أوجز المسالك: ۲۱۱/۱۴) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) وشعر المرأة ما على رأسها عورة وأما المسترسل ففيه روايتان الأصح أنه عورة كذا في الخلاصة، وهو الصحيح وبه أخذ الفقيه أبو الليث وعليه الفتوى كذا في معراج الدراية..... والشوب الرقيق الذي يصف ماتحته لاتجوز الصلاة فيه كذا في التبيين. (الهندي: ۵۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية)

✍ تبين الحقائق: (۲۵۲/۱، ۲۵۳) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

✍ شامي: (۴۱۰/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ط: سعيد.

✍ البحر: (۲۶۸/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

ہو یا سر کے بال نظر آتے ہوں۔ (۱)

☆ ایسا باریک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے جس سے بال وغیرہ نظر

آتے ہوں۔ (۲)

باغ

کسی کے پاس ضرورت سے زائد باغ ہے، اس کی آمدنی کا محتاج نہیں ہے اور اس کی اتنی مالیت ہے کہ اس کو بیچ کر حج کر سکتا ہے، تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔ (۳)

(۱) عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: صنفان من أهل النار ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وإن ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا . (مسلم : ۲۰۵/۲) كتاب اللباس ، باب النساء الكاسيات العاريات ، ط : قديمي

نووی علی مسلم : (۲۰۵/۲) باب النساء الكاسيات العاريات ، ط : قديمي

مؤطا مالک : (ص : ۷۰۹) كتاب الجامع ، مايكره للنساء لبسه من الثياب ، ط : نور محمد . (كاسيات) قال ابن عبد البر : أراد اللواتي يلبسن من الثياب الشيء الخفيف الذي يصف ولا يستر وقيل معناه : تستر بعض بدنهن وتكشف بعضه إظهاراً للجمال ونحوه وقيل : معناه تلبس ثوباً رقيقاً يصف لون بدنهن انتهى . وقال الباجي : قال عيسى بن دينار : تفسيره يلبس ثياباً رقائقاً فهن كالكاسيات يلبسن تلك الثياب ، وهن عاريات ؛ لأن تلك الثياب لا توارى منهن ما ينبغي لهن أن يسترنه من أجسادهن وفي العتبية عن ابن القاسم : عاريات ، تلبسن الرقيق ، ويحتمل عندي أن يكون ذلك لمعنيين : أحدهما الخفة فيشف عما تحته فيدرك البصر ماتحته من المحاسن ، ويحتمل أن يريد به الثوب الرقيق الصفيق الذي لا يستر الأعضاء بل يبدو حجمها (لا يدخل الجنة) قال ابن عبد البر : هذا عنده محمول على المشيئة ، وإن هذا جزاؤه . (أوجز المسالك إلى مؤطا مالک :

۲۱۲/۱۴) كتاب الجامع ، مايكره للنساء لبسه من الثياب ، ط : دار الكتبن العلمية بيروت

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة رقم : ۲ ، في الصفحة السابقة : ۱۶۶ . (وشعر المرأة ما على رأسها عورة)

(۳) (وإن كان له) أي لشخص (مسكن فاضل) (أو كرم) أي بستان عنب ونحوه من أشجار ثمار زائدة على مقدار التفكه بها (يجب بيعها) أي على صاحبها (إن كان به) أي بثمانها (وفاء بالحج) أي بنفقة أداء الحج . (المسلك المتقسط في المسلك المتوسط المعروف بـ

”مناسك الملا على قارى“ : (ص : ۱۱) باب شرائط الحج ، ط : مطبعة الترقى الماجدية بمكة المحمية ، الطبعة الأولى

الهندية : (۲۱۸/۱) كتاب المناسك ، الباب الأول ، وأما شرائط وجوبه ، ط : رشيدية . (التاتارخانية : ۲۳۲/۲) كتاب الحج ، الفصل الأول في بيان شرائط الوجوب ، ط : ادارة القرآن .

الهندية : (۲۱۸/۱) كتاب المناسك ، الباب الأول ، وأما شرائط وجوبه ، ط : رشيدية . (التاتارخانية : ۲۳۲/۲) كتاب الحج ، الفصل الأول في بيان شرائط الوجوب ، ط : ادارة القرآن .

بال

☆ اگر بال محرم کے کسی فعل کے بغیر از خود گر جائیں تو کچھ لازم نہیں۔ (۱)

اور اگر بال محرم کے ایسے فعل سے گریں جس کا اس کو شریعت کی جانب سے

حکم دیا گیا ہے جیسے نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور وضو کے دوران بال

گر گئے تو تین بال تک ایک مٹھی گندم صدقہ کرنا کافی ہے۔ (۲)

☆ وضو کرتے ہوئے یا کسی اور طرح داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی

گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔ (۳)

اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت

(۱) لا يخفى أن الشعر إذا سقط بنفسه لا محذور فيه ولا محذور لاحتمال قلعه قبل إحرامه وسقوطه بغير قلعه . (مناسك الملا على قارى : (ص : ۱۶۷) باب الجنایات ، فصل في سقوط الشعر ، ط : مطبعة الترقى الماجدية بمكة المحمية ، الطبعة الأولى)

غنية الناسك : (ص : ۲۵۸) باب الجنایات ، الفصل الرابع ، تنبيه : ط : ادارة القرآن .

(۲) وأما إذا سقط بفعل المأمور به كالوضوء ، ففي ثلاث شعرات كف واحدة من طعام ، أفاده أبو السعود . (غنية الناسك : (ص : ۲۵۶) باب الجنایات ، الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر ، ط : ادارة القرآن)

هشام عن محمد رحمه الله تعالى : إذا سقط من شعر رأس المحرم أو لحيته عند وضوءه ثلاث شعرات ، فعليه كف من طعام . (المحيط البرهاني : (۳۳۵/۳) كتاب المناسك ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب الإحرام ، نوع منه في حلق الشعر وقلم الأظفار ، ط : ادارة القرآن)

التاتارخانية : (۵۰۲/۲) كتاب الحج ، الفصل الخامس ، نوع منه في حلق الشعر ، ط : ادارة القرآن .

(۳) (ولو سقط من رأسه أو لحيته ثلاث شعرات عند الوضوء أو غيره) أي حين مسه وحكه (فعليه كف من طعام) . (مناسك الملا على قارى : (ص : ۱۶۷) باب الجنایات ، فصل في سقوط الشعر ، ط : مطبعة الترقى الماجدية بمكة المحمية ، الطبعة الأولى)

وانظر الحاشية السابقة أيضًا .

صدقہ کر دے۔ (۱)

اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت

صدقہ کر دے۔ (۲)

☆ اگر احرام کی حالت میں دو تین بال منڈالے یا کائے تو ہر بال کے

بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔ (۳)

اور تین بال سے زائد میں ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ

کر دے۔ (۴)

☆ اگر نوچنے، کھجلائے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر

بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔ (۵)

(۵، ۳، ۱) وإن نتف من رأسه أو من أنفه أو من لحيته شعرات ففي كل شعرة كف من الطعام.
(التاتارخانية: (۵۰۱/۲) كتاب الحج، الفصل الخامس، نوع منه في حلق الشعر، ط: إدارة القرآن
الهندية: (۲۴۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن، الفصل الثالث في حلق الشعر الخ، ط: رشيدية.
الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۸۹/۱) كتاب الحج، فصل فيما يجب بلبس
المخيط وإزالة التفث، ط: رشيدية.

(۴، ۲) وينبغي أن يراد بقوله: وفي أقل من الربع صدقة أي بعد أن يكون خصلة لما في الخانية.....
وفي خصلة نصف صاع اهدفتين أن نصف الصاع إنما هو في الزائد على الشعرات الثلاث. (غنية
الناسك: (ص: ۲۵۶) باب الجنایات، الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن
ولو حلق أو نتف خصلة من رأسه) وهي بضم الخاء المعجمة شعر مجتمع أو قليل منه (فعليه
صدقته) أي نصف صاع على مافي الخزانة، الأكمل. (مناسك الملا على قاری: (ص: ۱۶۷) باب
الجنایات، فصل في سقوط الشعر، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكة المحمية الطبعة الأولى)
وإن نتف الأقل منه أطعم لذلك نصف صاع، وفي كل موضع قلنا: بوجوب الصدقة،
فلاینقص عن طعام مسكين واحد نصف صاع، صاع من حطة. (المحيط البرهانی: (۳/۳۵
۲۳۵) كتاب المناسك، الفصل الخامس، نوع منه في حلق الشعر، ط: إدارة القرآن

الصدقة: نصف صاع من البر، أو قيمة ذلك من الدراهم عند الحنفية. (الفقه الإسلامي
وأدلته: (۳/۲۳۷) الباب الخامس الحج والعمرة، الفصل الأول، المبحث الحادی عشر
جزء الجنایات، ط: مكتبة رشيدية كوئٹہ

تین سے زائد بال پر پونے دو کلو گیموں صدقہ کریں۔ (۱)

☆ اگر بال کے متعلق اوپر لکھی ہوئی جنایت ایک سے زائد مرتبہ ہوئی ہے اور

وہ ایک ہی مجلس کے اندر ہے تو ایک صدقہ کافی ہے، بشرطیکہ اول جنایت کا صدقہ نہ

دیا ہو۔ (۲)

☆ سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال اگر خود بخود گر جائیں تو اس پر کچھ بھی واجب

نہیں ہوگا۔ (۳)

بال بیماری کی وجہ سے گریں

جو بال ہاتھ لگانے سے گرتے ہیں، ان کے گرنے پر کفارہ واجب ہے،

ہر بال پر مٹھی بھر گندم ہے۔ (۴)

اور جو بال ہاتھ لگانے کے بغیر بیماری کی وجہ سے گرتے ہیں ان پر کچھ واجب

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۲، في الصفحة الماضية. (وينبغي أن يراد بقوله: (۲)
(ولو حلق رأسه ولحيته وباطيه وكل بدنه في مجلس واحد، فعليه دم واحد لاتحاد المحل
معنى باتحاد المقصود، وهو الاتفاق، إلا إذا كفر للأول، كما لو حلق رأسه وأراق دمًا ثم حلق
لحيته لزمه دم آخر، وإن اختلفت المجالس، فكل مجلس موجب جنابة عندهما لا اختلاف
المحل حقيقة، وعند محمد دم واحد مالم يكفر للأول الخ. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۶)
الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن
(۳) انظر إلى الحاشية رقم: ۱، على الصفحة: ؟؟؟؟. (لا يخفى أن الشعر إذا سقط)
(۴) وإذا سقط بفعل المحرم بأن أحس به وأدركه، فحينئذ يلزمه الجزاء، أفاده الشارح. (غنية
الناسك: (ص: ۲۵۸) باب الجنایات، الفصل الرابع، تنبيه: ط: إدارة القرآن
مناسك الملا على قاری: (ص: ۱۶۷) باب الجنایات، فصل في سقوط الشعر، ط: مطبعة
الترقی الماجدية بمكة المحمية، الطبعة الأولى.

وإن نتف من رأسه أو من أنفه أو من لحيته شعرات ففي كل شعرة كف من الطعام.
(التاتارخانية: (۵۰۱/۲) كتاب الحج، الفصل الخامس، نوع منه في حلق الشعر، ط: إدارة
القرآن)

نہیں ہے۔ (۱)

بال جل گئے

اگر احرام کی حالت میں روٹی پکاتے ہوئے کچھ بال جل گئے تو صدقہ دے۔ (۲)

(۱) بخلاف ما إذا تناسره شعره بالمرض أو النار فلا شيء عليه ؛ لأنه ليس للزينة وإنما هو شين كذا في المحيط أيضاً . (البحر : ۹/۳) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط: سعيد)

شامی : (۵۴۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط: سعيد .

غنية الناسك : (ص: ۲۵۸) باب الجنائيات ، الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن .

مناسك ملا علی قاری : (ص: ۱۶۷) باب الجنائيات ، فصل في سقوط الشعر ، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكة المحمّية الطبعة الأولى .

(۲) وإذا خبز فاحترق بعض شعره تصدق وفي المحيط: وإذا خبز العبد فاحترق بعض شعره يده في التنوير، فعليه إذا عتق صدقة، قال الشارح: وإذا كان شعر يده كاملاً، فالواجب الدم اهـ. غنية الناسك: (ص: ۲۵۸) باب الجنائيات، الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، تنبيه، ط: إدارة القرآن) وإذا خبز المحرم فاحترق بعض شعره تصدق له . (الهندية: ۲۴۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن، الفصل الثالث في حلق الشعر الخ، ط: رشيديه)

وإن خبز العبد) أى مثلاً (فاحترق شعر يده فعليه صدقة إذا عتق) وفيه أنه إذا كان شعر يده كاملاً فالقياس وجوب الدم ففي جوامع الفقه: وإن خبز عبد فاحترق بعض شعره يتصدق، وفي المحيط: إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يده في التنوير فعليه إذا عتق صدقة. (المسلك المتقسط في المسلك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا علی قاری": (ص: ۱۶۷) باب الجنائيات، فصل في سقوط الشعر، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكة المحمّية، الطبعة الأولى)

إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يده فعليه الدم إذا عتق. (الناظر خانية: ۵۰۲/۲) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم، نوع منه في حلق الشعر، ط: إدارة القرآن) إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يده في التنوير فعليه الدم إذا عتق. (المحيط البرهاني: ۴۳۵/۳، ۴۳۶) كتاب المناسك، الفصل الخامس، نوع منه في حلق الشعر، ط: إدارة القرآن)

وأراد المصنف بالحلق الإزالة سواء كان بالموسى أو غيره فلو أزاله بالنورة أو تنف لحيته أو احترق شعره بخبزة أو مسه بيده فسقط فهو كالحلق كما في المحيط . (البحر الرائق : ۹/۳) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط: سعيد)

فلو أزاله بالنورة أو تنف لحيته ۰ و احترق شعره بخبزة أو مسه بيده وسقط فهو كالحلق . (شامی : ۵۴۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط: سعيد) =

اور اگر مرض کی وجہ سے گر گئے یا سوتے ہوئے جل گئے تو کچھ واجب

نہیں ہے۔ (۱)

بال دوا سے ختم کرنا

”دوا سے بال صاف کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۹۵/۲)

بالغ اولاد کا حج

☆ اگر کسی نے اپنی بالغ لڑکی یا لڑکے کو حج کرنے کے لئے بطور ملکیت رقم

دی، تو ان پر حج فرض ہو جائے گا اگر انہوں نے اس طرح والد سے رقم لے کر حج کر لیا تو حج ادا ہو جائے گا۔ (۲) مالدار ہونے کے بعد دوبارہ ان پر حج فرض نہیں

= فأنما في مناسك الفارسي من قوله : وما سقط من شعرات رأسه ولحيته عند الوضوء لزمه كف من طعام الا ان تزيد على ثلاث شعرات ، فان بلغ عشرة لزمه دم وكذا اذا خبز فاحترق ، ذلك غير صحيح لما علمت من أن القدر الذي يجب فيه الدم هو الربع من كل منهما ، نعم في الثلاث كف من طعام . (فتح القدير : ۴۴۵/۲) كتاب الحج ، باب الجنائيات ، ط: رشيديه)

(۱) بخلاف ما إذا تناسره شعره بالمرض أو النار فلا شيء عليه (رد المحتار) وقوله : أو النار محمول على عدم المباشرة منه بأن كان نائماً أو نحوه (كبير) . (غنية الناسك : (ص: ۲۵۸) باب الجنائيات ، الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن)

انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة السابقة رقم: ۱۷۱، ايضاً . (۲) ولو وهب الأب لابنه ما لا يحج به لم يجب قبوله؛ لأن شرائط الوجوب لا يجب تحصيلها وهذا منها ”قال في الرد: (قوله ولو وهب الأب لابنه الخ) وكذا عكسه..... ومراده افادة أن القدرة على الزاد والراحلة لا بد فيها من الملك دون الاباحة والعارية“. (شامی : ۴۶۱/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

ولا تثبت الاستطاعة بالعارية والاباحة فلو بذل الابن لأبيه الطاعة وأباح له الزاد والراحلة لا يجب عليه الحج وكذا لو وهب مال ليحج به لا يجب عليه بقبوله ؛ لأن شرط الوجوب لا يجب تحصيله ، فلو قبل وجب عليه الحج إجماعاً . (غنية الناسك : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، السادس الاستطاعة ، لا تثبت الاستطاعة بالعارية ، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۱۷/۱) كتاب المناسك، الباب الأول، وأما شرائط وجوبه الخ، ط: رشيديه . البحر الرائق: (۳۱۳/۲) كتاب الحج، ط: سعيد . فتح القدير : (۳۲۲/۲) كتاب الحج ، ط: رشيديه .

ہوگا۔ (۱) ہاں اگر مزید حج کریں گے تو ثواب ملے گا۔ (۲)

اگر کسی لڑکے یا لڑکی نے بالغ ہونے کے بعد باپ کی زندگی میں باپ کے پیسے سے حج کیا، تو باپ کے انتقال کے بعد باپ کی وارثت پانے پر دوبارہ حج فرض نہیں ہوگا، پہلے حج سے فرض ادا ہو گیا۔ (۳)

(۱) (السادس الاستطاعة) وہی شرط الوجوب لا شرط الجواز والوقوع عن الفرض حتی لو تكلف الفقير وحج، ونوى حج الفرض أو أطلق جاز له وسقط عنه فرضه. (المسلك المتقسط فی منسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا علی قاری": (ص: ۱۰۰) باب شرائط الحج، مطبعة الترقی الماجدية بمكة المحمّية، الطبعة الأولى)

❏ بدائع الصنائع: (۱۲۰/۲) كتاب الحج، فصل وأما شرائط فرضيته الض، ط: سعيد.

❏ الهندية: (۲۱۷/۱) كتاب المناسك، الباب الأول، وأما شرائط وجوبه، ط: رشيدية.

(۲) وعن ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: تابعوا بين الحج والعمرة فإنهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة. رواه الترمذی والنسائي. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسك، الفصل الثاني، ط: قديمي)

❏ (.....تابعوا بين الحج والعمرة) أى قاربوا بينهما أما بالقران أو بفعل أحدهما بعد الآخر، قال الطيبي رحمه الله: إذا اعتمرتم فحجوا وإذا احتججتم فاعتمرروا. (مرقاة المفاتيح: (۲۷۵/۵) كتاب المناسك، الفصل الثاني، ط: مكتبة امداديه ملتان)

❏ شرح الطيبي على المشكاة: (۲۷۷/۵) كتاب المناسك، الفصل الثاني، ط: ادارة القرآن.

❏ عن أبي هريرة قال: خطبنا رسول الله ﷺ فقال: يا أيها الناس قد فرض عليكم الحج فحجوا، فقال رجل: أكل عام يا رسول الله؟ فسكت حتى قالها ثلاث فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم، ثم قال: ذروني ما تركتم فإنما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤلهم واختلافهم على أنبيائهم، فإذا أمرتكم بشئ فأتوا منه ما استطعتم، وإذا نهيتكم عن شئ فدعوه، رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (۲۲۰، ۲۲۱) كتاب المناسك، الفصل الأول، ط: قديمي)

❏ (الحج فرض مرة بالإجماع على كل من استجمعت فيه الشرائط)..... وهو فرض عين بالاخلاف مرة. قوله: (مرة) ونقل ابن المنذر الإجماع على أن الحج لا يجب في العمر إلا مرة واحدة، كذا في البحر العميق. (إرشاد الساري: (ص: ۳۲، ۳۶) باب شرائط الحج، ط: الامدادية مكة المكرمة)

(۳) (وأما فرضيته) فالحج فريضة محكمة..... وأن لا يجب في العمر الا مرة كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۲۱۶/۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته الخ، ط: رشيدية) =

بال کا ثنا

☆ حاجی قربانی سے فارغ ہو کر اپنے بال خود بھی اتار سکتا ہے، اور کسی دوسرے ایسے محرم کے جو قربانی کر کے فارغ ہوا ہے اسکے بال بھی اتار سکتا ہے۔ (۱)

☆ اگر دو حاجی حلق سے پہلے تمام کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں، اور اب صرف بال کاٹنے ہی کا کام باقی ہے تو اس وقت ایک محرم حاجی دوسرے محرم کے بال اتار سکتا ہے۔ (۲)

☆ احرام کھولنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے اور باپ اپنی بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے۔ (۳)

☆ عورتیں بال کاٹنے کا کام آپس میں خود بھی کر سکتی ہیں۔ (۴)

❏ وسبب وجوب الحج ما أشار الله تعالى إليه في قول: "حج البيت"..... ولهذا لا يجب في العمر الا مرة واحدة..... والأصل فيه حديث الاقرع بن حابس رضى الله تعالى عنه حيث قال يا رسول الله! الحج في كل عام أم مرة؟ فقال ﷺ: بل مرة، فما زاد فتطوع. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۲/۴) كتاب المناسك، ط: دار المعرفة)

❏ بدائع الصنائع: (۱۱۹/۲) كتاب الحج، فصل وأما كيفية فرضه، ط: سعيد.

(۲، ۳، ۴) عن المسور و مروان في حديث عمرة الحديبية والصلح: أن النبي ﷺ لما فرغ من قضية الكتاب قال لأصحابه: قوموا فانحروا ثم احلقوا، قال فوالله ما قام منهم رجل حتى قال ذلك ثلاث مرّات فلما لم يقم منهم أحد دخل على أم سلمة فذكر لها ما لقي من الناس، فقالت أم سلمة: يا نبي الله أتحب ذلك؟ أخرج ثم لا تكلم أحداً منهم كلمة حتى تنحر بدنك وتدعو حالقك فيحلقك، فخرج فلم يكلم أحداً منهم حتى فعل ذلك نحر بدنه، ودعا حالقه فحلقه، فلما رأوا ذلك قاموا فنحروا، وجعل بعضهم يحلق بعضاً حتى كاد بعضهم يقتل بعضاً غمّاً. الحديث أخرجه البخارى مطولاً..... (إعلاء السنن: (۴۲۷/۱۰) كتاب الحج، مسائل شتى تتعلق بالحج، باب هل يجب على المحصر الحلق إذا حل في مكانه ولم يصل إلى البيت، ط: ادارة القرآن)

❏ ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم جاز له الحلق، لم يلزمهما شئ. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في الحلق، ط: ادارة القرآن)

❏ إرشاد الساري: (ص: ۳۲۲) باب مناسك منى، فصل: في الحلق والتقصير، ط: امداديه مكة المكرمة.

☆ حج سے فارغ ہونے کے بعد ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حرم کی حدود میں مردوں کے لئے بال منڈوانا یا ایک پور کے برابر کاٹنا ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ایک پور کے برابر کاٹنا ضروری ہے۔ (۱)

☆ حاجی کے لئے حرم کی حدود سے باہر یا ایام نحر کے بعد بال منڈوانے یا کاٹنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ اگر کسی حاجی نے احرام سے نکلنے کے لئے ایام نحر کے بعد حرم کی حدود کے (۱) ثم يحلق أو يقصر ، والحلق أفضل والتقصر : أن يأخذ الرجل والمرأة من رؤوس الشعر ربع الرأس مقدار الأئمة ، كذا في التبيين ثم الحلق مؤقت بأيام النحر هو الصحيح . (الهندية : ۲۳۱ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشيدية

☆ وأما واجباته فخمسة : الحلق أو التقصير الخ . (الهندية : ۲۱۹ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الأول ، ط : رشيدية

☆ قال رضى الله عنه : الحلق أفضل من التقصير والتقصر يجزى ، وهو أن يأخذ شيئاً من أطراف شعره ، ورواه في الكتاب عن ابن عمر رضى الله عنه أنه سئل : كم تقصر المرأة؟ فقال : مثل هذه ، يعنى مثل الأئمة قال : وأكره له أن يؤخر الحلق حتى تذهب أيام النحر ، والحاصل أن عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى : الحلق للتحلل في الحج مؤقت بالزمان وهو أيام النحر ، وبالمكان وهو الحرم . (كتاب المبسوط للسرخسي : ۷۰ / ۳) كتاب المناسك ، باب الحلق ، ط : دار المعرفة

☆ وأما واجباته فستة : والحلق أو التقصير في أوانه ومكانه . (غنية الناسك : ص : ۴۵) فصل : واجباته فستة ، ط : إدارة القرآن

☆ وأول وقت صحة الحلق في الحج طلوع فجر يوم النحر وآخر وقت الوجوب غروب الشمس من آخر أيام النحر . (المسلك المتقسط في المناسك المتوسط لعلى القارى المعروف بـ "مناسك الملا على قارى" : ص : ۲۳۰ ، ۲۳۱) باب مناسك منى ، فصل في زمان الحلق ومكانه الخ ، ط : إدارة القرآن

(۲) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، عند أبي حنيفة رحمه الله عنه فالزمان أيام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم فلو حلق أو اقتصر في غير ما توقفت به لزمه الدم . (غنية الناسك : ص : ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل في الحلق ، مطلب ، ط : إدارة القرآن

☆ كتاب المبسوط للسرخسي : ۷۰ / ۳ ، ۷۱ ، كتاب المناسك ، باب الحلق ، ط : دار المعرفة

☆ بدائع الصنائع : (۲ / ۱۲۱ ، ۱۲۲) كتاب الحج ، فصل وأما بيان زمانه ومكانه ، و فصل : وأما حكم تأخيرها عن زمانه ، ط : سعيد .

باہر سرمنڈوایا یا قصر کیا تو دودم واجب ہوں گے ، ایک حرم سے باہر سرمنڈوانے یا قصر کروانے کا اور دوسرا ایام نحر سے تاخیر کا۔ (۱)

بال کتنے کاٹنا ضروری ہیں؟

☆ حج اور عمرہ کا احرام کھولنے کے لئے چار صورتیں اختیار کی جاتی ہیں ، اور ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے :

۱۔ حلق کرایا جائے یعنی استرے سے سر کے سارے بال اتار دیئے جائیں ، یہ صورت سب سے افضل ہے۔ (۲)

(۱) ولو أخر القارن والمتمتع الذبح عن أيام النحر ، فعليه دم وكذا لو حلق للحج في الحلق أيام النحر ، فلو بعدها ، فعليه دمان عند أبي حنيفة منفرداً كان أو غيره . (غنية الناسك لمحمد حسن شاه المهاجر المكي : (ص : ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع ، المطلب التاسع في ترك الواجب في الذبح والحلق ، ط : إدارة القرآن)

☆ وإذا تعدد الجنایات تعدد الجزاء . (غنية الناسك : (ص : ۲۴۱) باب الجنایات ، مقدمة ، ط : إدارة القرآن)

☆ من أخر الحلق حتى مضت أيام النحر فعليه دم وتجب شاة بتأخير النسك عن مكانه ، كما إذا خرج من الحرم وحلق رأسه سواء كان الحلق للحج أو للعمرة . (الهندية : ۲۴۴ / ۱ ، ۲۴۷) كتاب المناسك ، الباب الثامن ، الفصل الثالث ، الفصل الخامس ، ط : رشيدية

(۲) أما الأول فالحلق أو التقصير واجب عندنا إذا كان على رأسه شعر لاتحلل بدونه فدل أن الحلق أو التقصير واجب لكن الحلق أفضل ؛ لأنه روى أن رسول الله ﷺ دعا للمحلقين ثلاثاً وأما مقدار الواجب : فاما الحلق فالأفضل حلق جميع الرأس لقوله عز وجل محلقين رؤوسكم والرأس اسم للجميع ولو حلق بعض الرأس فإن حلق أقل من الربع لم يجزه وإن حلق ربع الرأس أجزأه ويكره ، أما الجواز فالن ربع الرأس يقوم مقام كله وأما الكراهة فالن المسنون هو حلق جميع الرأس لما ذكرنا ، وترك المسنون مكروه . (بدائع الصنائع : ۲ / ۱۴۰ ، ۱۴۱) كتاب الحج ، فصل وأما الحلق أو التقصير ، و : فصل وأما مقدار الواجب ، ط : سعيد

☆ غنية الناسك : (ص : ۱۷۳ ، ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل في الحلق ، ط : إدارة القرآن

☆ المسلك المتقسط في المناسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا على قارى" : (ص : ۲۲۶ - ۲۲۹) باب مناسك منى ، فصل في الحلق والتقصر ، ط : إدارة القرآن

☆ (قال) رضى الله عنه : الحلق أفضل من التقصير لما رويانا من الاثر والتقصر يجزى وهو أى يأخذ شيئاً من أطراف شعره ورواه في الكتاب عن ابن عمر رضى الله عنه أنه سئل : كم تقصر المرأة؟ =

اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا

فرمائی ہے۔ (۱)

جو شخص حج اور عمرہ جیسی کبھی کبھار نصیب ہونے والی عبادت کے لئے جانے کے بعد بھی آنحضرت ﷺ کی رحمت کی دعاؤں سے محروم رہے، تو اس کی محرومی پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے، اس لئے حج اور عمرہ پر جانے والے تمام حضرات کو چاہئے کہ پیارے نبی کی دعا سے محروم نہ رہیں، اور حلق کرنا حرام کھولیں۔

۲۔ قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال کم سے کم ایک پور کے برابر کاٹ دیئے جائیں، یہ صورت بلا کراہت جائز ہے، لیکن افضل نہیں ہے۔ (۲) اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے

۳۔ کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹ دیئے جائیں، اس سے احرام سے تو نکل جائے گا، لیکن یہ صورت مکروہ تحریمی ہے اور ناجائز ہے۔ (۳) اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے۔ کیونکہ ایک حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

جو شخص حج اور عمرہ جیسی مقدس عبادت کا خاتمہ ایک ناجائز فعل سے کرتا ہے

= فقال مثل هذه ، یعنی مثل الأنملة وكذلك ان فعله في أقل من النصف وكان بقدر الثلث أو الربع فكذلك يجزئه ولكنه مسيء في الاكتفاء بهذا المقدار . (كتاب المبسوط للسرخسي: ۷۰/۴) كتاب المناسك، باب الحلق ، ط: دار المعرفة ، بيروت

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : اللهم اغفر للمحلقين ، قالوا : وللمقصرين ، قال اللهم اغفر للمحلقين ، قالوا : وللمقصرين ، قالها ثلاثاً ، قال وللمقصرين ، رواه البخاري والجماعة ، وفي رواية قال في الرابعة : وللمقصرين . (إعلاء السنن : ۱۰/ ۱۷۶) كتاب الحج ، باب وجوب الحج أو التقصير في الحج والعمرة ، ط: إدارة القرآن

صحیح البخاری: (۲۳۳/۱) كتاب المناسك، باب الحلق والتقصير عند الاحلال، ط: قديمی.

الصحيح لمسلم: (۴۲۰/۱، ۴۲۱) كتاب الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير، ط: قديمی.

مشكاة المصابيح: (ص: ۲۳۲) كتاب المناسك، باب الحلق، الفصل الأول، ط: قديمی.

(۳، ۲) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة: ۱۷۶ . (أما الأول فالحلق أو التقصير)

اس کا حج و عمرہ قبول ہوگا یا نہیں اس پر ٹھنڈے دماغ سے سوچنا چاہئے۔

۴۔ چند بال ادھر سے اور چند ادھر سے کاٹ دیئے جائیں، جو چوتھائی سر سے کم ہوں، اس صورت میں احرام نہیں کھلے گا۔ (۱) اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے۔

بلکہ آدمی بدستور احرام میں رہے گا اور اس پر احرام کے ممنوعات کی پابندی بدستور برقرار رہے گی، سلا ہوا کپڑا پہننے اور دیگر ممنوعات کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس پر دم لازم ہوگا۔ (۲)

آج کل بہت سے ناواقف لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی اسی چوتھی صورت پر عمل کرتے ہیں مسئلہ کی رو سے یہ لوگ ہمیشہ احرام میں رہتے ہیں، اسی احرام کی حالت میں تمام ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم نے چند بال کاٹ کر احرام کھول دیا، حالانکہ ان کا احرام نہیں کھلا اور احرام کی حالت میں احرام کے خلاف چیزوں کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب کو مول لیتے ہیں، اور بہت سارے دم بھی اپنے اوپر واجب کر لیتے ہیں۔ (۳)

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة: ۱۷۶ . (أما الأول فالحلق أو التقصير)

(۲) جزاء الجنایات اما دم حتما إذا ارتكب المحذور كاملا بلا عذر الخ . (غنية الناسك : ص: ۲۳۸) باب الجنایات ، مقدمة في ضوابط ينبغي حفظها لعموم نفعها ، ط: إدارة القرآن (باب الجنایات) أى إلى ارتكاب المحظورات الشاملة للمفسدات، وترك الواجبات، (المحرم إذا جنى عمداً بلا عذر، يجب عليه الجزاء أى جزاء فعله وهو الكفارة . (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا على قارى": (ص: ۲۹۸) باب الجنایات، ط: إدارة القرآن

(۳) وإذا تعدد الجنایات تعدد الجزاء إلا إذا اتحد المجلس . (غنية الناسك : (ص: ۲۴۱) باب الجنایات ، مقدمة في ضوابط ينبغي حفظها لعموم نفعها في الفصول الآتية ، ط: إدارة القرآن

البحر العميق : (۸۱۳/۲، ۸۱۴، ۸۱۵) الباب الثامن في الجنایات ، الفصل الأول ، حكم اللبس ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

إرشاد السارى : (ص: ۴۳۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأول في اللبس ، ط:

الامدادية ، مكة المكرمة .

اس لئے عوام کو چاہئے کہ حج و عمرہ کے مسائل اہل علم سے سیکھیں اور ان پر عمل کریں محض دیکھا دیکھی سے کام نہ چلائیں۔

بال کٹوانے کی حکمت

☆ حج اور عمرہ کے بعد بال کٹوانے کی حکمت یہ ہے کہ احرام سے باہر آنے کا یہ خاص متعین طریقہ ہے، اگر یہ طریقہ مقرر نہ ہوتا تو ہر شخص اپنی اپنی خواہش کے مطابق احرام ختم کرتا، اور احرام سے باہر آنے کے لئے الگ الگ طریقے تجویز کرتا، اس سے امت میں ایک عظیم اختلاف برپا ہوتا۔ (۱)

☆ حج اور عمرہ کے اعمال ختم ہونے پر سر منڈانا یا بال کتر وانا بھی ایک عبادت ہے، گویا کہ یہ عمرہ اور حج سے فارغ ہونے کی نشانی ہے، جیسے نماز کے لئے فارغ ہونے کی نشانی سلام اور روزہ سے فارغ ہونے کی نشانی افطار ہے۔ (۲)

☆ احرام کی حالت میں بال توڑنے پر پابندی تھی اب ان تمام یا بیشتر بالوں کو کاٹ کر اس حد بندی کے خاتمہ کی تعلیم خود حد لگانے والی شریعت ہی نے دی، عمرہ اور حج کے اعمال سے فارغ ہونے سے پہلے ان بالوں کو رکھنا عبادت تھا اور عمرہ اور حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ان کو کاٹنا عبادت ہے۔ (۳)

☆ سر کے بال رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں تین طرح کے مزاج کے لوگ ہیں: (الف) بعض لوگوں کو اپنی صحت یا ذوق کے اعتبار سے بال رکھنا پسند نہیں ہوتا، اسلئے ان کو منڈوا دینے میں تکلیف نہیں ہوتی۔

(ب) بعض لوگوں کو بال رکھنا پسند ہوتا ہے مگر کبھی کبھی منڈوا دینا بھی ان کے

(۳، ۲، ۱) والسر فی الحلق أنه تعین طریق للخروج من الإحرام بفعل لا ینافی الوقار، فلو ترکهم وأنفسهم لذهب کل مذهباً، وأيضاً ففیه تحقیق انقضاء التشعث والتغیر بالوجه الأتم، ومثله کمثل سلام من الصلاة، وإنما قدّم علی طواف الإفاضة لیکون شبيهاً بحال الداخل علی الملوک فی مواخذته نفسه یأزله تشعته وغباره. (حجة الله البالغة: ۶۰/۲) مبحث فی أبواب من الحج، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

لئے کچھ مشکل نہیں ہوتا۔

(د) بعض لوگ بال رکھنے کے ایسے شوقین ہوتے ہیں کہ بالوں کا منڈوانا ان کے لئے بہت بڑی دولت کے لٹ جانے کے مترادف ہے۔

شریعت کی نظر میں اصل پسندیدہ طریقہ تو یہی ہے کہ حج اور عمرہ سے فارغ ہوتے ہی سراسترے سے بالکل صاف کر دیا جائے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے سر منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ رحمت کی دعائیں کیں، لیکن تیسرے مزاج والوں کی رعایت میں اس کی بھی اجازت دی کہ قینچی سے بالوں کے سرے اس طرح کاٹ لئے جائیں کہ تمام بال یا اکثر بال ایک پور کے بقدر کٹ جائیں۔ (۱)

واضح رہے کہ بال منڈوانے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے، عورتیں اپنی چوٹی کے آخر سے صرف ایک پور کے برابر کاٹ لیں۔ (۲)

(۱) انظر الحاشیة رقم: ۲، علی الصفحة السابقة رقم: ۱۷۶، والحاشیة رقم: ۲ علی الصفحة الآتیة رقم: ۱۸۱. أيضاً.

ثبت فی الصحیحین: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حلق رأسه فی حجة الوداع، وثبت فیهما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال: ”رحم الله المحلقين“ قالوا: والمقصرين يا رسول الله! قال: ”ورحم الله المحلقين“ قالوا: والمقصرين يا رسول الله؟ قال: والمقصرين، فقال فی الرابعة: ”والمقصرين“، وفی رواية: أَنَّهُ قال فی الثالثة: والمقصرين فجعل للمقصرين الربع أو الثلث، لئلا یخيب أحداً من أمته ﷺ. (البحر العمیق: ۲۳۳/۱) الباب الأول، فی الفضائل فضل فی الحلق والتقصير، ط: مؤسسه الریان، مکة المکرمه

إرشاد الساری: (ص: ۳۱۹) باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصير، ط: الامدادیة مکة المکرمه. (۲) ولا حلق علی المرأة لما روی عن ابن عباس رضی الله عنه عن النبي ﷺ أَنَّهُ قال: لیس علی النساء حلق، وإنما علیهنّ تقصير..... ولأنّ الحلق فی النساء مثله وللهذا لم تفعله واحدة من نساء رسول الله ﷺ، ولكنها تقصر فتأخذ من أطراف شعرها قدر أنملة..... الخ. (بدائع الصنائع: ۱۲۱/۲) کتاب الحج، فصل وأما الحلق أو التقصير، ط: سعید

إعلاء السنن: (۱۷۵/۱۰) کتاب الحج، باب وجوب الحلق أو التقصير فی الحج و العمرة الخ، ط: ادارة القرآن.

المسلك المتقسط فی المنسک المتوسّط المعروف بـ ”مناسک الملا علی قاری“: (ص: ۲۲۹) باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصير، ط: ادارة القرآن.

بال لمبے نہیں ہیں

اگر بال اتنے کم ہیں کہ ایک انگلی کے ایک پور کے برابر بال نہ کاٹے جاسکتے ہوں، تو عمرہ اور حج کے احرام سے نکلنے کیلئے منڈوانا ضروری ہے، منڈوانے کے بغیر احرام سے نہیں نکلے گا۔ (۱)

بال منڈوانا

حج اور عمرہ دونوں ہی میں بال منڈوانا افضل ہے، لیکن اگر عمرہ حج کے اعمال شروع ہونے سے کچھ ہی قبل کرے اور بال بھی لمبے ہیں تو بال کٹوانا افضل ہے، تاکہ حج میں بال منڈوا سکے، اس لئے کہ حج عمرہ سے بہتر ہے، تو بہتر کام بہتر وقت میں کرنا چاہئے، اور اگر عمرہ حج کے ایام سے بہت پہلے کرے تو ایسی صورت میں سر منڈوانا بہتر ہے، تاکہ حلق کرنے کی فضیلت حاصل کر سکے کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے بال منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ مغفرت اور رحمت کی دعا فرمائی جب کہ بال کٹوانے والوں کے لئے صرف ایک بار، اس لئے بال منڈوانا ہی افضل ہے۔ (۲)

(۱) ویجب إجراء الموسی علی الأقرع..... ومتی تعذر أحدهما لعارض تعین الآخر، فلو لبده بصمغ بحيث تعذر التقصير تعین الحلق، قال المحقق تحته فی الرد: (قوله: ومتی تعذر أحدهما) أى الحلق و التقصير..... (قوله: فلو لبده الخ) مثال لتعذر التقصير و مثله مالو كان الشعر قصیراً فیتعین الحلق. (شامی: ۵۱۶/۲) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید

فتح القدیر: (۳۸۶/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، قبیل: وهذه الفروع تتعلق بالطواف، ط: رشیدیہ. الهندیة: (۲۳۱/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ.

(۲) وإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر والحلق أفضل للرجال ومكروه للنساء كراهة تحریم الا الضرورة. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۳) باب مناسک منی يوم النحر، فصل فی الحلق، ط: ادارة القرآن) وإنما دعا للمحلّين ثلاثاً وللمقصّرين مرةً إبانةً لفصل الحلق..... (حجة الله البالغة: ۲/۲۵)

(۲۵) مبحث فی أمور تتعلق بالحج، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی) إرشاد الساری: (ص: ۳۱۹) باب مناسک منی، فصل فی الحلق و التقصير، ط: امدادیہ مکة المكرمة.

بال منڈوانا افضل ہونے کی وجہ

حج افراد میں رمی کے بعد اور حج تمتع اور قرآن میں قربانی کے بعد، اور عمرہ میں صفا مروہ کی سعی کے بعد احرام کھولا جاتا ہے، اور احرام کھولنے کا افضل طریقہ سر منڈوانا ہے اور قصر کرانا یعنی سر کے بالوں کو چھوٹا کرنا دوسرا طریقہ ہے، اور یہاں افضل طریقہ یعنی سر منڈوانے کی حکمت بیان کی جا رہی ہے، جس طرح نماز کی تحریمہ سے نکلنے کا طریقہ سلام پھیرنا ہے اسی طرح احرام سے نکلنے کا طریقہ سر منڈوانا ہے، اور یہ طریقہ دو وجہوں سے تجویز کیا گیا ہے۔

پہلی وجہ: احرام سے نکلنے کا یہ مناسب طریقہ ہے، وقار کے خلاف نہیں ہے، اس لئے یہ طریقہ متعین کیا گیا ہے، کیونکہ اگر لوگوں کو آزاد چھوڑ دیا جاتا کہ وہ جس طرح چاہیں احرام کے خلاف کسی بھی عمل کے ذریعہ احرام سے نکل سکتے ہیں تو معلوم نہیں لوگ کیا کیا حرکتیں کرتے، کوئی جماع کرتا، کوئی شکار کرتا، اور کوئی کچھ اور عمل کرتا جیسے اگر نماز سے نکلنے میں آزادی دیدی جاتی کہ لوگ کوئی بھی نماز کے منافی عمل کر کے نماز سے نکل سکتے ہیں تو معلوم نہیں لوگ کیا کیا مناسب اور نامناسب حرکتیں کر کے نماز سے نکلتے، اس لئے سلام کے ذریعہ نماز سے نکلنا واجب کیا گیا، کیونکہ یہ ایک باوقار طریقہ ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے بھی ”سلام“ ایک ذکر ہے اسی طرح احرام سے نکلنے کے لئے بھی ایسی راہ تجویز کی گئی جو وقار اور متانت کے خلاف نہیں ہے۔ (۱)

دوسری وجہ: احرام میں سرمٹھی سے بھر جاتا ہے، بالوں کی جڑوں میں میل جم جاتا ہے اور سر سے میل کچیل اسی وقت دور ہو سکتا ہے جب کہ سر منڈوا دیا جائے اس

(۱) والسر فی الحلق أنه تعین طریق للخروج من الإحرام بفعل لا ینافی الوقار فلو ترکهم وأنفسهم لذهب کل مذهباً، وأيضاً ففيه تحقیق انقضاء التشعث والتغير بالوجه الأتم ومثله کمثل السلام من الصلاة وإنما قدّم علی طواف الإفاضة لیكون شبيهاً بحال الدّاخل علی الملوك فی مؤاخذته نفسه بإزالة تشعثه وغباره. (حجة الله البالغة: ۲/۲۰) مبحث فی أبواب من الحج، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

لئے یہ افضل ہے۔

نیز جب بادشاہوں کے دربار میں جاتے ہیں تو صفائی کا خوب اہتمام کرتے ہیں، حجاج احرام کھول کر طواف زیارت کے لئے اللہ کے دربار میں حاضری دیں گے، اس لئے ان کو بھی خوب صاف ہو کر حاضر ہونا چاہئے، اور سر منڈوانے سے سر کا میل کچل اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اس لئے یہ افضل ہے۔ (۱)

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سر منڈا کر احرام کھولنے کا اثر کئی دن تک باقی رہتا ہے، جب تک بال بڑھ نہیں جائیں گے ہر دیکھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ اس نے حج کیا ہے، اس سے حج کی شان بلند ہوگی اس لئے قصر سے حلق افضل ہے۔ (۲)

بال منڈوانے کی جنایت

☆ احرام کی حالت میں چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی یا اس سے زیادہ کے بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کئے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۲۰۱) وإنما دعا للمحلقين ثلاثاً وللمقصرين مرة إبانة لفضل الحلق، وذلك لأنه أقرب لزوال الشعث المناسب لهيئة الداخلين على الملوك، وأدنى أن يبقى أثر الطاعة وبرئ منه ذلك ليكون أنه بطاعة الله. (حجة الله البالغة: ۲۵/۲) مبحث في أمور تتعلق بالحج، ط: كتب خانہ رشیدیہ دہلی (۳) ان حلق رأسه من غير ضرورة فعليه دم لا يجزيه غيره، كذا في شرح الطحاوي، وكذا إذا حلق ربع رأسه أو ثلثه يجب عليه الدم وإذا حلق ربع لحيته فصاعداً فعليه دم. (الهندية: ۲۴۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ط: رشیدیہ (النوع الثالث في الحلق وإزالة الشعر، وقلم الأظفار)، إزالة الشعر أعم من الحلق والتقصير، فيشمل التنف والتنور والقطع والحرق، ونحو ذلك، (إذا حلق رأسه كله أو ربعه) أى فصاعداً (فعليه دم..... الخ): (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا على قارى": (ص: ۳۲۵) باب الجنایات، فصل: ، ط: إدارة القرآن

متى حلق عضو مقصوداً بالحلق من بدنه قبل أو ان التحلل فعليه دم..... ولا فرق في الحلق بين أن يحلق لنفسه أو يحلق له غيره بأمره أو بغير أمره، طائفاً أو مكروهاً..... فالواجب دم لو حلق ربع رأسه أو ربع لحيته فصاعداً الخ. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۵، ۲۵۶) باب الجنایات، الفصل الرابع في الحلق الخ، ط: إدارة القرآن)

☆ اگر دو یا تین بال منڈوائے یا کٹے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔ (۱) اور تین بال سے زائد میں پورے صدقہ الفطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

بال نہ ہوں

☆ اگر بار بار عمرہ کرنے کی وجہ سے بال ایک پور کی مقدار سے کم ہو گئے تو حج یا عمرہ کے بعد احرام سے نکلنے کے لئے حلق (گنجا) کرنا واجب ہوگا، ایک پور سے کم مقدار بال کاٹنے کی صورت میں احرام سے نہیں نکلے گا۔ (۳)

(۱) وإن تنف من رأسه أو من انفه أو لحيته شعرات ففى كل شعرة كف من طعام. (الهندية: ۱/۲۴۳) كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ط: رشیدیہ (۲) خانية على هامش الهندية: (۲۸۹/۱) كتاب الحج، فصل فيما يجب لبس المخيط وإزالة الثفت، ط: رشیدیہ.

(۳) غنية الناسك: (ص: ۲۵۶) باب الجنایات، الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن. (۲) ولو حلق دون الربع فعليه الصدقة وإن كان أقل من الربع فصدقة. (الهندية: ۲۴۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ط: رشیدیہ (۳) وفى أقل من الربع صدقة. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۶) باب الجنایات، الفصل الرابع في الحلق الخ، ط: إدارة القرآن)

(۱) بدائع الصنائع: (۱۹۲/۲) كتاب الحج، فصل وأما ما يجزى مجزى الطيب، ط: سعيد. (۳) ويجب إجراء الموسى على الأقرع..... ومتى تعذر أحدهما لعرض تعين الآخر، فلو لبده بصمغ بحيث تعذر التقصير تعين الحلق، قال المحقق تحته في الرد: (قوله: ومتى تعذر أحدهما) أى الحلق والتقصير..... (قوله: فلو لبده الخ) مثال لتعذر التقصير ومثله ما لو كان الشعر قصيراً فيتعين الحلق. (شامى: (۵۱۶/۲) كتاب الحج، مطلب في رمى جمرة العقبة، ط: سعيد (۲) شامى: (۵۱۶/۲) كتاب الحج، مطلب في رمى جمرة العقبة، قبيل: مطلب في طواف الزيادة، ط: سعيد.

(۱) غنية الناسك: (ص: ۱۷۵) باب مناسك منى يوم النحر، فصل في الحلق، مطلب: ، ط: إدارة القرآن. (الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ط: رشیدیہ. (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا على قارى": (ص: ۲۳۰) باب مناسك منى، فصل في الحلق والتقصير، ط: إدارة القرآن)

☆ اور اگر حلق کرانے کی وجہ سے سر پر بال نہیں ہیں، تو عمرہ یا حج کے احرام سے نکلنے کے لئے استرہ یا اس کے قائم مقام مشین پھیرنا واجب ہے قصر کرانے سے احرام سے نہیں نکلے گا۔ (۱)

بال نہیں

اگر مرد کے سر پر بال نہیں یا گنجا ہے تو احرام سے نکلنے کے لئے صرف استرہ پھیر لینا کافی ہوگا۔ (۲) اور اگر عورت کے سر پر بال نہیں ہے تو چیخی پھیر لینا کافی ہے۔

بال نہیں عورت کے سر پر

”عورت کے سر پر بال نہیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/۲۲۷)

بام

☆ اگر ”بام“ خوشبودار ہے، اور اس کی خوشبو تیز ہے، اگر احرام کی حالت میں

سر کے درد یا سردی کی وجہ سے پوری پیشانی پر لگایا تو دم دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) وإذا جاء وقت الحلق ولم يكن على رأسه شعر بأن حلق قبل ذلك أو بسبب آخر ذكر في الأصل أنه يجرى الموسى على رأسه..... ثم اختلف المشائخ في إجراء الموسى، أنه واجب أو مستحب؟ والأصح أنه واجب. (الهندية: ۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية

المحيط البرهاني: (۳/۴۷۲) كتاب المناسك، الفصل الرابع عشر في الحلق، والتقصير، ط: إدارة القرآن.

المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ ”منسك الملا على قارى“ : (ص: ۲۳۰) باب مناسك منى، فصل في الحلق والتقصير، ط: إدارة القرآن.

(۲) (قال) وإذا جاء يوم النحر وليس على رأسه شعر أجرى الموسى على رأسه تشبهاً بمن يحلق لأنه وسع مثله، والتكليف، بحسب الوسع الخ. (كتاب المبسوط للسرخسي: ۴۰/۴) كتاب المناسك، باب الحلق، ط: دار المعرفة، بيروت

وانظر الحاشية السابقة أيضاً.

(۳) قال أصحابنا: الأشياء التي تستعمل في البدن على ثلاثة أنواع: نوع هو طيب محض معد للتطيب به كالمنسك والكافور والعنبر وغير ذلك تجب به الكفارة على أي وجه استعمل حتى قالوا: لو داوى عينه =

= بطيب تجب عليه الكفارة..... فإذا استعمل الطيب فإن كان كثيراً فاحشاً ففيه الدم وإن كان قليلاً ففيه الصدقة..... واختلف المشائخ في الحد الفاصل بين القليل والكثير..... والصحيح أن يوقف ويقال: إن كان الطيب قليلاً فالعبرة للعضو بالطيب حتى لو طيب به عضوٌ كاملاً يكون كثيراً يلزمه دم وفيما دونه صدقة..... ويستوى في وجوب الجزاء بالتطيب الذكر والنسيان والطوع والكراهة والرجل والمرأة الخ. (الهندية: ۲۴۰/۱، ۲۴۱) كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنائيات، الفصل الأول، ط: رشيدية

ولو تداوى بالطيب أى المحض الخالص (أو بدواً فيه طيب) أى غالب..... (فالتصق) أى الدواء (على جراحته تصدق) أى إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا، أو أكثر (الأن يفعل ذلك مراراً فيلزمه دم الخ). المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ ”مناسك الملا على قارى“: (ص: ۳۱۹) باب الجنائيات، فصل في التداوى بالطيب، ط: إدارة القرآن

فإن تداوى المحرم بما لا يؤكل من الطيب لمرض أو علة..... فعليه أى الكفارات شاء؛ لما ذكرنا أن ما يحظره الإحرام إذا فعله المحرم لضرورة وعذر فعليه إحداى الكفارات الثلاث، (بدائع الصنائع: ۱۹۱/۲) كتاب الحج، فصل وأما الذى يرجع إلى الطيب، ط: سعيد

(بخلاف المنسك والعنبر والغالية والكافور ونحوها) مما هو طيب بنفسه فإنه يلزمه الجزاء بالاستعمال) ولو (على وجه التداوى) قال فى الرد: (قوله: ولو على وجه التداوى) لكنه يتخير بين الدم والصوم والا طعام على ما سيأتى. (شامى: ۵۴۶/۲)، وفيه أيضاً: (وإن طيب أو حلق) أو لبس (بعذر) خير، إن شاء (ذبح) فى الحرم (أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين) أين شاء (أو صام ثلاثة أيام) ولو متفرقة، قال فى الرد: (قوله بعذر) قيد للثلاثة وليست الثلاثة قيده، فإن جميع محظورات الإحرام إذا كان بعذر ففيه الخيارات الثلاثة كما فى المحيط..... ومن الأعذار: الحمى والبرد والجرح والقرح والصداع والشقيقة والقمل، ولا يشترط دوام العلة ولا أدائها إلى التلف بل وجودها مع تعب ومشقة يبيح ذلك..... وما فى الظهيرية من أنه إن عجز عن الدم صام ثلاثة أيام ضعيف كما فى البحر. (شامى: ۵۵۷/۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد

(قال تحته فى تقريرات الرافعى): (قوله: وما فى الظهيرية من أنه إن عجز عن الدم صام ثلاثة أيام ضعيف الخ) ذكر السندى مانصه: قال الشيخ محمد سنبل إذا لم يجد الدم صام ثلاثة أيام كما فى المحيط البرهاني والظهيرية، ونقل الفارسي نحوه عن الذخيرة قال ونقل شيخنا نحوه عن الاسرار، ولا ينافى فيه ما فى شرح الطحطاوى وغيره: أنه يجب الدم لا يجزيه غيره، وينبغى أن يحمل على ما إذا وجده، فما فى اللباب وشرحه تبعاً للكبير على خلافه وما فى البحر الرائق أيضاً ففيه ما فيه اهتدقت: وفى هذا جواب عن قول صاحب البحر ولم أره لغيرها، وفى الفتوى بهذا وفق على الفقهاء والمساكين.

(تقريرات الرافعى على حاشية ابن عابدين: ۱۶۵/۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد

فتح القدير: (۲/۴۵۱) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: رشيدية.

☆ اگر بام خوشبودار نہیں ہے، تو احرام کی حالت میں لگانے سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ عذر کی وجہ سے لگائے یا عذر کے بغیر دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۲)

بانڈ کی رقم سے حج کرنا

پرائز بانڈ پر انعام کے نام پر جو زائد رقم ملتی ہے وہ جو ہے اور سود بھی، جو اس طرح ہے کہ پرائز بانڈ خریدنے والوں میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس پرائز بانڈ کے بدلہ میں مثلاً دس روپیہ ہی ملیں گے، یا مثلاً پچاس ہزار، اور سود اس طرح کہ پرائز بانڈ خرید کر اس شخص نے حکومت کو مثلاً دس روپیہ قرض دیئے، اور حکومت نے اس دس روپیہ کے بدلے قرضہ اندازی میں نام نکلنے کی صورت میں مثلاً پچاس ہزار واپس کئے اب یہ انچاس ہزار نو سو نوے روپے جو انعام کے نام پر زائد رقم اس کو ملی ہے خالص سود ہے، اور خالص سود کی رقم سے عمرہ اور حج کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

(۱) ونوع ليس بطيب بنفسه ولا فيه معنى الطيب ولا يصير طيبا بوجه ما كالشحم فسواء أكل أو ادهن أو جعل في شقاق الرجل لاتجب الكفارة . (الهندية : ۲۴۰/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنایات ، ط : رشیدیہ

❏ بدائع الصنائع : (۱۹۰/۲) كتاب الحج ، فصل وأما الذي يرجع إلى الطيب ، ط : سعيد . (۲) ولا فرق فيه بينهما إذا ارتكب المحذور ذكراً أو ناسياً، عالماً أو جاهلاً، طائفاً أو مكرهاً، نائماً أو منتبهاً سكران أو صاحياً، مغمى عليه أو مفقاً، موسراً أو معسراً، مبتدئاً أو عائداً بمباشرة غيره به بأمره أو بغير أمره إلا أنه إذا جنى عمداً بلا عذر، فعليه الجزاء والاثم، وإن جنى بغير عمد أو بعذر فعليه الجزاء دون الاثم. (غنية الناسك : (ص: ۲۴۲) باب الجنایات، مقدمة في ضوابط ينبغي، ط : إدارة القرآن)

(۳) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام، قال في الرد : (قوله: كالحج بمال حرام) كذا في البحر..... فقد يقال ان الحج نفسه الذي هو زيارة مكان مخصوص الخ ليس حراماً بل الحرام هو انفاق المال الحرام..... وهنا كذلك فإن الحج في النفس مأمور به، وإنما يحرم من حيث الانفاق، وكأنه أطلق عليه الحرمة لأن للمال دخلاً فيه فإن الحج عبادة مركبة من عمل البدن والمال..... ولذا قال في البحر : ويجتهد في تحصيل نفقة حلال فإنه لا يقبل بالنفقة الحرام كما ورد في الحديث الخ. (شامی : ۴۵۶/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط : سعيد) =

بائیس سال تک حجر اسود بیت اللہ میں نہیں تھا

”حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۴۴/۲)

بائیس طرف سے طواف کیا

اگر کسی نے بائیس طرف سے بیت اللہ کا طواف کیا، یا چہرہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کر کے طواف کیا، یا حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کیا، تو ان صورتوں میں جب تک مکہ میں ہے طواف کا اعادہ کرنا چاہئے، اور اگر گھر واپس آ گیا اور طواف کا اعادہ نہیں کیا تو حرم کی حدود میں دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

بچوں کا حج

☆ حج بالغ ہونے کے بعد فرض ہوتا ہے، بالغ ہونے سے پہلے حج فرض نہیں ہوتا لیکن جس طرح بچے کا روزہ اور نماز صحیح ہے، اسی طرح بچے کا حج بھی صحیح ہے، چاہے وہ بچہ بالکل چھوٹا ہو اور عقل و تمیز نہ رکھتا ہو یا اتنا بڑا ہو کہ عقل و تمیز والا ہو،

= البحر الرائق : (۲/ ۵۴۱) كتاب الحج ، ط : رشیدیہ.

❏ غنية الناسك : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل ، تنبيه ، و : (ص: ۱۰) مقدمة في تعريف الحج وما يتعلق بفضيلته ، ط : إدارة القرآن .

(۱) الخامس : أى من الواجبات التيامن ، صرح بوجوبه الجمهور من الأصحاب..... وهو أخذ الطواف أى شروعه عن يمين نفسه وجعل البيت عن يساره..... وضده أخذه عن يساره وجعل البيت عن يمينه، وهو الطواف المنكوس الظاهر أنه الطواف المقلوب والمعكوس..... والحاصل : أن وجوب التيامن يفيد أن من أتى بخلافه من الصور المذكورة المخالفة للتيامن فى الهيئة والكيفية، يحرم عليه فعله، ويجب عليه الإعادة أو لزوم الجزاء..... (السادس) من الواجبات (قيل : الابتداء من الحجر الأسود) وقد تقدم أنه المختار لابن همام وغيره..... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فى واجبات الطواف، ط : الامدادية مكة المكرمة) ❏ غنية الناسك : (ص: ۱۱۲) باب فى ماهية الطواف..... فصل : فى واجبات الطواف ، ط : إدارة القرآن .

❏ الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۸) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباته ، ط : سعيد.

دونوں صورتوں میں حج کرنے سے حج صحیح ہو جائے گا، اور ثواب بھی ملے گا البتہ بالغ ہونے کے بعد جو حج فرض ہوتا ہے وہ اس سے ساقط نہیں ہوگا بلکہ وہ حج دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

(۱) وأما شرائط الوجوب فسبعة الثالث والرابع : البلوغ والعقل فلا يجب على صبي و مجنون ، ولو حجا ففى البدائع : لا يجوز اداء الحج من مجنون وصبي لا يعقل ، كما لا يجب عليهما ، ونقل ابن أمير حاج وغيره عن مشائخنا صحة حجهما ، والتوفيق بحمل الأول على ادائهما بأنفسهما ، والثاني على فعل الولي ، ويقع نفلا لهما ولأبويهما أجر التسبب أما الصبي يعقل الاداء فيصح اداء الحج منه بنفسه إجماعاً فلو أحرم صبي عاقل بنفسه ، أو غير عاقل بإحرام وليه عنه فمضى لم يجز عن فرضه لانهقاده نفلاً . (غنية الناسك : (ص : ۱۲ ، ۱۳) باب شرائط الحج ، ط : إدارة القرآن)

❏ وفيه أيضاً : ينعقد إحرام الصبي المميز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسه ، وكذا غير المميز إذا أحرم عنه وليه . (غنية الناسك : (ص : ۸۳) باب الإحرام فصل في إحرام الصبي والمجنون والعبد الخ ، ط : إدارة القرآن)

❏ ينعقد إحرام الصبي المميز للنفل لا للفرض إذ لا ينعقد إحرامه عن حجة الإسلام إجماعاً ثم قال صاحب الهداية : واختلف المتأخرون فمنع بعضهم انعقاده أصلاً ، وقيل : ينعقد ويكون حج تمرين واعتياد ، انتهى ، ويمكن الجمع ، بأنه لا ينعقد انعقاداً ملزماً ، وينعقد نفلاً غير ملزم ؛ لأنه غير مكلف ، ففائدته التعود بعمل الخير واختلفوا في حج الصبي ، قال أبو حنيفة : لا يصح منه ، قال يحيى بن محمد : معنى قول أبي حنيفة لا يصح منه على ما ذكره أصحابه أنه لا يصح صحة يتعلق بها وجوب الكفارات عليه إذا فعل محظورات الإحرام زيادة في الرفق ، لا أنه يخرج من ثواب الحج ، وكذا يؤيد ما قلنا في الغاية من أن اعتكاف الصبي ، وصومه وحجه صحيح شرعي بلا خلاف وأجره له دون أبويه اهـ . وانفقت الأئمة الأربعة على أن الصبي يثاب على طاعته ، وتكتب له حسنات ، سواء كان مميزاً أو غير مميز الخ . (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ " مناسك الملا على قارى " : (ص : ۱۱۲) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط : إدارة القرآن)

❏ وفيه أيضاً : (ص : ۳۷) باب شرائط الحج ، ط : إدارة القرآن .

❏ شامى : (۲/۵۸۸) ، و : (۲/۲۶۶) كتاب الحج ، ط : سعيد .

❏ الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسك ، الباب الأول ، ط : رشيدية .

❏ إعلاء السنن : (۱۰/۲۶۶ ، ۲۶۹) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبي ، ط : إدارة القرآن .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ”ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے بچوں کو لے کر آئی اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اس کا بھی حج ہے؟ ارشاد فرمایا جی ہاں، اور تمہیں اجر ملے گا۔“ (مسلم شریف) (۱)

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ بچے کا حج صحیح ہے، اور بچے کا اجر و ثواب ماں باپ اور ولی کو بھی ملتا ہے۔ (۲)

حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری عمر سات سال کی تھی جب میرے باپ نے مجھے ساتھ لے کر نبی کریم ﷺ کی معیت میں حج ادا کیا۔ (۳)

(۱) عن ابن عباس عن النبي ﷺ لقي ركبا بالروحاء فقال : من القوم؟ قالوا : المسلمون ، فقالوا : من أنت؟ قال : رسول الله ، فرفعت إليه امرأة صبياً ، فقالت : الهذا حج ؟ قال : نعم ، ولك أجر . (الصحيح لمسلم : (۱/۴۳۱ ، ۴۳۲) كتاب الحج ، باب صحة حج الصبي ، ط : قديمي)
❏ سنن أبي داود : (۱/۲۵۰) كتاب المناسك ، باب في الصبي يحج ، ط : مكتبة حقايق .
❏ سنن النسائي : (۲/۴) كتاب مناسك الحج . الحج بالصغير ، ط : قديمي .
❏ إعلاء السنن : (۱۰/۲۶۶) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبي ، رقم الحديث : ۳۰۱۳ ، ط : إدارة القرآن .

(۲) قوله : عن ابن عباس الخ . قال النووي : فيه حجة للشافعي و مالک وأحمد و جماهير العلماء أن حج الصغير منعقد صحيح يثاب عليه ، وإن كان لا يجزيه عن حجة الإسلام بل يقع تطوعاً ، وهذا الحديث صريح فيه وفي الغاية : ان اعتكاف الصبي و صومه وحجه صحيح شرعي بلا خلاف ، وأجره له دون أبويه اهـ ، أى لهما أجر التعليم والإرشاد إذا فعلا ذلك ، و انعقدت الأئمة الأربعة (أى اجمعت) على أن الصبي يثاب على طاعته ، وتكتب له حسنات سواء كان مميزاً أو غير مميز ، لكن اختلف أصحابنا هل تكون حسناته له دون أبويه ، أو يكون الأجر لوالديه من غير أن ينقص من أجر الولد شيء؟ ثم رجح القول الثاني بدليل الأثر . (إعلاء السنن : (۱۰/۲۶۶ ، ۲۶۷) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبي ، ط : إدارة القرآن)

(۳) عن السائب ابن يزيد قال : حج بي أبي مع رسول الله ﷺ : في حجه الوداع وأنا ابن سبع سنين . (جامع الترمذی : (۱/۱۱۲) أبواب الحج عن رسول الله ﷺ ، باب ماجاء في حج الصبي ، ط : مير محمد كتب خانہ)

❏ صحيح البخارى : (۱/۲۵۰) كتاب المناسك ، أبواب العمرة ، باب حج الصبيان ، ط : قديمي .

❏ إعلاء السنن : (۱۰/۲۶۸) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبي ، ط : إدارة القرآن .

☆ بچے پر حج فرض نہیں ہے، اس لئے اس کا حج نفلی ہوگا، اور بالغ ہونے کے بعد اگر اس پر حج فرض ہو جائے گا، تو اس پر فرض حج کی نیت سے دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

بچوں کو چھوڑ کر باپ حج کے لئے جاسکتا ہے

اگر بچے چھوٹے ہیں، ماں نہیں ہے، تو باپ چھوٹے بچوں کو تالیا، چچا یا خالہ وغیرہ کے پاس چھوڑ کر فرض حج ادا کرنے کے لئے جاسکتا ہے، البتہ باپ پر بچوں کا خرچہ دینا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) (ومنها البلوغ) فلا يجب على الصبي كذا في فتاوى قاضیخان، ولو أن الصبي حج إذا قبل البلوغ فلا يكون ذلك عن حجة الإسلام ويكون تطوعاً. (الهندية: ۲۱۷/۱) كتاب المناسك، الباب الأول، ط: رشیدیہ

❏ وشرائط وجوبه، منها: اعتدال الحال بالعقل والبلوغ فلا يجب على الصبي، ولو حج الصبي كان عليه حجة الإسلام إذا بلغ. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۲۸۱/۱) كتاب الحج، ط: رشیدیہ
❏ قال الطحاوی فی "معانی الآثار" له: إن هذا الحديث إنما فيه أن رسول الله ﷺ قال: "إن للصبي حجاً" وهذا مما قد أجمع الناس جميعاً عليه، ولم يختلفوا أن للصبي حجاً كما أن له صلاة وليست تلك الصلاة بفريضة عليه، فكذلك أيضاً قد يجوز أن يكون له حج وليس ذلك الحج بفريضة عليه، وبدل على أن ذلك الحج لا يجزیه عن حجة الإسلام قوله ﷺ "رفع القلم عن ثلاثة، عن الصغير حتى يكبر" فإن عليه أن يستأنف الحج بعد بلوغه، وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله اهملخصاً. (إعلاء السنن: ۲۶۹/۱۰) كتاب الحج، أبواب الحج عن الغير، باب حج الصبي، ط: إدارة القرآن

(۲) ونفقة من عليه نفقته وكسوته أي ونفقة من يجب عليه من عياله كنسائه وأولاده الصغار والبنات البالغات إذا كانوا من أهل الافتقار. (إرشاد الساري: ص: ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأول، شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الامدادية مكية المكرمة

❏ غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

❏ (فرض)..... (مرة)..... (على مسلم)..... (حر مكلف)..... (ذی زاد)..... (وراحلة)..... (فضلاً عما لا بد منه)..... (و) فضلاً عن (نفقة عياله) ممن تلزمه نفقته لتقدم حق العبد (إلى) حين (عوده) قال في الرد: قوله فضلاً عن نفقة عياله..... والنفقة تشمل الطعام والكسوة والسكنى، ويعتبر في نفقته ونفقة عياله الوسط. (الدر مع الرد: ۲/۵۵-۲۶۲) كتاب الحج، قبل مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد

بچوں کی طرف سے رمی کرنا

”رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۳۷/۲)

بچہ پردم واجب نہیں

اگر بچہ احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کے تمام افعال یا بعض افعال چھوڑ دے تو اس پر دم لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

بچہ پر قضاء واجب نہیں

اگر بچہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد تمام افعال یا بعض افعال چھوڑ دے تو اس پر قضاء لازم نہیں۔ (۲)

بچہ حج کرنے کے بعد بالغ ہوا

اگر بچہ ماں باپ وغیرہ کے ساتھ حج سے واپس آنے کے بعد بالغ ہوا تو گزشتہ زمانہ میں بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر بچہ بالغ ہونے کے بعد مالدار ہو گیا، اور حکومت کے اعلان کے مطابق جتنی رقم حج کے

(۲، ۱) (قوله: بخلاف الصبي) لأن إحرامه غير لازم لعدم أهلية اللزوم عليه، ولذا لو أحصر وتحلل لادم عليه، ولا قضاء ولاجزاء عليه لا تركاب المحظورات. (شامی: ۴۶۲/۲) كتاب الحج، قبيل مطلب فروض الحج وواجباته، ط: سعيد

❏ (ولو أفسد نسكه)..... (أو ترك شيئاً منه) أي من أركانه أو واجباته (لاجزاء عليه) أي لترك الواجبات (ولا قضاء) أي بترك الأركان من المأمورات حيث شروعه ليس بمكلف له؛ لأنه غير مكلف في فعله. (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا على قارى": ص: ۱۱۳) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي، ط: إدارة القرآن

❏ غنية الناسك: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي الخ، ط: إدارة القرآن.
❏ إعلاء السنن: (۲/۵۵-۲۶۲) كتاب الحج، أبواب الحج عن الغير، باب حج الصبي، ط: إدارة القرآن.

لئے ضرورت ہے اتنی رقم قرض وغیرہ کے علاوہ موجود ہے تو اس صورت میں استطاعت کی وجہ سے دوبارہ حج فرض ہو جائے گا، اور حج ادا کرنا بھی لازم ہوگا، (بیت اللہ کو دیکھنے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔) (۱)

بچہ رمی نہ کرے

اگر کوئی بچہ بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں۔ (۲)

بچہ کا احرام لازم نہیں

بچہ کا احرام لازم نہیں، احرام باندھنے کے بعد اگر بچہ تمام افعال یا بعض

(۱) الثالث: البلوغ: وهو شرط الوجوب والوقوف عن الفرض، لا عن الجواز والصحة فلا يجب على صبي أى مميز أو غير مميز فلو حج أى مميز بنفسه أو غير مميز بإحرام وليه فهو نفل أى فحجه نفل لا فرض؛ لكونه غير مكلف. (إرشاد السارى: (ص: ۵۰) باب شرائط الحج، النوع الأول، شرائط الوجوب، الثالث: البلوغ، ط: الامدادية مكة المكرمة) وأيضاً: (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل: فى إحرام الصبي، ط: الامدادية مكة المكرمة.

غنية الناسك: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن. ومنها: البلوغ، فلا يجب الحج على الصبي المسلم حتى لو حج ثم بلغ فعليه حجة الإسلام، وما فعله قبل البلوغ يكون تطوعاً؛ لما روى عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبى ﷺ أنه قال: أئما صبي حج ثم بلغ فعليه حجة أخرى. (البحر العميق: (۳۶۲/۱) الباب الثالث فى مناسك الحج، شرائط الحج، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۲) الصبي لو أحرم بنفسه أو أحرم عنه صار محرماً..... ولو ترك الجمار والوقوف بالمزدلفة لا يلزمه شيء..... ولو ترك بعض أعمال الحج نحو الرمي وما أشبه ذلك لم يكن عليه شيء. (الهندية: (۲۳۶/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، فصل فى المتفرقات، ط: رشيدية)

المحيط البرهاني: (۴۷۹/۳) كتاب المناسك، الفصل الخامس عشر فى الرجل يحج عن الغير، ومما يتصل بهذا الفصل، رقم: ۳۴۲۲، ط: إدارة القرآن.

كتاب المبسوط للسرخسى: (۶۹/۴) كتاب المناسك، باب رمي الجمار، قبيل باب الحلق، ط: ادار المعرفة، بيروت.

افعال چھوڑ دے تو اس پر کوئی دم اور قضاء واجب نہیں۔ (۱)

بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کون کرے

سب سے قریب ولی جو بچہ کے ساتھ ہو، اس کے لئے بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنا بہتر ہے، مثلاً باپ اور بھائی دونوں بچہ کے ساتھ ہیں، تو باپ کے لئے بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنا بہتر ہے، اور اگر بھائی وغیرہ اس کی طرف سے احرام کی نیت کر لے تب بھی جائز ہے۔ (۲)

بچہ کے کپڑے

☆ اگر بچہ بہت چھوٹا ہے تو اس کو احرام باندھنے کے وقت اس کے پورے کپڑے اتار دینا بھی منع نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، ۱، على الصفحة: ۱۹۲. (قوله: بخلاف الصبي)

(۲) يتعقد إحرام الصبي..... (ولا يصح من غيره) أى من غير الصبي المميز (الأداء)..... (ولا الإحرام)..... (بل يصحان من وليه له) أى نيابة عنه (فيحرم عنه من كان أقرب إليه) أى فى النسب (فلو اجتمع والد وأخ يحرم له الوالد) على ما فى فتاوى قاضى خان. والظاهر أنه شرط الأولوية. (المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط المعروف ب"مناسك الملا على قارى": (۱۱۲) باب الإحرام، فصل فى إحرام الصبي، ط: إدارة القرآن) الهندية: (۲۳۶/۱، ۲۳۷) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، فصل فى المتفرقات، ط: رشيدية.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۹۹/۱) كتاب الحج، فصل فى كيفية أداء الحج، الواجبات التى يجب بها الدم على الحاج، ط: رشيدية.

شامى: (۴۶۶/۲) كتاب الحج، قبيل مطلب فى فروض الحج، و واجباته، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۸۳، ۸۴) باب الإحرام، فصل فى إحرام الصبي والمجنون الخ، ط: إدارة القرآن.

(۳) وينبغى لمن أحرم عن الصبيان أن يجرده ويلبسه ثوبين أزراً و رداءً أو يجنبه ما يجنبه المحرم فى إحرامه فإن فعل شيئاً من محظورات الإحرام لاشئ عليه ولا على وليه لأجله.

(الهندية: (۲۳۶/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس، فصل فى المتفرقات، ط: رشيدية)

البحر: (۵۵۴/۲) كتاب الحج، ط: مكتبة رشيدية.

غنية الناسك: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فى إحرام الصبي، ط: إدارة القرآن.

☆ اگر بچے کے سسلے ہوئے کپڑے احرام کے وقت نہ بھی اتارے جائیں تب بھی دم لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

بچے نے بیت اللہ شریف دیکھ لیا

اگر کسی بچے نے بیت اللہ شریف دیکھ لیا تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر بالغ ہونے کے بعد مالدار ہو جائے تو مالدار ہونے کی وجہ سے حج فرض ہوگا۔ (۲)

بچھو

”موذی جانور“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۱/۴)

بچے پر دم نہیں

اگر بچے سے احرام کے خلاف کوئی بات سرزد ہو جائے تو کوئی دم بچے پر یا بچے کی طرف سے ولی پر نہیں ہوگا۔ (۳)

بچے پر طواف کے بعد دو رکعت کا حکم

”طواف کے بعد دو رکعت اور بچہ“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۱۹/۳)

(۱) انظر الحاشية رقم: ۳، على الصفحة رقم: ۱۹۴. (وينبغي لمن أحرم عن الصبيان)

(۲) انظر الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۱۸۹. (وأما شرط الوجوب فسيعة)

وأيضاً الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۱۹۳. (الثالث: البلوغ: وهو شرط الوجوب)

(۳) فإن فعل شيئاً من محظورات الإحرام لاشئ عليه ولا على وليه لأجله. (الهندية: ۲۳۶/۱)

كتاب المناسك، الباب الخامس، فصل في المتفرقات، ط: رشيدية

غنية الناسك: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي، ط: إدارة القرآن.

المحيط البرهاني: (۴۷۹/۳) كتاب المناسك، الفصل الخامس عشر في الرجل يحج

عن الغير، ومما يتصل بهذا الفصل، ط: إدارة القرآن.

مناسك ملا علي قاري: (ص: ۱۱۳) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي، ط: إدارة

القرآن.

بچے کا احرام

☆ حج کرنے والا بچہ یا بچی اگر بہت ہی چھوٹی عمر کے ہیں، اور عقل و تمیز نہیں رکھتے، تو ان کے ماں باپ یا ولی ان کی طرف سے احرام کی نیت کریں، مگر یہ احرام واجب نہیں ہے، اگر احرام کی نیت نہ کریں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱)

اگر ان کی طرف سے احرام کی نیت کر لی، تو ولی ہی ان کی طرف سے حج کے سارے افعال ادا کریں، اور اس بچے یا بچی کو ان تمام باتوں سے بچائیں جن سے ایک احرام والا مرد اور عورت بچے رہتے ہیں، اور طواف کے دوران ان کا جسم اور کپڑے پاک رکھنے کا اہتمام کریں، اگر احرام کے خلاف کوئی بات پیش آجائے تو بچے پر یا اس کی طرف سے ولی پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

اور اگر بچہ یا بچی ہوشیار ہو عقل و تمیز رکھتا ہو، تو پھر ماں باپ یا ولی کی اجازت سے احرام باندھے، وضو اور پاکی و ناپاکی کا خیال رکھے، اور ان تمام باتوں کا اہتمام کرے جس کا اہتمام ایک احرام والا مرد اور عورت کرتے ہیں۔ (۳)

اور جو افعال بچہ نہیں کر سکتا جیسے رمی وغیرہ تو وہ ولی اس کی طرف سے ادا کر دے البتہ وقوف عرفہ، منی اور مزدلفہ میں رات گزارنا، طواف اور سعی وغیرہ بچہ خود بھی کرے، اگر وہ نہیں کر سکتا ہے تو پھر ماں باپ یا ولی گود میں یا کندھے پر بٹھا کر طواف اور سعی کرائیں، طواف اور سعی کراتے وقت اپنی اور بچے کی بھی نیت کر لیں، تو دونوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔

☆ اگر بچے سے احرام کے خلاف کوئی بات سرزد ہو جائے تو کوئی دم بچے پر یا بچے کی طرف سے ماں باپ یا ولی پر لازم نہیں ہوگا۔ (۴)

(۲، ۳، ۴) يتعقد إحرام الصبي المميز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسه، وكذا غير المميز إذا

أحرم عنه وليه، فالمميز لا يصلح النيابة عنه في الإحرام، ولا في أداء الأفعال الا فيما لم يقدر عليه، =

☆ اگر بچہ بہت چھوٹا ہے تو ضرورت پر بالکل برہنہ کر دینا بھی منع نہیں ہوگا اور اگر بچے کے سلعے ہوئے کپڑے نہ بھی اتریں تب بھی کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

بحری جہاز کے ملازم

☆ اگر بحری جہاز کے ملازمین صرف جدہ تک جائیں گے اور پھر جدہ سے واپس آجائیں گے ان کو مکہ مکرمہ نہیں جانا تو وہ احرام نہیں باندھیں گے۔

☆ اور اگر ان کا ارادہ مکہ مکرمہ جانے سے پہلے مدینہ طیبہ جانے کا ہے تب بھی ان کو احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

= فيحرم بنفسه، ويقضى المناسك كلها بنفسه، ويفعل كما يفعل البالغ، أما غير المميز فلا يصح أن يحرم بنفسه؛ لأنه لا يعقل النية ولا يقدر التلفظ بالتلبية، وهما شرطان في الإحرام..... وكذا لا يصح طوافه لاشتراط النية له أيضاً، بل يحرم له وليه، والأقرب أولى، فالوالد أولى من الأخ، والظاهر أنه شرط الأولوية (شرح).

وينبغي للولي أن يجرد قبل الإحرام ويلبسه إزاراً ورداءً، وإذا أحرم له ينبغي أن يجنبه من محظورات الإحرام، ولو ارتكب محظوراً لاشيئ عليهما، ويقضى به المناسك كلها، وينوي عنه حين يحمله في الطواف، وجاز النيابة عنه في كل شيء إلا في ركعتي الطواف، فتسقط، وإحرام الصبي ينعقد غير لازم، فلا يلزمه المضى فيه، فلو فسخه، أو ترك أركان الحج كلها، أو بعضها، أو ترك واجباته كذلك لاجزاء عليه، ولا قضاء. (غنية الناسك: (ص: ۸۳، ۸۴) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي الخ، ط: إدارة القرآن)

هكذا في المناسك لملا على قارى - تماماً، وزاد فيه: وأما الطواف فلا بد أنه يطوف بنفسه إن كان مميزاً، والا فيحمله وليه، ويطوف به، وكذا حكم الوقوف وسائر المأمورات كالسعي ورمي الجمار. (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا على قارى": (ص: ۱۱۲، ۱۱۳) باب الإحرام، فصل في إحرام الصبي الخ، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۳۶/۱، ۲۳۷) كتاب المناسك، الباب الخامس، فصل في المتفرقات، ط: رشيدية.

فتح القدير: (۳۳۲/۲، ۳۳۳) كتاب الحج، قبيل فصل في المواقيت، ط: رشيدية.

شامى: (۲۶۶/۲) كتاب الحج، بيل: مطلب في فروع الحج و واجباته، ط: سعيد.

الساتارخانية: (۵۵۱/۲، ۵۵۲) كتاب الحج، الفصل الخامس عشر في الرجل يحج عن الغير، ومما يتصل بهذا الفصل، ط: إدارة القرآن.

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة: ۱۹۶. (ينعقد إحرام الصبي المميز)

☆ اور اگر یہ لوگ حج کا ارادہ رکھتے ہیں اور جدہ پہنچتے ہی مکہ مکرمہ جانا ہے تو ان کو "یلملم" سے احرام باندھنا لازم ہے۔ (۱)

☆ جو ملازمین ڈیوٹی پر ہوں اور ان کو ابھی تک مکہ مکرمہ جانے کی اجازت نہیں ملی تو وہ مکہ مکرمہ جانے کا قصد نہ کریں صرف جدہ جانے کا ارادہ کریں وہاں پہنچ کر جب ان کو مکہ مکرمہ جانے کی اجازت مل جائے تب وہ جدہ سے احرام باندھ لیں۔ (۲)

بدن پر خوشبو لگانے کی جنائیت

☆ اگر محرم نے احرام کی حالت میں بلا عذر کسی بڑے عضو مثلاً سر یا داڑھی یا ہتھیلی یا ران یا پینڈلی پر پورے عضو پر خوشبو لگائی، چاہے ذرا دیر کے لئے لگائی اور فوراً

(۱) والآفاقى إذا انتهى إليها على قصد دخول مكة أو الحرم، عليه أن يحرم من آخرها، قصد الحج أو العمرة أولاً، فأما إذا لم يقصد ذلك، وإنما قصد مكاناً من الحل، بحيث لم يمر على الحرم حل له مجاوزته بلا إحرام، فإذا حصل فيه ثم بدا له دخول مكة لحاجة غير النسك يدخلها بلا إحرام..... (غنية الناسك: (ص: ۵۴) باب المواقيت، فصل وأما مواقيت أهل الآفاق، الحيلة لآفاقى يريد دخول مكة لحاجة من غير إحرام، ط: إدارة القرآن)

الساتارخانية: (۳۵۷/۲) كتاب الحج، الفصل الرابع في بيان مواقيت الإحرام وما يلزم لمجاوزتها بغير إحرام، ط: قديمى.

الدر مع الرد: (۴۷۷/۲) كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ط: سعيد.

(۲) وهم الذين منازلهم في نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم، فوقيتهم الحل للحج والعمرة، وهم في سعة ما لم يدخلوا أرض الحرم ومن ديرة أهلهم أفضل، ولهم دخول مكة بغير إحرام إذا لم يريدوا نسكاً وإلا فيجب. (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ "مناسك الملا على قارى": (ص: ۱۱۶، ۱۱۷) باب المواقيت، النوع الثانى: الميقات المكانى، فصل: في ميقات أهل الحل، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)

شامى: (۴۷۸/۲) كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۵۵) باب المواقيت، فصل وأما ميقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن.

ہی اس کو دھو ڈالایا دیر تک لگا کے رکھا ان تمام صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)
☆ اور اگر عذر کی وجہ سے خوشبو لگائی تو اس میں تین باتوں کا اختیار ہے یا تو دم دیدے یا تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔ (۲)

☆ اگر کسی چھوٹے عضو جیسے ناک، کان، آنکھ، مونچھ، انگلی کو خوشبو لگائی یا بڑے عضو کے کسی حصہ کو خوشبو لگائی پورے عضو کو نہیں تو دم واجب نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا، عذر کی حالت میں تین روزے بھی قائم مقام ہو سکتے ہیں۔

☆ یہ فرق اس وقت ہے جب کہ خوشبو تھوڑی مقدار میں ہو، اور اگر خوشبو کی مقدار زیادہ ہے، تو پھر چھوٹے بڑے عضو، اور کامل اور ناقص عضو میں کوئی فرق نہیں ہوگا، ہر حال میں دم لازم ہوگا۔

(۱) والمحرّم رجلاً كان أو امرأة ممنوع من استعمال الطيب في بدنه وإزاره وردائه وجميع ثيابه و فراشه ومسحه أى ولمسه وشمّه أى بقصده فإذا طيب عضواً كاملاً أى فما زاد فعليه دم وفي أقله صدقة..... والعضو كالرأس واللحية والشارب واليد والفخذ والساق والعضد ونحو ذلك ثم إن كان الطيب قليلاً فالعبرة بالعضو، أى لا بالطيب وإن كان أى الطيب كثيراً فالعبرة بالطيب، أى لا بالعضو. (إرشاد السارى: (ص: ۴۴۱، ۴۴۲) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الثانى: ف الطيب، معنى الطيب المحرم الموجب للجزاء، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)

(۲) وإن طيب أو حلق أو لبس بعذر خير إن شاء ذبح في الحرم أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين أين شاء أو صام ثلاثة أيام ولو متفرقة. (الدر مع الرد: ۵۵۷، ۵۵۸) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۶۱) باب الجنائيات، فصل فيما إذا ارتكب المحظورات الأربعة بعذر، ط: إدارة القرآن.

☆ إرشاد السارى: (ص: ۴۷۳) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، فصل فى ارتكاب المحظورات الثلاثة السابقة بعذر، ط: امداديه مكة المكرمة.

اور تھوڑا زیادہ ہونا ہر خوشبو کا الگ الگ ہوتا ہے، جس کو عرفی طور پر زیادہ سمجھا جائے وہ زیادہ شمار ہوگا جیسا کہ ”مشک“ کی معمولی مقدار کو بھی عرف میں زیادہ سمجھا جاتا ہے، اور جس کو عرف میں کم سمجھا جاتا ہے وہ کم ہوگا مثلاً خوشبو کی دوسری چیزیں۔ (۱)

بدن کو ڈھانکنا

احرام کی حالت میں سر اور چہرہ کے علاوہ پورے بدن کو ڈھانپنا جائز ہے، نیز کان، گردن اور پیروں کو رومال و چادر سے ڈھانپنا بھی جائز ہے۔ (۲)

بدن ناپاک ہے

”پاک ہونا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۲۳۷)

(۱) وفي أقله ولو أكثره صدقة، كذا في المتن، وفي حكم أقله العضو الصغير كالأنف والأذن والعين والأصبع والشارب..... الشارب عضو صغير وهو بعض اللحية، ولا يبلغ ربعها كما صرحوا به في مسئلة أخذ الشارب، فعده في الأعضاء الكبيرة هنا كما وقع في الباب، لا يظهر له وجهه، والطيب الكثير ما يستكثره الناظر ككفين من ماء الورد، وكف من الغالية وقدر في المسك يستكثره الناظر وإن كان قليلاً في نفسه، والقليل ما يستقله الناظر ككف من ماء الورد وقدر في المسك يستقله الناس، وإن كان كثيراً في نفسه. (غنية الناسك: (ص: ۲۴۳) باب الجنائيات، الفصل الأول في الطيب، مطلب في تطيب البدن، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد السارى: (ص: ۴۴۳) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، معنى الطيب المحرم الموجب للجزاء، ط: امداديه مكة المكرمة.

☆ شامى: (۵۴۴/۲، ۵۴۵) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد.

(۲) فجاءت غطية اللحية مادون الذقن وأذنيه وقفاه وهو وراء العنق وكذا تغطية كفيه وقدميه ما فوق معقد الشراك بما لا يكون لبساً كتغطيتهما بمنديل أو نحوه بخلاف تغطيتهما بالقفازين والجوربين فإنها لبس. (غنية الناسك: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن) ☆ إرشاد السارى: (ص: ۱۷۴، ۱۷۵) باب الإحرام، فصل فى مباحاته، ط: امداديه مكة المكرمة.

☆ شامى: (۴۸۸/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم، ط: سعيد.

بدنہ

”بدنہ“ خاص گائے یا اونٹ کو ہی کہتے ہیں، بکری، بھیڑ یا دنبہ کو ”بدنہ“ نہیں کہتے۔ (۱)

بدنہ صرف دو جنایات میں واجب ہوتا ہے

پورے ایک اونٹ یا پوری ایک گائے کو بدنہ کہتے ہیں، اور یہ بدنہ صرف دو جنایات کے علاوہ کسی اور جنایات میں واجب نہیں ہوتا۔

ایک یہ ہے کہ جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنا، دوسرا وقوف عرفہ کے بعد حلق یا قصر کرنے سے پہلے جماع کرنا۔ (۲)

”بدنہ“ عمرہ میں واجب نہیں ہوتا

”عمرہ میں ”بدنہ“ واجب نہیں ہوتا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۸/۳)

بریانی

”پلاؤ“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۴۲/۱)

(۱) (والبدن) جمع بدنة (من إبل و بقرة، والهدیٰ منہما ومن الغنم). (الدر مع الرد: ۵۲۸/۲) کتاب الحج، قبیل: باب القران، ط: سعید

البحر الرائق: (۳۵۶/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، قبیل: باب القران، ط: سعید.

فتح القدیر مع الہدایة: (۴۰۷/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، فصل: فإن لم یدخل

المحرم مكة الخ، قبیل: باب القران، ط: رشیدیہ.

(۲) وكل دم یجب فی الحج والعمرة فأدناه شاة أى وأعلاه بدنة من الإبل أو البقر..... إلا الجماع فی

الحج بعد الوقوف بعرفة وطواف الزيارة جنباً، فإنه لا یجوز فیها إلا البدنة..... وحکم البقر حکم الإبل

فی هذا الباب أى باب الہدایا. (إرشاد الساری: (ص: ۲۶۳) باب الہدایا، ط: الإمدادیة مکة المکرمة

الدر مع الرد: (۲۱۵/۲) کتاب الحج، باب الہدی، ط: سعید.

البحر الرائق: (۷۱/۳) کتاب الحج، باب الہدی، ط: سعید.

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد اونٹ، گائے، بیل اور بھینس ہیں، ان جانوروں میں قربانی کے شرائط موجود ہونے کی صورت میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں، البتہ تمام شرکاء کی نیت قربت اور عبادت ہو، چاہے قربات مختلف ہوں اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، مثلاً کوئی قرآن کا حصہ لے لے، کوئی تمتع کا لے لے، کوئی قربانی کا لے لے، کوئی نذر کا لے لے تو یہ جائز ہے، اور اگر کوئی شخص گوشت کھانے کی نیت سے حصہ لے گا تو کسی کی بھی قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

بستر میں خوشبو لگائی ہوئی ہو

جس بستر پر خوشبو لگائی ہوئی ہو، احرام والے کے لئے اس پر لیٹنا، آرام کرنا جائز نہیں ہے، اگر ایسے بستر پر ایک دن یا ایک رات آرام کر لے گا تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم آرام کرے گا تو صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

(۱) (قولہ: و ما جاز فی الضحایا جاز فی الہدایا) یعنی فیجوز الشی من الإبل والبقر والغنم..... وأفاد أنه لا

یجوز الاشتراک فی بدنة کما فی الأضحیة بشرط إرادة الكل القرية وإن اختلفت أجناسهم من دم متعة

وإحصار وجزاء صید وغير ذلك، ولو کان الكل من جنس واحد کان أحب..... وإذا کان أحد الشرکاء

کافراً أو مریداً اللحم دون الہدی لم یجزهم. (البحر الرائق: (۷۱/۳) کتاب الحج، باب الہدی، ط: سعید)

الدر مع الرد: (۲۱۴/۲، ۲۱۵) کتاب الحج، باب الہدی، ط: سعید.

إرشاد الساری: (ص: ۲۶۲) باب الہدایا، ط: الإمدادیة مکة المکرمة.

مزید تفریح: ”بدنہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) ولولیس مصبوغاً بعصفور أو ورس، أو زعفران مشبعاً یوماً فعلیه دم وفی أقله صدقة..... وقال

أبو یوسف: فی الإملاء: لا یبغی للمحرم أن یتوسد ثوباً مصبوغاً بالزعفران، ولا الورس، ولا ینام

علیه؛ لأنه یصیر مستعملاً للطیب فکان کاللبس. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴۲) باب الجنایات،

الفصل الأول فی الطیب، مطلب فی تطیب الثوب، ویدخل فیہ الفراش، ط: إدارة القرآن

إرشاد الساری: (ص: ۴۵۴) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانی فی الطیب، فصل فی

تطیب الثوب، ط: امدادیہ مکة المکرمة. =

بغل منڈوائی

احرام کی حالت میں بغل کے مکمل بال منڈوانے سے دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

بقرة عید کی قربانی

☆ بقرة عید کی عام قربانی دو شرطوں کے ساتھ واجب ہے، ایک یہ کہ آدمی مقيم ہو، مسافر نہ ہو، دوم یہ کہ حج کے ضروری اخراجات ادا کرنے کے بعد نصاب کے برابر فاضل اور زائد رقم موجود ہو، اگر مقيم نہیں تو قربانی واجب نہیں، اور اگر حج کے ضروری اخراجات کے بعد نصاب کے برابر رقم نہیں تب بھی اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں۔

☆ حاجی پر سفر کی وجہ سے عید کی قربانی واجب نہیں، البتہ اگر کوئی حاجی مکہ مکرمہ میں ۷/ ذی الحجہ تک کم از کم پندرہ دن رہا ہو تو وہ مقيم ہو جائے گا اس پر قربانی کے دنوں میں اگر وہ صاحب نصاب ہو تو اس پر ”دم شکر“ کے علاوہ عید کی قربانی بھی واجب ہوگی، خواہ منی میں ذبح کرے یا اپنے وطن میں کرائے۔ (۲)

= الهندية: (۲۴۱ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنایات ، الفصل الأول : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيدية.

(۱) ولو حلق الإبطین أو أحدهما أو تنف أو طلی بنورة ، فعليه دم ، وفي أقل من الإبط صدقة.....
(مناسك الملا علی قاری مع إرشاد الساری : (ص: ۴۶۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثالث : فی الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل فی الشارب والرقبة ومواضع المعاجم والإبط وغيرها ، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۵۷) باب الجنایات ، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر ، ط: ادارة القرآن.
الهندية: (۲۴۳ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنایات ، الفصل الثالث فی حلق الشعر وقلم الأظفار ، ط: رشيدية.

(۲) فتجب..... (علی حر مسلم مقيم) بمصر أو قرية أو بادية عینی ، فلا تجب علی حاج مسافر..... (موسر) یسار الفطرة (عن نفسه). (شامی: (۳۱۵/۲) كتاب الأضحیة ، ط: سعید)
بدائع الصنائع : (۶۳ / ۵) كتاب الأضحیة ، فصل : أما شرائط الوجوب ، ط: سعید.
الهندية: (۲۹۲ / ۵) كتاب الأضحیة ، الباب الأول فی تفسیرها ، ط: رشيدية.

بکری

احرام کی حالت میں بکری ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

بلند آواز

طواف کے دوران ذکر یا دعاء یا قرآن شریف کی تلاوت بلند آواز سے کرنا یا کسی اور وجہ سے آواز کو بلند کرنا جس سے طواف کرنے والوں کو اور نمازیوں کو تشویش ہو، مکروہ ہے۔ (۲)

بنیان

احرام کی حالت میں ”بنیان“ پہننا منع ہے، اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا مردوں کے لئے احرام کی حالت میں منع ہے، اگر ایک دن یا ایک رات

(۱) ويجوز له أى للمحرم وكذا لمن هو فى الحرم ذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج ، والبطن الأهلئ الذى لا يطير أى لاستئناسه بأهله . (إرشاد الساری : (ص: ۵۳۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع السادس : فى الصيد وما يتعلق به ، فصل : فى ما لا يجب شئى بقتله فى الحرم والحرم ، ط: مكتبة امداديه مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۸۹) باب الجنایات ، الفصل الثامن فى صيد البر وما يتعلق به ، مطلب فيما لا يجب الجزاء بقتله فى الإحرام والحرم ، ط: ادارة القرآن .

الهندية: (۲۵۲ / ۱) كتاب المناسك ، الباب التاسع فى الصيد ، ط: رشيدية .
(۲) ورفع الصوت ولو بالقرآن والذكر والدعاء أى بحيث يشوش على الطائفين والمصلين . (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأظوفة وأحكامها ، فصل فى مكروهات الطواف ، ط: امداديه مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۲۶) باب فى ماهية الطواف وأنواعه فصل : وأما مكروهاته ، ط: ادارة القرآن .

البحر العمیق : (۱۲۱ / ۵) الباب العاشر فى دخول مكة وفى الطواف والسعى ، فصل فى أنواع الأظوفة ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكية.

بنیان پہننے رہا تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔ (۱)

بوتل

اگر بوتل میں خوشبو نہیں ملائی گئی ہے تو احرام کی حالت میں پینا جائز ہے اور اگر بوتل میں خوشبو ملائی گئی ہے اگرچہ برائے نام ہے، تو احرام کی حالت میں پینے سے صدقہ واجب ہوگا، لیکن اگر ایک ہی مجلس میں متعدد بار پیئے گا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو غالب ہوگی تو ایک ہی بار پینے سے دم واجب ہو جائے گا۔ اور لیمن، سوڈا اور شربت کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

بوٹ

مردوں کے لئے احرام کی حالت میں بوٹ پہننا منع ہے، اگر بوٹ ایک دن یا ایک رات پہننے رہا تو دم واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار گندم یا

(۱) إذا لبس المحرم المخيط على وجه المعتاد فعليه الجزاء..... فإذا لبس مخيطاً يوماً كاملاً أو ليلة كاملة فعليه دم، وفي أقله من يوم أو ليلة صدقة. (مناسك الملا على قارى مع إرشاد السارى: ص: ۴۲۴، ۴۲۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الأول في حكم اللبس، ط: امداديه مکتة المکرمة

غنية الناسك: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب الجنایات، الفصل الثامن في لبس المخيط، ط: ادارة القرآن.

الهندیة: (۲۴۲/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثاني في اللبس، ط: رشيدیه.

(۲) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة فإن كان الطيب غالباً أى باعتبار أجزائه ففيه الدم وإن كان مغلوباً ففيه الصدقة إلا أن يشرب مراراً فعليه الدم. (إرشاد السارى: ص: ۴۵۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثاني في الطيب، فصل في أكل الطيب وشربه، ط: امداديه مکتة المکرمة

غنية الناسك: (ص: ۲۴۷) باب الجنایات، الفصل الأول في الطيب، مطلب في أكل الطيب وشربه، ط: ادارة القرآن.

عالمگیری: (۲۴۱/۱) كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ط: رشيدیه.

اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

بوڑھی عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے

☆ عورت کتنی بھی بوڑھی ہو جائے اس کے لئے محرم کے بغیر حج اور عمرہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اگرچہ اس کے ساتھ دوسری عورتیں اپنے محارم کے ساتھ ہوں تو بھی جائز نہیں ہے، اگر مرتے دم تک محرم میسر نہ ہو تو اس پر حج بدل کی وصیت کرنا فرض ہے۔

☆ اگر کسی بوڑھی عورت نے محرم کے بغیر حج کر لیا تو حج ہو جائے گا لیکن سفر اور حج میں محرم ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی، اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔

☆ جب تک عورت کو حج کرنے کے لئے محرم نہیں ملتا تب تک عورت پر حج ادا کرنا فرض نہیں ہوتا، اگر زندگی میں محرم مل گیا تو بہتر ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرنا فرض ہوگا اور وارثوں پر اس کے ایک تہائی ترکہ سے اس کا حج بدل کرنا لازم ہوگا۔

☆ اور اگر حج کا بہت شوق ہے محرم نہیں ملتا اور شوہر بھی نہیں ہے تو نکاح کر لے اور شوہر کے ہمراہ حج کا سفر کرے۔ (۲)

(۱) ولبس الخفين والجوربين وكل مايوارى الكعب الذى عند معقد شراك النعل. (مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۶۶) باب الإحرام، فصل في محرّمات الإحرام، وأيضاً فيه: إذا لبسهما قبل القطع فدام يوماً فعليه دم وفي أقل من يوم صدقة..... باب الجنایات وأنواعها، النوع الأول في حكم اللبس، فصل في لبس الخفين، ط: امداديه مکتة المکرمة

غنية الناسك: (ص: ۲۵۴) باب الجنایات، الفصل الثاني في لبس المخيط، مطلب في لبس الخفين، ط: ادارة القرآن.

التاتارخانية: (ص: ۳۷۰) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم، نوع منه في لبس المخيط، ط: قديمی.

(۲) وأما الذى يخص النساء فشرطان: أحدهما: أن تكون مع زوجها، أو محرم لها عجزاً كانت أو شابة أو صبية بلغت حد الشهوة إذا كان بينها وبين مکتة ثلاثة أيام فصاعداً فإن لم يوجد المحرم أو الزوج لا يجب عليها الحج لا يجوز لها المسافرة بغيرهما، سواء كان في حج الفرض أو التطوع وإن كان معها نسوة ثقات..... واعلم أن المرأة لو خالفت وحيّت بغير محرم أو زوج جاز =

بوسہ

صرف ”حجر اسود“ کا بوسہ لینا سنت ہے اس کے علاوہ بیت اللہ شریف کی دیوار وغیرہ یا کسی اور جگہ کا چومنا ادب کے خلاف ہے۔ (۱)

= حجہا بالاتفاق کما لو تکلف رجل مسئلة الناس و حج ، لکنہا تكون عاصیة و قالوا فی المرأة إذا لم یکن لها محرم ولا زوج ، لا یجب علیہا أن تتزوج بمن یحج بها ؛ لأن الشرط لیس بموجود ، فلا یلزمها تحصيلہ کما لا یجب علی الفقیر اکتساب المال لأجل الحج (البحر العمیق : (۱ / ۴۰۰ ، ۴۰۵ ، ۴۰۷) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المکیة)

إرشاد الساری : (ص : ۷۶ ، ۷۷ ، ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثاني ، شرائط الأداء ، ط : امدادیہ مکة المکرمة .

غنية الناسک : (ص : ۲۶) باب شرائط الحج ، فصل وأما شرائط وجوب الاداء ، الرابع المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ، ط : ادارة القرآن .

(۱) واستلام الحجر فی أوله وآخره وفي شرح النقاية : وتفسير الاستلام عند الفقهاء وضع الكفين علی الحجر وتقبيله أو مسحه بالكف وتقبيله (غنية الناسک : (ص : ۱۱۹) باب ماهية الطواف ، فصل : وأما سنن الطواف ، ط : ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص : ۲۲۶) باب أنواع الطواف وأحكامها ، فصل فی مستحبات الطواف ، ط : امدادیہ مکة المکرمة .

البحر العمیق : (۲ / ۱۱۷ ، ۱۱۸ ، ۱۱۹) الباب العاشر فی دخول مكة و فی الطواف والسعی ، فصل فی بیان أنواع الأطوفة ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المکیة .

قال ابن الملن رحمه الله تعالى فی شرح العمدة : لا یشرع التقبيل للبحر الأسود والمصحف ، ولأیدی الصالحین من العلماء و غیرہم ، وللقادین من السفر بشرط أن لا یكون أمرد ، ولا امرأة محرمة ، ولوجوه الموتی الصالحین ومن نطق بعلم أو حکمة ینتفع بها ، وكل ذلك قد ثبت فی الأحادیث الصحيحة ، وفعل السلف ، فأما تقبيل الأحجار والقبور والجدار والستور ، وأیدی الظلمة والفسقة واستلام ذلك جمیعہ فلا یجوز ، ولو كانت أحجار الکعبة أو القبر الشریف وأجدار حجرته أو ستورها أو صخرة بیت المقدس ، فإن التقبيل والاستلام ونحوهما تعظیم والتعظیم خاص بالله تعالى ، فلا یجوز الا فیما أذن فیہ . (غنية الناسک : (ص : ۱۲۷) باب ماهية الطواف وأنواعه ، فصل : وأما مکروهاته ، ط : ادارة القرآن)

البحر العمیق : (۲ / ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱) الباب العاشر فی دخول مكة و فی الطواف والسعی ، فصل فی أنواع الأطوفة ، سنن الطواف ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المکیة .

بوسہ کے لئے انتظار کرنا

”حجر اسود کا بوسہ لینا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲ / ۱۳۱)

بوسہ لیا

حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیا ، یا شہوت سے ہاتھ لگا لیا یا مباشرت فاحشہ کی ، یا فرج کے علاوہ کسی اور جگہ پر جماع کیا ، ان تمام صورتوں میں انزال ہو یا نہ ہو دم واجب ہوگا۔ (۱)

بونے پر رمی کرنا لازم ہے یا نہیں؟

اگر بونا آدمی قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہجوم میں دب جاتا ہے ، اور رمی نہیں کر سکتا ، تو اس کی طرف سے کسی اور کے لئے نائب بن کر رمی کرنا جائز ہوگا۔ اور اگر خود رمی کر سکتا ہے تو کسی اور آدمی کے ذریعے رمی کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

بھانجا

بھانجا محرم ہے اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔

(۱) تخریج کے لئے ”شہوت کیساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) أن یرمی بنفسہ ، فلا تجوز النيابة عند القدرة وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض بأمره أو مغمى علیہ ولو بغیر أمره أو صبی أو مجنون جاز (مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری : (ص : ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی شرائط الرمی و واجباته ، الخامس : أن یرمی بنفسہ ، ط : امدادیہ مکة المکرمة)

غنية الناسک : (ص : ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، الخامس : أن یرمی بنفسہ ، ط : ادارة القرآن .

الفقه الإسلامی وأدلته : (۳ / ۲۵۴) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأول : المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثاني : رمی الجمار فی منی و حکم المبيت فیها ، ثانياً : وجوب الرمی والإنابة فیہ ، ط : مکتبه رشیدیہ کوئٹہ)

بھانجے کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہوسب کے سب محرم ہیں۔
لیکن شوہر کے بھانجے کے ساتھ جج کا سفر کرنا جائز نہیں کیونکہ عورت کے لئے شوہر کا بھانجا محرم نہیں ہے۔ (۱)

بھائی

بھائی محرم ہے اس کے ساتھ جج کا سفر کرنا جائز ہے۔ (۲)

بھتیجا

بھتیجا محرم ہے اس کے ساتھ جج کا سفر کرنا جائز ہے اور بھتیجے کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہوسب کے سب محرم ہیں لیکن شوہر کے بھتیجے کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ عورت کے لئے شوہر کا بھتیجا محرم نہیں ہے۔ (۳)

بھڑ

”موزی جانور“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۱/۴)

(۱) قال تعالى: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ..... الآية﴾ (سورة النساء: ۲۳)
﴿وَحَصَّ تَعَالَى الْعَمَّاتِ وَالْخَالَاتِ بِالْتَحْرِيمِ دُونَ أَوْلَادِهِنَّ وَلَا خِلَافَ فِي جَوَازِ نِكَاحِ بِنْتِ الْعَمَّةِ وَبِنْتِ الْخَالَاتِ.....﴾ (أحكام القرآن للجصاص: ۱۲۳/۲) سورة النساء، باب ما يحرم من النساء، ط: سهيل اكيڏمي لاهور
﴿حرم على المتزوج ذكرًا كان أو أنثى نكاح أصله وفروعه علا أو نزل وبنت أخيه وأخته وبنتها ولو من زنى وعمته وخالته﴾ (شامى: ۲۸/۳، ۲۹) كتاب النكاح، فصل فى المحرمات، ط: سعيد

(۲) صفحہ نمبر: ۹۹۹۹۹، کا حاشیہ نمبر: ۹۹۹، ملاحظہ ہو۔

(۳) صفحہ نمبر: ۹۹۹۹۹، کا حاشیہ نمبر: ۹۹۹، ملاحظہ ہو۔

بہن کا دیور

بہن کا دیور محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ جج اور عمرہ پر جانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

بہنوئی کے ساتھ جج کرنا

بہنوئی محرم نہیں ہے، اگر بہن کا انتقال ہو جائے یا بہنوئی اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور عدت گزر جائے تو بہنوئی کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، اور جس کے ساتھ کبھی بھی نکاح جائز ہوتا ہے وہ محرم نہیں ہوتا، اس لئے بہنوئی کے ساتھ جج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

بھیک مانگ کر جج کرنا

بھیک مانگ کر جج کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اس طرح جج کرنے سے جج ادا ہو جائے گا مگر سوال کرنے کا گناہ بھی ہوگا۔ (۳)

(۲۱) قال تعالى: ﴿وَأَحَلَّ لَكُمْ مَا وُورَاءَ ذَلِكَ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ..... الآية﴾ (سورة النساء: ۲۴)

﴿ما وُوراءَ ذلك: المراد به ما وُوراءَ من تقدم ذكر تحريمهن.....﴾ (أحكام القرآن للجصاص:

۱۳۵/۲) سورة النساء: باب ما يحرم من النساء، فصل، ط: سهيل اكيڏمي لاهور

﴿شامى: ۳۰/۳﴾ كتاب النكاح، فصل فى المحرمات، ط: سعيد.

﴿والمحرم من لا يجوز له مناكحتها على التابيد بقراية أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح.....﴾ (غنية الناسك: (ص: ۲۷) يا بشرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الاداء، ط: ادارة القرآن

﴿إرشاد السارى: (ص: ۷۶)﴾ باب شرائط الحج، النوع الثانى: شرائط الاداء، الشرط الرابع: المحرم الأمين للمرأة، ط: امداديه مكة المكرمة.

(۳) ولو أن فقيرًا لا يجب عليه الحج، حجّ ماشيًا بالتكدي والسؤال، فإنه يجزيه عن حجة الإسلام حتى لو استغنى لا يلزمه الحج بعد ذلك ثانيًا..... (البحر العميق: (۳۷۶/۱) الباب الثالث فى مناسك الحج، شرائط وجوب الاداء، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة

﴿ولا يحل أن يسأل شيئًا من القوت من له قوت يوم بالفعل أو بالقوة كالصحيح المكتسب =

بھینس

احرام کی حالت میں بھینس ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا ”میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں“ فرشتوں نے اس پر عرض کیا: ”کیا آپ اس کو اپنا خلیفہ بنا رہے ہیں جو زمین پر فساد پھیلانے کا“ فرشتوں کی مراد اس سے جنات تھے، جنہوں نے زمین میں فساد پھیلایا تھا اور خون بہایا تھا (فرشتوں کے اس جواب پر) اللہ تعالیٰ کا غضب اور غصہ ظاہر ہوا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ فرشتوں نے اس بات کو سمجھ لیا کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے فرمان پر جو جواب دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ظاہر ہوا ہے، اس پر فرشتے عرش کو پکڑ کر گر گڑا کرنے اور معافی مانگنے لگے اور اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لئے انہوں نے عرش کے گرد سات مرتبہ طواف کیا، اس پر اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے۔

= ویأثم معطیه إن علم بحالہ لإعانتہ علی المحرم . (الدر المختار مع الرد : ۳۵۵/۲) کتاب الزکاة، باب المصرف، ط: سعید

وأيضاً فیہ : وما جمع السائل من المال فهو خبیث . (رد المختار علی الرد : ۳۸۵/۲) کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ط: سعید

(۱) وله ذبح حیوان أهلی (غنیۃ الناسک : ص: ۲۸۹) باب الجنایات، الفصل الثامن فی صید البر وما یتعلق بہ، مطلب فیما لا یتعلق بالجزاء بقتله فی الإحرام والحرم، ط: إدارة القرآن

إرشاد الساری : (ص: ۵۳۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع السادس فی الصید وما یتعلق بہ، فصل فیما لا یتعلق بشیء بقتله فی الإحرام والحرم، ط: المكتبة الامدادیة مکتبة المکرمة.

عالمگیری : (۲۵۲/۱) کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصید، ط: رشیدیہ.

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر کرم فرمائی اور فرشتوں پر رحمت نازل ہوئی (اللہ تعالیٰ کو فرشتوں کے عرش کا طواف کرنے کی ادا ایسی پسند آئی کہ) اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ”زمین پر میرے نام کا ایک گھر بناؤ تاکہ آدم کی اولاد میں سے جن پر میں ناراض ہوں وہ اس گھر کے ذریعہ میری پناہ مانگیں، اور اسی طرح اس گھر کے گرد گھومیں یعنی طواف کریں جس طرح تم نے عرش کے گرد طواف کیا ہے، تاکہ میں ان سے بھی راضی ہو جاؤں۔

چنانچہ فرشتوں نے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ایک گھر بنایا (جو بیت اللہ شریف ہے)۔ (۱)

بیت اللہ شریف کو دیکھنا

☆ جو شخص محبت اور شوق سے بیٹھ کر صرف کعبہ شریف کو دیکھتا ہے، اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے حصہ ملتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اللہ کے گھر کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے، کسی چیز کو محبت کی نظر سے جتنی مرتبہ بار بار دیکھا جاتا ہے اسی قدر اس کی محبت دل میں گھر کر لیتی ہے، اور دل اس کی طرف کھینچتا ہے، چونکہ کعبۃ اللہ کو اللہ کا گھر ہونے کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے اس لئے اس کو دیکھنا گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی تجلیات کا مشاہدہ کرنا ہے۔

(۱) ولما قال اللہ تعالیٰ للملائکة ﴿إِنِّي جاعل فی الأرض خلیفۃ﴾ (البقرة: ۳۰) و ﴿قالوا أتجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک الدماء﴾ (البقرة: ۳۰) یعنون الجن الذین أفسدوا فیہا و سفکوا الدماء، غضب علیہم، و فی لفظ: ظنت الملائکة: أی علمت ان ما قالوا: ردا علی ربہم وأنہ قد غضب علیہم من فوقہم، فلاذوا بالعرش و طافوا بہ سبعة أطواف یسترضون ربہم، فرضی علیہم.

و فی لفظ: فنظر اللہ إلیہم، ونزلت الرحمة علیہم، فعند ذلک قال لہم ابنوا لی بیتا فی الأرض یعود بہ من سخطت علیہ من بنی آدم: أی الذی هو الخلیفۃ، فیطوفون حولہ کما فعلتم بعرضی فأرضی عنہم، فبنوا الکعبۃ. (السیرۃ الحلبیۃ: ۲۱۵/۱)، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفہا اللہ تعالیٰ، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت

☆ بیت اللہ شریف کو دیکھنا عبادت ہے اس لئے نماز اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد، فارغ اوقات میں زیادہ سے زیادہ بیت اللہ کو دیکھتا رہے۔ (۱)

بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے حج فرض ہوتا ہے؟

☆ اگر اشہر حج یعنی شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ میں بیت اللہ شریف کو دیکھا ہے اور حج کے ایام تک رہنے کا ”ویزا“ اور خرچہ بھی ہے، اور پہلے اپنا حج ادا بھی نہیں کیا ہے تو اس صورت میں بیت اللہ شریف کو دیکھنے والے پر حج فرض ہو جاتا ہے اور اگر ”ویزا“ یا خرچہ نہیں ہے، یا ”ویزا“ ہے خرچہ نہیں، یا خرچہ ہے ”ویزا“ نہیں تو ان صورتوں میں حج فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) وروی عن النبی ﷺ أنه قال: النظر إلى البيت الحرام عبادة..... وعن ابن السائب المدني قال: من نظر إلى الكعبة إيماناً و تصديقاً تحاتت عنه الذنوب كما ينحط الورق من الشجرة. أخرجه ابن الجوزي: (البحر العميق: (۱/ ۱۹۵، ۱۹۶) الباب الأول في الفضائل، فضل النظر إلى الكعبة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة)

❏ وليكثر من النظر إلى الكعبة إيماناً واحتساباً، فإن النظر إلى الكعبة عبادة، فقد جاءت آثار كثيرة في فضل النظر إليها..... (غنية الناسك: (ص: ۱۳۸) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل فيما ينبغي له الاعتناء به بعد الفراغ من السعي أيام مقامه بكة، ط: إدارة القرآن)

❏ إرشاد الساری: (ص: ۷۲۲) باب زیارة سید المرسلین، فصل فی آداب المجاورة فی المدينة المنورة، و: (ص: ۷۵۱، ۷۵۲) فصل: استحباب الإكثار من الأعمال البر بالحرمين، ط: المكتبة الامدادية، مكة المكرمة.

(۲) والفقیہ الافاقی إذا وصل إلى میقات فهو کالمکی أى حیث لا یشتط فی حقہ الا الزاد دون الرحلة إن لم یکن عاجزاً عن المشی، وینبغی أن یكون الغنی الافاقی كذلك إذا عدم المړکوب بعد وصوله إلى أحد المواقیت فالتقید بالفقیہ لظهور عجزه عن المړکوب، ولیفید أنه یتعین علیه أن ینوی حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام، ولا ینوی نفلاً علی زعم أنه فقیر لا یجب علیه الحج لأنه ماکان واجباً علیه وهو آفاقی، فلما صار کالمکی وجب علیه. ولو حج نفلاً یجب علیه أن یحجّ ثانیاً ولو أطلق یصرف إلى الفرض..... (إرشاد الساری: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: امدادیہ مکه المکرمة) =

☆ حج بدل کرنے والے کا بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے حج فرض نہیں ہوگا کیونکہ وہ دوسرے کی طرف سے احرام باندھ کر جاتا ہے اپنی طرف سے نہیں اس لئے ایسے آدمی پر کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے بعد بھی حج فرض نہ ہوگا۔ (۱)

بیت اللہ کی سفارش

جو لوگ حج یا عمرہ کے لئے جاتے ہیں، اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، یا علاقے کے جو لوگ طواف کے لئے آتے ہیں، قیامت کے دن بیت اللہ ان سب کے لئے سفارش کرے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو کعبہ شریف کو میری قبر کے قریب لایا جائے گا تو وہ کہے گا: اے محمد! آپ کو سلام ہو، تو میں کہوں گا: تجھے بھی سلام ہو، اے بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا کیا، وہ کہے گا: اے محمد! جو میرے پاس آیا میں اس کے لئے کافی ہوں، اور اس کی سفارش کروں گا، اور جو میرے پاس نہیں آیا آپ اس کو کافی ہیں، اور آپ اس کی سفارش

= ❏ فتح القدیر مع الکفایۃ: (ص: ۳۲۲/۲) کتاب الحج، ط: رشیدیہ.

❏ غنیۃ الناسک: (ص: ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

❏ الدر مع الرد: (۶۰۴/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی حج الصرورة، ط: سعید. (۱) وظاهره یفید أن الصرورة الفقیر لا یجب علیه الحج بدخول مكة..... (شامی: (۶۰۴/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی حج الصرورة، ط: سعید)

❏ حاشیۃ إرشاد الساری: (ص: ۶۳۸، ۶۳۹) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط جواز الاحجاج، حکم حج الصرورة، ط: امدادیہ مکه المکرمة.

❏ غنیۃ الناسک: (ص: ۳۳۸) باب الحج عن الغیر، فصل فیما لیس من شرائط النيابة فی الحج، ط: إدارة القرآن.

کریں گے۔ (الترغیب والترہیب لاصحبانی) (۱)

اس لئے بیت اللہ کے پاس جا کر ادب و احترام سے رہنا چاہیے، اور زیادہ سے زیادہ عبادت، طواف، تلاوت اور ذکر و اذکار کرنا چاہیے، اور ادب و احترام کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے، تاکہ سفارش سے محروم نہ ہو جائے۔

بیت اللہ کے پاس انبیاء کی قبریں

☆..... ایک حدیث میں آتا ہے کہ مقام ابراہیم، حجر اسود اور زمزم کے کنوئیں کے درمیانی حصے میں ننانوے نبیوں کی قبریں ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو نبیوں کی قبریں ہیں اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصے میں ستر نبیوں کی قبریں ہیں، ہر وہ نبی جس کو اس کی قوم نے جھٹلایا، اپنی قوم کے درمیان سے نکل کر مکہ آتا تھا، جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا تھا یہاں تک کہ اس کی وفات ہو جاتی۔

(۱) أخبرنا أبو الخير محمد بن أحمد بن هارون، أنبأ أبو بكر بن مردويه، ثنا عبد الحميد بن موسى القناد الواسطي، ثنا محمد بن سعيد بن محمد بن عمرو الدورقي، ثنا عبد الله بن موسى بن زياد المدني، ثنا عبيد الله بن موسى عن سفیان الثوري، عن محمد بن المكندر، عن جابر - رضي الله عنه - قال: قال رسول الله ﷺ: إذا كان يوم القيامة زُفَّت الكعبة بيت الله الحرام إلى قبري فيقول: السَّلام عليك يا محمد! فأقول: وعليك السَّلام يا بيت الله! ما صنع بك أمّتي بعدى؟ فيقول: يا محمد! من أتاني فأنأ أكفيه، وأكون له شفيعاً ومن لم يأتني فأنت تكفيه له شفيعاً. (الترغيب والترهيب لاسماعيل بن محمد التيمي الأصبهاني الملقب بقوم السنة: (۵۳۵): (۸/۲) رقم الحديث: ۱۰۳۹، المحقق إيمان بن صالح بن شعبان، ط: دار الحديث القاهرة ۱۴۱۳هـ / ۱۹۹۳م)

عن جابر بن عبد الله - رضي الله تعالى عنه - قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: زُفَّت الكعبة للبيت الحرام إلى قبري فتقول: السَّلام عليك يا محمد! فأقول: وعليك السَّلام يا بيت الله! ما صنع بك أمّتي بعدى؟ فتقول: من أتاني فأنأ أكفيه، وأكون له شفيعاً ومن لم يأتني فأنت تكفيه وتكون له شفيعاً. (الفردوس بمأثور الخطاب، لأبي شجاع شيرويه بن شهر داد الديلمي الهمداني (۳۲۵- ۵۰۹هـ): (۲/۲۹۵) رقم الحديث: ۳۳۲۶، المحقق: السعيد بن بسبوني ز غلول، ط: دار الكتب العلمية (۱۴۰۶هـ / ۱۹۸۶م)

ایک حدیث میں ہے رکن یمانی اور حجر اسود کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور یہ کہ حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قبریں اسی مبارک حصے میں ہیں۔ (۱)

بیت اللہ کے خدمت گاروں کو پیسہ دینا

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بعض اہل مناقب نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ نے جب آخری حج کیا تو آپ نے اپنا آدھا مال بیت اللہ شریف کے خدمت گاروں کو دیا تاکہ ان کو بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کا موقع مل جائے، چنانچہ آپ کو موقع ملا، اور آپ نے قرآن مجید کا آدھا حصہ (شروع کے پندرہ پارے) ایک ٹانگ پہ اور آخری آدھا حصہ (آخری پندرہ پارے) دوسری ٹانگ پر کھڑے ہو کر پڑھے، اور پھر آپ نے یہ دعا کی:

يَا رَبِّ عَرَفْتُكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ ، وَمَا عَبْدْتُكَ حَقَّ الْعِبَادَةِ ، فَهَبْ لِي نَقْصَانَ الْخِدْمَةِ لِكَمَالِ الْمَعْرِفَةِ .

فندوی من زاویۃ البیت، عرفت فأحسنت واخلصت الخدمة غفر لك ولمن كان على مذهبك إلى قيام الساعة.

ترجمہ: اے میرے پروردگار میں نے تجھ کو اچھی طرح پہچانا، اور میں تیری بندگی جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کر سکا میری بندگی کی کوتاہی کو کمال معرفت کی وجہ سے معاف فرما۔

(۱) وجاء "أن بين المقام والركن و زمزم قبر تسعة وتسعين نبيا" وجاء "أن حول الكعبة لقيور ثلاثمائة نبي"، وأن ما بين الركن اليماني إلى الركن الأسود لقيور سبعين نبياً، وكل نبي من الأنبياء إذا كذبه قومه خرج من بين أظهرهم وإلى مكة يعبد الله عز وجل بها حتى يموت" وجاء "ما بين الركن اليماني والحجر الأسود روضة من رياض الجنة، وأن قبر هود و صالح و شعيب و إسماعيل في تلك البقعة". (السيرة الحلبية: (۲۲۳/۱) باب بنیان قریش الكعبة شرفها الله تعالى، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

اس وقت بیت اللہ شریف کے کونے سے یہ آواز آئی کہ تو نے پہچانا، اچھی طرح پہچانا، اور تو نے میری بندگی اور عبادت اخلاص سے کی، لہذا تیری کوتاہیاں بخش گئیں، اروان سب کی جو تیرے طریقہ پر ہوں گے قیامت تک۔ (۱)

بیت اللہ کے سوا کسی چیز کا طواف کرنا

بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی اور چیز یا کسی اور مقام کا طواف کرنا جائز نہیں

(۱) وذكر بعض أصحاب المناقب : انه لما حج حجة الوداع : اعطى السدنة نصف ماله ، ليمكّنه من الصلاة داخل الكعبة ، فقرأ نصف القرآن قائماً على رجل ، ثم نصفه الآخر قائماً على الأخرى وقال : يا رب ! عرفتك حق معرفتك ، ومعبدتك حق العبادة ، فهب لي نقصان الخدمة لكمال المعرفة ، فنودي من زاوية البيت عرفت فأحسنست ، واخلفت الخدمة ، غفرونا لك ولمن كان على مذهبك إلى قيام الساعة.

تنبیہ : لاینافی فی ما نقل عنه۔ ان صح۔ من قوله (عرفتك حق معرفتك) ما قاله غيره : (سبحانك : ما عرفناك حق معرفتك) لأن مراد الإمام عرفتك حق معرفتك اللاتقة بى ، والى انتهى إليها علمى ، ففيه تجوز ، ومراد غيره ان حقيقة المعرفة اللاتقة بالحق لا يمكن لأحد أن يصل إليها ، وهذه هي الحقيقة ، كيف لا وسيد المرسلين والاولين والآخرين يقول : لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ، وفي حديث الشفاعة العظمى ، فى فصل القضاء : انه صلى الله عليه وسلم يلهم عند سؤاله فيها محامد لم يكن ألهمها قبل ؟ فهذه معارف متجددة ، وهكذا إلى ما لا نهاية له .

ووقوفه على رجل فى الصلاة مكروه عند غيره ، لصحة الحديث فى النهى عنه ، فنفرض أنه رأى كراهته ، ويجاب عنه : بأنه إنما فعل ذلك مجاهدة لنفسه ، وليس ببعيد ان غرض مجاهدة النفس فى ذلك ممن لم يختل منه خشوعه مانع للكرامة .

وختمة القرآن فى ركعة لاینافی خبر : ان من قرأه فى أقل من ثلاث ، لم يتفق ؛ لأن محله فيمن لم تحرق له العادة فى الحفظ والسهولة واتساع الزمن ، ومن ثم جاء عن كثير من الصحابة والتابعين أنهم كانوا يختمونه فى ركعة ، بل ختمه بعضهم أربع مرات فيما بين المغرب والعشاء ، وكل ذلك من باب الكرامات ، فلا يعترض به . (الخيرات الحسان فى مناقب الإمام الاعظم أبا حنيفة النعمان : (ص : ۹۳ ، ۹۵) الفصل الرابع عشر فى شدة اجتهاده فى العبادة ، ط : دار الهدى والرشاد ، دمشق ، سوريا)

ہے۔ (۱)

بیت اللہ میں حاضری

☆ بیت اللہ شریف پر نظر پڑتے ہی خوب دلجمعی اور گریہ زاری کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو کر دعا کرے ، یہ قبولیت کا موقع ہے۔ (۲)

☆ اگر حاجی صاحب نے حج افراد کا احرام باندھا ہے ، تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد طواف قدم کرے اور اس کے بعد دس تاریخ کو بڑے شیطان کی

(۱) ولا يطوف أى لا يدور حول البقعة الشريفة ؛ لأن الطواف من مختصات الكعبة المنيفة ، فيحرم حول قبور الأنبياء والأولياء ، ولا عبادة بما يفعله العامة الجهلة ولو كان فى صورة المشائخ والعلماء . (إرشاد السارى : (ص : ۷۲۵) باب زيارة المرسلين ﷺ ، فصل : فى آداب المجاورة فى المدينة المنورة ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك : (ص : ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط : إدارة القرآن .
☆ قال النووي فى صدر ذلك بقوله : "لا يجوز أن يطاف بقبر النبى ﷺ وهو الذى قاله العلماء وأطبقوا عليه ، وينبغى أن لا يغتر بكثير من العوام مخالفتهم ذلك ، بل الاقتداء والعمل إنما يكون بأقوال العلماء ولا يلتفت إلى محدثات العوام وجهالاتهم . (البحر العميق مع هامشه : (۲۹۰/۵) الباب العاشر : فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى ، كيفية زيارته ﷺ وزيارة ضجيعيه ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية)
(۲) فإذا شاهد مكة لبي ودعا ، فيقول : اللهم رب السموات السبع وما أظللن ورب الأرضين وما أقللن ورب الشياطين وما أضللن ورب الرياح وما ذرين فإننا نسلك خير هذه القرية وخير أهلها ، ونعوذ بك من شرها وشر أهلها وشر ما فيها ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بنى شيبه ، ولو دخل من أسفل مكة ، فهو مستحب لكل قادم من أى جهة قدم ليكون مستقبلًا فى دخوله باب البيت تعظيمًا مقدّمًا رجله اليمنى حافيًا إلا أن يستضرّ ملياً كبيراً مهلاً متواضعاً ملاحظاً جلاله البقعة داعياً بقوله : بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله ثم يرفع يديه كما قيل ويقول : الله زد هذا البيت تشريقاً وتعظيماً وتكريماً ومهابةً وإنما يرفع القادم يديه عند رؤية البيت للدعا لأنه ثبت عنه ﷺ أنه كان إذا رأى البيت رفع يديه (غنية الناسك : (ص : ۹۲ ، ۹۷ ، ۹۸) باب دخول مكة وحرمة ، فصل : ط : إدارة القرآن)

☆ إرشاد السارى : (ص : ۱۸۱) باب دخول مكة ، فصل : فى آداب دخول المسجد الحرام ، ط : المكتبة الإمدادية ، مكة المكرمة .

☆ البحر العميق : (۲/۱۰۸۵ ، ۱۰۸۶) الباب العاشر : فى دخول مكة وفى الطواف والسعى ، فصل : السنة للحج أن يدخل مكة قبل الوقوف بعرفة ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

رمی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے۔

☆ اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد ہی حج والی سعی کرنا چاہے تو اسے بھی طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا پڑے گا، واضح رہے کہ رمل اور اضطباع مردوں کے لئے ہر اس طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔ اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد حج والی سعی کرنا نہیں چاہتا ہے بلکہ سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہے تو اس صورت میں طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔ (۱)

☆ اور اگر حاجی صاحب نے قرآن کا احرام باندھا ہے تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور حلق اور قصر نہ کرے اور اس کے بعد طواف قدوم کرے اور دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کر کے حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے اس دوران احرام کا کپڑا بدلنا جائز ہے لیکن احرام سے نکلنا (۱) طواف القدوم..... وهو سنة..... للآفاقي (أى دون الميقاتي والمكي) المفرد بالحج والقارن..... بخلاف المعتمر..... والمتمتع ولو آفاقياً والمكي..... ومن بمعناه..... وأول وقته أى وقت أدائه حين دخوله مكة..... ولا اضطباع ولا رمل ولا سعی أى بالإصالة لأجل هذا الطواف وإنما يفعل فيه أى فى طوافه ذلك..... إذا أراد أى المفرد أو القارن تقديم سعی الحج على وقته الأصلي، وهو أى وقته الأصلي عقيب طواف الزيارة؛ لأن السعى واجب، والأصل فيه أن يتبع الفريضة..... لكن رخص لمخالفة الزحمة لتقديمه على وقته إذا فعله عقيب طواف ولو نفلاً. (إرشاد السارى: (ص: ۱۹۹، ۲۰۰) باب أنواع الأظوف وأحكامها، الأول: طواف القدوم، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ وشرط الخروج منه أى من إحرام العمرة والحج فى الجملة: الحلق أو التقصير (أى قدر ربع شعر الرأس فى وقته وهو باعتبار صحته بعد طلوع الفجر فى الحج..... وأما باعتبار وجوبه فوقته بعد الرمي فى الحج وبعد السعى فى العمرة. (إرشاد السارى: (ص: ۱۳۱) باب الإحرام، فصل: فى حكم الإحرام، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۶) باب الإحرام، فصل: فى حكم الإحرام، ط: إدارة القرآن.

☆ الدر مع الرد: (۲/ ۲۸۰) كتاب الحج، فصل: فى الإحرام، ط: سعيد.

منع ہے۔ (۱)

☆ اور اگر حاجی صاحب نے حج تمتع کا احرام باندھا ہے، تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکل جائے پھر آٹھ ذی الحجہ کو منی جانے سے پہلے حرم میں حج کا ارادہ باندھے اور یہ احرام دس تاریخ کو دم شکر یعنی قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک باقی رکھے۔

☆ حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔

☆ تمتع کرنے والا عمرہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل اور ساتوں

چکروں میں اضطباع کرے گا۔ (۲)

(۱) ويضطبع فى جميع طوافها، ويرمل فى ثلاثة أشواطه الأول، ثم يصلى ركعتيه ويسعى بين الصفا والمروة بلا حلق، فلو حلق لايحل من عمرته، ولزمه دمان لجنابته على إحرامين..... ثم يطوف للقدوم ويضطبع فيه أيضاً، ويرمل كالأول؛ لأن كل طواف بعده سعى فالرمل فيه سنة ثم يصلى ركعتين، ثم يسعى إن أراد بعد طواف القدوم كما هو الأفضل للقارن، أو يسكن، وإن أخره إلى ما بعد طواف الزيارة يؤخر الرمل إليه أيضاً، وسقط الاضطباع كما مرّ ثم يقيم حراماً، وحج كالمفرد..... وإذا رمى يوم النحر ذبح للقرآن شاة أو بدنة أو سبع بدنة بشرط الأضحية. (غنية الناسك: (ص: ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶) باب القران، فصل: فى صفة القران المسنون، و فصل: فى دهي القارن والمتمتع، ط: إدارة القرآن)

☆ إرشاد السارى: (ص: ۳۶۷، ۳۶۸) باب القران، فصل: فى بيان أداء القران، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

☆ الدر مع الرد: (۲/ ۵۳۱، ۵۳۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

(۲) (هو)..... (أن يفعل العمرة أو أكثر أشواطها فى أشهر الحج..... (ويطوف ويسعى كما مرّ (ويحلق أو يقصر) إن شاء (ويقطع التلبية فى أول طوافه) للعمرة وأقام بمكة حلالاً، (ثم يحرم للحج) فى سفر واحد حقيقة أو حكماً..... (يوم التروية وقبله أفضل، ويحج كالمفرد) لكنه يرمي فى طواف الزيارة ويسعى بعده إن لم يكن قدماه بعد الإحرام، وذبح كالقارن. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۳۷، ۵۳۸) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد)

☆ وأما المتمتع الذى لم يسبق الهدى إذا دخل مكة طاف أى فرضاً لعمرته أى فى أشهر الحج، =

☆ عورتوں کے لئے رمل اور اضطباع کا حکم بالکل نہیں، اس لئے عورتیں رمل

اور اضطباع نہ کریں۔ (۱)

بیٹا نے والدین کو حج کے لئے رقم دی

اگر والدین کے پاس حج کے لئے رقم نہیں ہے اور بیٹے نے ان کو حج کرنے کے لئے رقم دے دی، اور ان پر کوئی قرض بھی نہیں ہے، تو اس رقم کے مالک بنتے ہی ان پر حج فرض ہو جائے گا۔ (۲)

بیٹی کا سر

بیٹی کا سر محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج اور عمرہ پر جانا جائز نہیں

= وسعى أى وجوباً وحلق وليس عليه أى على المتمتع طواف القدوم وإذا كان يوم التروية أحرم أى التمتع بنوعيه بالحج وقبله أفضل (إرشاد السارى : (ص: ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸) باب التمتع، فصل: التمتع على نوعين، ط: الإمدادية، مكة المكرمة) غنية الناسك : (ص: ۲۱۵) باب التمتع، فصل: فى كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن.

(۱) ولا ترمل أى فى الطواف ولا تسعى بين الميلىن. (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فى إحرام المرأة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القرآن، ط: سعيد.

(۲) ولاتثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة، فلو بذل الإين لأبيه الطاعة، وأباح له الزاد والراحلة، لايجب عليه الحج، وكذا لو وهب مال ليحج به لايجب على قبوله؛ لأن الوجوب لايجب تحصيله، ولو قبل وجب عليه الحج إجماعاً (غنية الناسك : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: أما شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۶۱، ۶۲) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

البحر العميق : (۳۸۵/۱) الباب الثالث: فى مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، النوع الثانى الاستطاعة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

ہے۔ (۱)

بیٹی کی کمائی سے حج کرنا

اگر بیٹی اپنی جائز کمائی سے ماں باپ کو حج کرانا چاہے تو ماں باپ حج کے لئے جاسکتے ہیں شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ بیٹی کو بہت ہی زیادہ ثواب ملے گا اس کو بھی ایک ایک حج کے برابر ثواب ملے گا۔ (۲)

البتہ اگر صرف ماں حج پر جا رہی ہے تو اس کے ساتھ کوئی محرم ہونا ضروری ہے عورتوں کے لیے محرم کے بغیر حج کے لئے جانا جائز نہیں۔ (۳)

بیٹی کے بال باپ کاٹ سکتا ہے

احرام سے نکلنے کے لئے باپ اپنی بیٹی کے بال ایک پور کے برابر کاٹ

سکتا ہے۔ (۴)

(۳، ۱) فليراجع إلى الحاشية رقم: ۲، ۱. على الصفحة رقم: ۲۱۰.

(۲) والأصل أن كل من أتى بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره وإن نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلة. (قوله: بعبادة ما) الأفضل لمن يتصدق نفلاً أن ينوى لجميع المؤمنين والمؤمنات؛ لأنها تصل إليهم ولا ينقص من أجره شيئاً. (الدر مع الرد: (۵۹۵/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

عن زيد بن ارقم قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا حج الرجل عن والديه تقبل منه ومنهما واستبشرت أرواحهما، وكتب عند الله برا". أخرجهما الدارقطني. (البحر العميق: (۹۶/۲) الباب الأول: فى الفضائل، فصل: فى فضل من حج عن أبيه، أو عن ميت، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

من زيد بن خالد الجهني قال: قال رسول الله ﷺ: "من فطر صائماً أطعمه وسقاه كان له مثل أجره من غير أن ينقص من أجره شيئاً. (مصنف عبد الرزاق: (۳۱۱/۴) رقم الحديث: ۷۹۰۵، كتاب الصيام، باب من فطر صائماً، ط: المكتب الإسلامى بيروت)

(۳) أيضاً.

(۴) وإذا حلق أى المحرم رأسه أى رأس نفسه أو رأس غيره أى ولو كان محرماً عند جواز التحلل أى الخروج من الإحرام بأداء أفعال النسك لم يلزمه شيئاً: الأولى: لم يلزمهما شيئاً. (إرشاد السارى: (۳۲۴) باب مناسك منى، فصل: فى الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكة المكرمة) غنية الناسك: (ص: ۷۴) باب مناسك منى يوم النحر، فصل فى الحلق، ط: إدارة القرآن.

بیرون ملک سے جدہ پہنچنے والے

”غیر ممالک سے جدہ پہنچنے والے“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۰۴/۳)

بیلٹ

☆..... احرام کی حالت میں روپیہ پیسے، پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات کی حفاظت کے لئے بیلٹ باندھنا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ بیلٹ لباس کا حصہ نہیں ہے۔ (۱)

☆..... جہاز کی سیٹ بیلٹ باندھنا بھی جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

بیمار آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے

”عرفات سے بیمار آدمی کب واپس آئے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۲/۳)

بیماری کی وجہ سے بال گریں

”بال بیماری کی وجہ سے گریں“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۷۰/۱)

بینک کے ذریعہ قربانی کروانا

”قربانی بینک کے ذریعہ کروانا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۷۶/۳)

بے وضو طواف زیارت کیا

”طواف زیارت بے وضو کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۵۹/۳)

بے وضو طواف کیا

”وضو کے بغیر طواف کر لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۹۸/۴)

(۱) وشد الهمیان بکسر فسكون، أى ربطه فى وسطه، سواء كان فيه نفقته أو نفقة غيره. (إرشاد

السارى: (ص: ۱۷۲) باب الإحرام، فصل: فى مباحاته، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۹۲) باب الإحرام، فصل: فى مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن.

الهندية: (۲۴/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع فى يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيدية.

بیوہ

☆ بیوہ کی عدت ایک سو تیس دن ہے، بیوہ کے لئے عدت ختم ہونے سے پہلے حج کے لئے روانہ ہونا جائز نہیں ہے، اس لئے اگر شوہر کا انتقال ایسے وقت پر ہوا کہ حج کے لئے روانگی کے وقت اس کی عدت پوری نہیں ہوتی، تو وہ بیوہ عدت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگی۔ (۱)

☆ اگر بیوہ عورت کو عدت گزرنے کے بعد دوبارہ محرم کے ساتھ حج کے لئے جانے کا موقع مل جائے تو محرم کے ساتھ حج کر لے، ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرے، تاکہ ورثاء اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اس بیوہ کے لئے حج بدل

(۱) والعدة للموت (أى موت زوج الحرة) أربعة أشهر بالأهلة لو فى الغرة كما مر وعشر من الأيام بشرط بقاء النكاح صحيحاً إلى الموت مطلقاً وطئت أو لا ولو صغيرة أو كناية تحت مسلم ولو عبداً فلم يخرج عنها إلا الحامل. (الدر مع الرد: ۵۱۰/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فى عدة الموت، ط: سعيد)

الخامس من شرائط الأداء وقيل من شرائط الوجوب فى حق النساء: عدم العدة، أى من طلاق بائن أو رجعى أو وفاة أو فسخ فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلد لها لا يجب عليها أى الحج. (إرشاد السارى: (ص: ۸۰) باب شرائط الحج، النوع الثانى، الشرط الخامس: عدم العدة فى حق النساء، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

والخامس عدم عدة عليها مطلقاً..... فإن حجت وهى فى العدة جازت بالاتفاق وكانت عاصية. (غنية الناسك: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، الباب الأول فى تفسير الحج وفرضيته ووقته وشرائطه وأركانها وواجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، أما شرائط وجوبه، منها عدم قيام العدة فى حق المرأة، ط: رشيدية.

البحر العميق: (۴۱۰/۱) الباب الثالث فى مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، وأما الذى يخص النساء فشرطان، والثانى: أن لا تكون معتدة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

کرادیں۔ (۱)

☆ اگر بیوہ عورت عدت کے دوران حج کرے گی تو حج ہو جائے گا لیکن عدت کی حالت میں حج کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اور اللہ سے توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا، اس لئے عدت کے دوران حج کے لئے نہ جائے۔ (۲)

(۱) فإن استجمع فيه شرائط الوجوب دون الأداء وجب عليه الحج ولكن لا يجب عليه أدائه بدنه؛ لأنه لم يقدر على شرائط الأداء كلها أو بعضها وتخص له في الأداء بماله، فوجب عليه الإحجاج فإذا لم يفعل مدة حياته وجب عليه الإيضاء. (غنية الناسك: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

وهو كل من قدر على شرائط الوجوب، الأولي أن يقال: وهو من وجد في حقه شرائط الوجوب ولم يحج أى بنفسه فعليه الإيضاء به، سواء قدر على شرائط الأداء أم لا. (إرشاد السارى: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: فيمن يجب عليه الوصية بالحج، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

واختلفوا في أن المحرم شرط الوجوب أو شرط الأداء، كما اختلفوا في أمن الطريق وصحح السغفاني في شرح الهداية: أنه من شرائط الأداء، وصحح صاحب البدائع أنه من شرائط الوجوب، وثمره الخلاف تظهر في وجوب الوصية، فمن قال: إنه شرط وجوب الأداء، يقول: بوجوب الوصية إذا خافت الموت، ومن قال إنه شرط الوجوب، يقول: لا تجب الوصية. وفي سراج الوهاج قال الخجندی: إذا لم تجد المرأة زوجاً، ولا محرماً تحج معها، لم يلزمها الخروج عندنا ويجب في مالها..... (البحر العميق: (۱/ ۳۰۹، ۳۱۰) الباب الثالث في مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية)

التاتارخانية: (۳۲۹/۲) كتاب الحج، الفصل الأول: في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي كتب خانہ.

فتح القدير مع الكفاية: (۳۲۲/۲) كتاب الحج، ط: رشيدية.

الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج، ط: رشيدية.

(۲) والعدة للموت (أى موت زوج الحرة) أربعة أشهر بالأهله لو في الغرة كما مر وعشر من الأيام بشرط بقاء النكاح صحيحاً إلى الموت مطلقاً وطئت أو لا ولو صغيرة أو كتابية تحت مسلم ولو عبداً فلم يخرج عنها إلا الحامل. (الدر مع الرد: (۵۱۰/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في عدة الموت، ط: سعيد)

الخامس من شرائط الأداء وقيل من شرائط الوجوب في حق النساء: عدم العدة، أى من طلاق بائن أو رجعى أو وفاة أو فسخ فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لا يجب عليها =

بیوی دوسرے کی ظاہر کر کے حج کرنا

”دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۲۹۸)

بیوی سے اجازت لینا

مرد کے لئے حج پر جانے کے لئے بیوی سے اجازت لینا ضروری نہیں، البتہ واپس آنے تک بیوی کے لئے نان ونفقہ کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ (۱)

بیوی کو حج کے لئے ساتھ لے جانا کب ضروری ہے؟

اگر میاں بیوی دونوں پر حج فرض ہے اور شوہر حج کے لئے جا رہا ہے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بیوی کو بھی ساتھ لے کر جانا لازم ہے، اور اگر بیوی پر حج فرض نہیں تو اس کو ساتھ لے کر جانا لازم نہیں، اگر شوہر خوشی سے لے جائے گا تو بیوی پر احسان = أى الحج. (إرشاد السارى: (ص: ۸۰) باب شرائط الحج، النوع الثاني، الشرط الخامس: عدم العدة في حق النساء، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

والخامس عدم عدة عليها مطلقاً..... فإن حجت وهى فى العدة جازت بالاتفاق وكانت عاصية. (غنية الناسك: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته ووقته وشرائطه وأركانه واجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، أما شرائط وجوبه، منها عدم قيام العدة في حق المرأة، ط: رشيدية.

البحر العميق: (۳۱۰/۱) الباب الثالث في مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، وأما الذى يخص النساء فشرطان، والثاني: أن لا تكون معتدة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۱) وكذا إن كرهت خروج زوجته وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته، فيكره له الخروج إذا لم يكن له ما يدفعهم للنفقة، فإن كان لا يخالف الضيعة عليهم، فلا بأس به. (غنية الناسك: (ص: ۳۵) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

التاتارخانية: (۳۲۹/۲) كتاب الحج، الفصل العشرون في المتفرقات، ط: قديمي.

الهندية: (۲۲۱/۱) كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج، ط: رشيدية.

المحيط البرهاني: (۵۰۰/۳) كتاب المناسك، الفصل العشرون: المتفرقات، ط: إدارة القرآن / المجلس العلمي.

ہوگا اور شوہر کو ثواب ملے گا۔ (۱)

بیوی کو راضی کرنا

اگر حج فرض ہے تو حج پر جانے کے لئے بیوی کو راضی کرنا یا اس کا راضی ہونا شرط نہیں ہے، البتہ اس کی رہائش اور نان و نفقہ کا انتظام کر کے جانا ضروری ہے۔ (۲)

بیوی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگالیا

”شہوت کے ساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳/۳)

بیوی کے بال شوہر کاٹ سکتا ہے

احرام سے نکلنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے بال ایک پور کے برابر کاٹ سکتا

(۱) إرضاء الوالدين والزوج، يجتهد في إرضاء والديه، وكل من يبره، وتسترضى المرأة زوجها وأقاربها، ويستحب أن يحج مع امرأته. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۳/۳۲۶) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث: آداب السفر للحج وغيره وآداب الحاج العائد، المبحث الأول: آداب السفر للحج وغيره، ط: دار الفكر، بيروت)

❏ (ولو حجت معه فلها نفقة الحضر لا السفر) فما زاد على نفقة الحضر يكون في مالها لأنه بإزاء منفعة لها (ولا الكراء) وعند الثاني إن حجت مع محرم فلها النفقة خلافاً لمحمد وهذا لو بنى بها وفيه إشارة إلى أنه لا نفقة لمدة الذهاب والمجيئ لكن يعطيها نفقة شهر؛ لأن الواجب عليه نفقة الحضر وهي تفرض لها شهراً فشهراً. وعن الثاني لو أرادت حجة الإسلام يوم الزوج بالخروج معها، وبالإلفاق عليها كما في المحيط، وينبغي أن لا نفقة في حج النفل بالطريق الأولى ذكره القهستاني. (در المنتقى شرح الملتقى على هامش مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: (ص: ۴۹۸) باب النفقة، ط: در سعادت)

(۲) وكذا إن كرهت خروج زوجها وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته، فيكره له الخروج إذا لم يكن له ما يدفعهم للنفقة، فإن كان لا يخالف الضيعة عليهم، فلا بأس به. (غنية الناسك: (ص: ۳۵) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

❏ التاتارخانية: (۲/۲۲۹) كتاب الحج، الفصل العشرون في المتفرقات، ط: قديمي.

❏ الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج، ط: رشيدية.

❏ المحيط البرهاني: (۳/۵۰۰) كتاب المناسك، الفصل العشرون: المتفرقات، ط:

إدارة القرآن / المجلس العلمي.

ہے۔ (۱)

بیوی کے لئے شوہر سے اجازت لینا

☆ فرض حج ادا کرنے کے لئے بیوی کو شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے بشرطیکہ عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو۔ (۲)

☆ نفلی حج کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے، شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔ (۳)

بے ہوش

☆ اگر کوئی شخص احرام باندھتے وقت بے ہوش ہو جائے تو ساتھی کو چاہئے کہ اپنا احرام باندھنے سے پہلے یا بعد میں بے ہوش کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تبلیہ پڑھ لے، جب ساتھی نے بے ہوش کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تبلیہ پڑھ لیا تو بے ہوش کا احرام بھی ہو گیا۔ (۴)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۴، على الصفحة رقم: ۲۲۲.

(۲، ۳) وليس للزوج منعها عن حجة الإسلام إذا كان معها محرم، وإلا فله منعها كما يمنعها من غير حجة الإسلام. (غنية الناسك: (ص: ۲۸) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، تنبيه: ط: إدارة القرآن) ❏ رد المحتار على الرد: (۲/۲۶۵) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

❏ وأشار بعدم اشتراط رضا الزوج إلى أنه ليس له منعها عن حجة الإسلام إذا وجدت محرماً؛ لأن حقه لا يظهر في الفرائض بخلاف حج التطوع والمنذور. (البحر: (۲/۳۱۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

(۴) من خرج يريد حجة الإسلام فأغشى عليه قبل الإحرام أو كان مريضاً فنام قبله، فنوى ولبي عنه رفيقه أو غيره بأمره نصاً أو لا من الميقات، أو بمكة بعد إحرام نفسه، أو قبله جاز عندنا، ويجزئه عن حجة الإسلام، ويصير محرماً بذلك، لا الذي باشر الإحرام عنه، لا تنتقال إحرامه إليه شرعاً؛ لأنه يتوقع إفاقته، فيؤدى باقى الأفعال بنفسه لعدم العجز..... ثم إن كان بأمره بأن أمره أن يحرم عنه إذا أغشى عليه..... فلا خلاف في جوازه عندنا، فينوى عنه، ويقول: اللهم أنه يريد الحج فيسره له وتقبله منه، ثم يلبي عنه (كبير) وإن لا بأمره نصاً، ففي المعنى عليه يجوز عند =

☆ بے ہوش کی طرف سے احرام باندھنے کے لئے اس کے حکم یا اجازت کی ضرورت نہیں، اس نے اپنی طرف سے احرام باندھنے کا حکم کیا ہو یا نہ کیا ہو، ہر صورت میں اگر ساتھی اس کی طرف سے اس کے احرام کی نیت کرے گا تو بے ہوش کا احرام صحیح ہو جائے گا۔ (۱)

☆ جس وقت بے ہوش کو ہوش آجائے تو حج کے احرام کا تعین کر کے باقی حج کے افعال خود ادا کرے، اور احرام کے ممنوعات سے بچے، اور اگر ہوش نہ آئے تو جس شخص نے اس کی طرف سے احرام کی نیت کی ہے وہ یا کوئی دوسرا شخص اگر وقوف عرفہ اور طواف وغیرہ اس کی طرف سے نیت کر کے ادا کرے گا تو حج ہو جائے گا، بے ہوش کو ساتھ لے جانا ضروری نہیں ہے، مگر ساتھ لے جانا بہتر ہے۔ (۲)

☆ اور جو حاجی ایسے بے ہوش کی طرف سے طواف اور سعی کرے گا، اس کو اپنا = اُبی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان کان رقیقاً؛ لأن عقد الرفاقہ تكون أمراً به دلالة عند العجز واختلف المشايخ على قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، والراجح الجواز أيضاً؛ لأن هذا من باب الإعانة لا الولاية، ولا دلالة الإعانة قائمة عند كل من علم قصده رقيقاً كان أو لا، كذا في الفتح. (غنية الناسك: (ص: ۸۱، ۸۲) باب الإحرام، فصل: في إحرام المغمی عليه والمعتهو الخ، ط: إدارة القرآن)

ومن أغمى عليه فأهل عنه رفاقه جاز عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى ولو أمر إنساناً بأن يحرم عنه إذا أغمى عليه أو نام فأحرم المأمور عنه صح بالإجماع حتى لو أفاق أو استيقظ وأتى بأفعال الحج جاز كذا في الهداية واختلفوا فيما لو استمر مغمی عليه إلى وقت أداء الأفعال هل يجب أن يشهدوا به المشاهد فيطاف به ويسعى ويوقف، أو لا، بل مباشرة الرفقة لذلك عنه تجزیه فاختار طائفة الأول، واختار آخرون الثاني وجعله في المبسوط الأصح، كذا في فتح القدير. (الهندية: (۱/ ۲۳۵، ۲۳۶) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، فصل في المتفرقات، ط: رشيديه)

البحر: (۲/ ۳۵۳، ۳۵۴) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل: ومن لم يدخل مكة، ط: سعيد. شامی: (۲/ ۵۲۵، ۵۲۶) كتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة، قبيل باب القرآن، ط: سعيد. فتح القدير: (۲/ ۴۰۲، ۴۰۳) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل: فإن لم يدخل المحرم مكة، قبل: باب القرآن، ط: رشيديه.

(۲، ۱) راجع الحاشية رقم: ۴، في الصفحة رقم: ۲۲۸. (من خرج يريد حجة الإسلام)

طواف اور سعی علیحدہ کرنی ہوگی، ایک طواف اور سعی دونوں کی طرف سے کافی نہیں ہوگی، جبکہ بے ہوش طواف اور سعی میں ساتھ نہ ہو۔ (۱)

☆ بے ہوش کو بھی طواف اور سعی میں ساتھ لے جانے کی صورت میں ایک طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہو جائے گا، کیونکہ بے ہوش خود طواف اور سعی میں موجود ہے، البتہ بے ہوش کی طرف سے نیت الگ کرنی ہوگی۔ (۲)

☆ اگر ”وہیل چیئر“ وغیرہ پر بے ہوش کو ساتھ لے کر طواف سعی کر رہے ہیں یا کر رہے ہیں تو اس کی نیت بھی خود کرانے والا کر لے تو طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہو جائے گا۔ (۳)

☆ اگر بے ہوش سے احرام کے ممنوعات میں سے کوئی فعل صادر ہو گیا، چاہے بلا ارادہ کیوں نہ ہو اس کی جزاء بے ہوش ہی پر ہوگی، جس نے اس کی طرف

(۲، ۱) وإذا لم يشهدوا به لا بد من نية وقوف وإنشاء طواف وسعي غير ما يفعله المباشر عن نفسه، بخلاف ما إذا شهدوا به الموقف؛ لأنه الواقف. (غنية الناسك: (ص: ۸۲) باب الإحرام، فصل في إحرام المغمی عليه، ط: إدارة القرآن)

وإن أحرموا عنه اكتفى بمباشرتهم. (قال تحت في الرد) (قوله: اكتفى بمباشرتهم) أي من غير أن يشهدوا به المشاهد من الطواف والسعي والوقوف وهو الأصح، نعم ذلك أولى، نهر، وانظر هل يكتفى المباشر بطواف واحد عنه وعن المغمی عليه كما لو حملة وطاف به أولاً؟ لم أراه، أبو السعود قلت: الظاهر الثاني؛ لأنه إذا حضر الموقف كان هو الواقف، وإذا طيف به كان بمنزلة الطائف راكباً كما صرحوا به فلا يقاس عليه ما إذا لم يحضر فلا بد من نية وقوف عنه وإنشاء طواف وسعي عنه غير ما يفعله المباشر عن نفسه، تأمل. (رد المحتار على الدر: (۲/ ۵۲۶، ۵۲۷) كتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة، قبيل: باب القرآن، ط: سعيد)

(۳) وإذا أغمى عليه بعد الإحرام، أو نام المريض بعده تعين حملة اتفاقاً، ويشترط نيتهم الطواف إذا حمलो فيه كما يشترط نيتهم. (غنية الناسك: (ص: ۸۲) باب الإحرام، فصل في إحرام المغمی عليه الخ، ط: إدارة القرآن)

رد المحتار على الدر: (۲/ ۵۲۶) كتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة، قبيل: باب القرآن، ط: سعيد.

البحر: (۲/ ۳۵۴) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل: ومن لم يدخل مكة، ط: سعيد.

سے احرام کی نیت کی ہے اس پر واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆ اگر کوئی شخص خود بھی احرام باندھے اور بے ہوش کی طرف سے بھی احرام باندھے تو اگر وہ احرام کے ممنوعات میں سے کوئی فعل کرے گا تو صرف ایک ہی جزاء واجب ہوگی۔ (۲)

☆ اگر کوئی شخص احرام کے بعد بے ہوش ہو گیا تو اس کو عرفات اور طواف وغیرہ میں ساتھ لے جانا واجب ہے، دوسرے شخص کی نیابت کافی نہیں ہوگی، اور جب ایسے بے ہوش کو کوئی دوسرا شخص طواف کرائے تو کرانے والے کے لئے طواف کی نیت کرنا شرط ہے۔ (۳)

☆ اگر بے ہوش کو خود اٹھا کر طواف کرایا، اور اپنی طرف سے طواف کی نیت بھی کر لی تو دونوں کے لئے ایک طواف کافی ہو جائے گا، بشرطیکہ بے ہوش کی طرف

(۱) وأما النائم والمغمى عليه فيجب عليهما الجزاء بارتكاب المحظورات ، فلو انقلب النائم على صيد فقتله ، أو على طيب فتلطخ به فعليه الجزاء ، وكذا المغمى عليه . (غنية الناسك : (ص : ۲۴۱) باب الجنایات ، مقدمة : في ضوابط ينبغي حفظها الخ ، ط : إدارة القرآن)

(۲) ثم لا فرق في وجوب الجزاء فيما إذا جنى عامداً أو خاطئاً مغمى عليه أو مفقاً معذوراً أو غيره ففي هذه الصور (أجمعها يجب الجزاء) أي بلا خلاف عند أئمتنا (وهذا) أي الذي ذكرناه (هو الأصل) أي القاعدة الكلية (عندنا) . (مناسك ملا علي قاري : (ص : ۲۹۹) باب الجنایات ، ط : إدارة القرآن)

☆ رد المحتار على الدر : (۵۴۹ / ۲ ، ۵۵۰) باب الجنایات ، ط : سعيد .

(۲) ولو أحرم عن نفسه وعن رفيقه وارتكب محظور إحرامه لزمه جزاء واحد . (البحر الرائق : (۳۵۳ / ۲) باب الإحرام ، فصل : ومن لم يدخل مكة ، ط : سعيد)

☆ مناسك ملا علي قاري : (ص : ۱۱۰) باب الإحرام ، فصل في الإحرام المغمى عليه ، ط : إدارة القرآن .

☆ رد المحتار على الدر المختار : (۵۲۶ / ۲) كتاب الحج ، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ، قبيل : باب القرآن ، ط : سعيد .

(۳) راجع الحاشية رقم ۳، على الصفحة رقم ۲۳۰ . (وإذا اغمى عليه بعد الإحرام)

سے بھی طواف کی نیت کی ہو۔ (۱)

☆ اگر بے ہوش آدمی بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں۔ (۲)

بے ہوش رمی نہ کرے تو

اگر بے ہوش بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

بے ہوش کو اٹھا کر طواف کرایا

☆ اگر کسی حاجی نے بے ہوش حاجی کو خود اٹھا کر طواف کرایا، اور اپنے اور

بے ہوش کی طرف سے طواف کرنے کی نیت کی تو دونوں کو ایک طواف کافی ہو جائے

(۱) (ولو طافوا) أي الرفقة (بالمغمى عليه محمولاً أجزأ ذلك) أي الطواف الواحد المشتمل على فعل الفاعل والمفعول (عن الحامل) أي إصالة (والمحمول) أي وعنه نيابة (ان نوى) أي الحامل (عن نفسه وعن المحمول) أي معاً أو واحداً بعد واحد قبل الشروع . (مناسك الملا علي قاري : (ص : ۱۴۸) باب أنواع الأظوفة وأحكامها ، فصل في طواف المغمى عليه ، ط : إدارة القرآن)

☆ غنية الناسك : (ص : ۱۱۱) باب ماهية الطواف الخ ، فروع في طواف المغمى عليه الخ ، ط : إدارة القرآن .

☆ رد المحتار على الدر المختار : (۵۲۶ / ۲ ، ۵۲۷) كتاب الحج ، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ، ط : سعيد .

(۲) ثم المريض والمعنوه والمغمى عليه والصبي توضع الحصة في أكفهم ، فيرمونها أو يرمون بأكفهم ، أو يرمي عنهم ويجزيهم ذلك ولا يعاد ولا فدية عليهم وإن لم يرموا ، إلا المريض الخ . (مناسك الملا علي قاري : (ص : ۳۴۹) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل في شرائط الرمي ، الخامس ، ط : إدارة القرآن)

☆ ولو ترك رمي الجمار أو الوقوف بالمزدلفة لايلزمه شيء كذا في المحيط . (البحر الرائق : (۳۵۴ / ۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : ومن لم يدخل مكة الخ ، تحت قوله : (ولو أهل عنه رفيقه بإغمائه جاز) ط : سعيد)

☆ غنية الناسك : (ص : ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، السادس ، ط : إدارة القرآن .

گا۔ (۱)

☆ اگر بے ہوش کو اٹھا کر طواف کرنے والا حج کا طواف کرتا ہے، اور بے ہوش کو عمرہ وغیرہ کا طواف کراتا ہے تب بھی جائز ہے، نیت مختلف ہونے سے کچھ مضائقہ نہیں لیکن بے ہوش کی طرف سے طواف کی نیت کرنا ضروری ہے۔ (۲)

بے ہوش کی طرف سے رمی کرنا

اگر معذور کی طرف سے دوسرا آدمی رمی کرنا چاہے تو اس کو اپنا نائب بنا کر بھیجنا شرط ہے ورنہ اجازت کے بغیر دوسرے آدمی کی طرف سے رمی کرنے سے رمی معتبر نہیں ہوگی البتہ بے ہوش آدمی کی طرف سے اس کے اولیاء خود اجازت کے بغیر رمی کر دیں تو یہ جائز ہے۔ (۳)

(۱) انظر إلى الحاشية رقم : ۱ ، في الصفحة السابقة رقم : ۲۳۲ .

(۲) ولوا طافوا بالمغمى عليه محمولا أجزأه ذلك عن الحامل ، والمحمول إن نوى عن نفسه وعن المحمول وكذا وإن اختلف طوافهما بأن كان لأحدهما طواف العمرة ، وللآخر طواف الحج ، فيكون طواف المحمول عما وجبه إحرامه ، وطواف الحامل كذلك . (غنية الناسك : (ص : ۱۱۱) باب في ماهية الطواف وأنواعه الخ ، فصل في أركان الطواف الخ ، فروع في طواف المغمى عليه الخ ، ط : إدارة القرآن)

مناسك الملا على قارى : (ص : ۱۲۸) باب أنواع الأطوبة وأحكامها ، فصل في طواف المغمى عليه ، ط : إدارة القرآن .

شامى : (۲/ ۵۲۶) كتاب الحج ، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ، ط : سعيد .

(۳) (الخامس : أن يرمى بنفسه فلا تجوز النيابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمى عن مريض) أى لا يستطيع الرمي (بأمره أو مغمى عليه ولو بغير أمره أو صبي) أى غير مميز (أو مجنون جاز ، والا فضل أن توضع الحصى في أكفهم فيرمونها) أى رفقاؤهم عنهم وفي الغاية : ثم المريض والمعذور والمغمى عليه والصبي توضع الحصى في أكفهم ، فيرمونها أو يرمون بأكفهم ، أو يرمى عنهم ويجزيهم ذلك ولا يعاد الخ . (مناسك ملا على قارى : (ص : ۲۴۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، الخامس ، ط : إدارة القرآن)

غنية الناسك : (ص : ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، السادس ، ط :

إدارة القرآن . =

بے ہوش ہو جائے طواف زیارت کے ایام میں

”طواف زیارت بے ہوشی کی وجہ سے بارہ ذی الحجہ تک نہ کر سکا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۶۰)

بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کر سکا

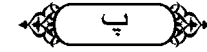
اگر تمتع یا قرآن کرنے والا حاجی بے ہوشی کی وجہ سے دس سے بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے قربانی نہیں کر سکا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ (۱)

= وعن محمد رحمه الله في المحرم إذا غمى عليه ييمم إذا طيف به تشبيهاً بالمتوضئين ، وعنه أيضاً : ولو رمى عنه الاحجار ولم يحمل إلى موضع الرمي جاز ، والا فضل أن يرمى بالجمار بيده . (الفتاوى الخانية : على هامش الهندية : (۱ / ۲۹۹) كتاب الحج ، فصل في كيفية أداء الحج ، الواجبات التي يجب بها الدم ، ط : رشيديه)

(۱) وأما الخطاء والنسيان والإغماء والإكراه والنوم والرق ، وعدم القدرة على الكفارة فليست بأعذار في حق التخيير ولو آخر القارن والمتمتع الذبح عن أيام النحر فعليه دم . (غنية الناسك : (ص : ۲۷۹) باب الجنایات ، فصل : فيما إذا ارتكب المحظورات الأربعة بعذر ، و الفصل السابع : في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب التاسع في ترك الواجب في الذبح والحلق ، ط : إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص : ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات في أفعال الحج ، فصل في الجنایة في الذبح ، والحلق ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۸ ، ۵۱۹) كتاب الحج ، مطلب في طواف الزيارة ، ط : سعيد .



پابندی

اگر کسی حکومت نے مثلاً ۶۵ سال سے زائد عمر والوں پر حج پر جانے پہ پابندی لگادی اور ایک آدمی کی عمر ۷۰ سال ہے اور حکومت کی جانب سے ۶۵ سال کے بعد پابندی ہے تو ایسی صورت میں اگر ستر سالہ آدمی میں حج کے ارکان ادا کرنے کی قدرت ہے تو پابندی کی وجہ سے حج بدل کرانا جائز نہیں ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں حج بدل کے لئے وصیت کرنا لازم ہوگا، اور اگر ستر سالہ آدمی میں حج کے ارکان ادا کرنے کی قدرت نہیں تو پھر حج بدل کرانا جائز ہوگا۔ (۱)

(۱) تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز إلى الموت لأنه فرض العمر، تعليل لاشتراط دوام العجز إلى الموت أى يعتبر فيه عجز مستوعب لبقية العمر ليقع به اليأس عن الأداء بالبدن..... محل وجوب الاحجاج على العاجز إذا قدر عليه ثم عجز بعد ذلك عند الإمام. (الدر مع الرد: ۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الفرق بين العبادۃ والقربۃ والطاعة، ط: سعيد) منها أن يكون المحجوج عنه عاجزاً عن الأداء وله مال، فإن كان قادراً على الأداء بنفسه بأن كان صحيح البدن وله مال، أو كان فقيراً صحيح البدن لا يجوز حج غيره عنه. (الهندية: ۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه)

(۲) إرشاد السارى: (ص: ۲۱۲، ۲۱۳) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام، ط: امداديه مکه مکرمه. وفيه أيضاً: وهو كل من قدر على شرائط الوجوب، الأولى أن يقال: وهو من وجد فى حقه شرائط الوجوب ولم يحج أى بنفسه فعليه الإيصاء به سواء قدر على شرائط الأداء أم لا، أى أم لم يقدر على شرائط الأداء لكن إذا وجد فيه شرائط الوجوب ولم يوجد شرائط الأداء، فعليه الإحجاج فى الحال أو الإيصاء فى المال، بخلاف من وجد فيه شرائط الأداء أيضاً ولم يحج فإنه يتعين فى حقه الإيصاء..... (إرشاد السارى: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: فيمن يجب عليه الوصية بالحج، ط: امداديه مکه مکرمه)

(۳) عدم الحبس والمنع والخوف من السلطان الذى يمنع الناس من الخروج إلى الحج، والخلاف فيه الخلاف فى صحة البدن فالمحجوس والخائف من السلطان كالمريض لا يجب عليهما أداء الحج بأنفسهما، ولكن يجب عليهما الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت عندهما..... (غنية الناسك: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، الثانى: عدم الحبس والمنع، ط: إدارة القرآن)

پاجامہ

☆ مرد کے لئے احرام کی حالت میں پاجامہ پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے۔ (۱)

☆ جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو مرد کے لئے احرام کی حالت میں ایسے کپڑے پہننا منع ہے عورتوں کے لئے منع نہیں ہے۔ (۲)

(۱) وإذا أحرم يتقى ما نهى الله تعالى عنه ولا يلبس مخيطاً قميصاً أو قباء أو سراويل أو عمامة الخ. (الهندية: (۲۲۴/۱) الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه) مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۱۷) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن.

(۲) ۳۳۰۷ - قال محمد رحمه الله تعالى فى الأصل: لا يلبس المحرم قميصاً ولا قباء ولا سراويل الخ. (المحيط البرهاني: (۴۲۸/۳) كتاب المناسك، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم الخ، نوع فى لبس المخيط، ط: إدارة القرآن)

(۳) وليس على المرأة لبس المخيط شئ. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۴) باب الجنائيات، الفصل الثانى فى لبس المخيط، قبيل: مطلب فى لبس الخفين، ط: إدارة القرآن)

(۴) (وبعدہ) أى الإحرام (يتقى الرفث) ولبس قميص و سراويل) (وخفين الخ)، قال فى الرد: (قوله: وخفين) أى للرجال فإن المرأة تلبس المخيط والخفين الخ. (شامى: ۴۸۶/۲، ۴۹۰) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام، ط: سعيد)

(۵) فإذا أحرم فليتنق الرفث ولبس المخيط، قال الحلبي رحمه الله تعالى: ان ضابطه لبس كل شئ معمول على قدر البدن، أو بعضه بحيث يحيط به بخياطته، أو تزيق بعضه ببعض، أو غيرهما، ويستمسك عليه بنفس لبس مثله الخ. (غنية الناسك: (ص: ۸۵) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام ومحظوراته التى فى غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن)

(۶) البحر الرائق: (۳۲۴/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۷) شامى: (۴۸۹/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام، ط: سعيد.

(۸) وليس على المرأة لبس المخيط شئ. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۴) باب الجنائيات، الفصل الثانى فى لبس المخيط، قبيل: مطلب فى لبس الخفين، ط: إدارة القرآن)

(۹) شامى: (۴۹۰/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام الخ، ط: سعيد.

☆ اگر مرد نے احرام کی حالت میں ایک دن یا ایک رات پا جامہ پہن کے رکھا درمیان میں اتارنا نہیں تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔ (۱)

پاک ہونا

طواف کے لئے، لباس، بدن اور جگہ نجاست سے پاک ہونا سنت مکرہہ ہے اگر کسی نے طواف کیا اور اس کا پورا لباس ناپاک تھا تو سنت ترک ہوئی، لیکن اس پر کوئی تاوان اور دم نہیں ہے۔ (۲)

پاگل

دیوانے اور پاگل کا حج صحیح نہیں ہے، ہاں اگر حج واجب ہونے کے بعد جنون

(۱) فإذا لبس مخيطاً أى على وجه المعتاد يوماً كاملاً أى نهراً شرعياً وهو من الصبح إلى الغروب أو ليلة كاملة فعليه دم أى اتفاقاً وفى أقل من يوم أى مقدار نهار ولو ينقص ساعة أو ليلة صدقة وهى نصف صاع من بر . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) باب الجنایات و أنواعها ، النوع الأول : فى حكم اللبس ، ط: إمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۵۱) باب الجنایات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن.

شامى : (۲/ ۵۴۷) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعيد .

(۲) والطهارة عن النجاسة الحقيقية أى فى الثياب والأعضاء البدنية وكذا فى الأجزاء المكانية . (إرشاد السارى : (ص: ۲۲۶) باب أنواع الأطوبة وأحكامها ، فصل فى سنن الطواف)

حكم السنن أى المؤكدة الإساءة بتركها أى لو تركها عمداً وعدم لزوم شئى أى من دم أو صدقة على فاعلها . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ، فصل فى سننه ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۲۰) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانها و شرائطه وسائر أحكامها ، فصل فى سنن الطواف ، (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ، و واجباته و سننه و مستحباته ، و مكروهاته ، فصل فى سننه ، ط: إدارة القرآن .

لاحق ہوا تو اس کی طرف سے کسی آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا جائز ہے۔ (۱)

پان

☆ احرام کی حالت میں پان میں خوشبودار تمباکو یا الاچھی ڈال کر کھانا بالاتفاق مکروہ ہے اور فقہاء کرام کی بعض عبارات سے دم لازم ہونے کی طرف اشارہ ملتا ہے، لہذا اس سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔

☆ اور اگر پان خوشبودار نہیں ہے اور اس میں کوئی خوشبودار چیز ڈالی ہوئی نہیں ہے تو وہ کھانا جائز ہے۔

☆ خوشبودار پان کے بارے میں تفصیل ہے کہ اگر خوشبودار پان میں خوشبودار چیز زیادہ اور پان کم ہے تو ایسا پان کھانے سے دم دینا لازم ہوگا، اور اگر خوشبودار چیز کم اور پان زیادہ ہے تو دم لازم نہیں ہوگا البتہ ایسا کرنا مکروہ ہوگا اس لئے احرام کے

(۱) الرابع : العقل ، فلا يلزم المجنون والمعتوه ، فلو حج فهو نفل وإن أفاق قبل الوقوف فجذد الإحرام سقط عنه الفرض وإلا فلا (مناسك الملا على قارى مع إرشاد السارى : (ص: ۵۰ ، ۵۱ ، ۵۲) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۰) كتاب الحج ، فصل : وأما شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد .

(والخلاف) أى المذكور (فيمن وجد الاستطاعة وهو معذور) أى بالنوع المذكور (وأما إن وجدها وهو صحيح) أى سالم (ثم طرأ عليه العذر فلا اتفاق) أى اتفاق الروايات أو اتفاق العلماء (على الوجوب) أى وجوب الحج (عليه) أى فى ماله (فيجب عليه الإحجاج) أى فى الحال أو الإيصاء فى المآل . (إرشاد السارى : (ص: ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الأول : سلامة البدن من الأمراض والعلة ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، الأول الصحة ، ط: إدارة القرآن.

شامى : (۲/ ۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

دوران خوشبودار پان نہ کھائے۔ (۱)

پانچ سال کی پابندی

موجودہ دور میں ایک مرتبہ حج کرنے کے بعد پانچ سال تک حج کے لئے نہیں جاسکتے، ایسی پابندی لگانے کا شرعاً کوئی حق نہیں ہے، یہ حکومت کی طرف سے زیادتی ہے، اس وجہ سے بہت سارے لوگ غلط بیانی کر کے گنہگار ہوتے ہیں۔ (۲)

چھپنے لگانا

اگر احرام کی حالت میں چھپنے لگوانے پڑیں اور بال نہ مونڈنے پڑیں تو چھپنے

(۱) لو أكل طيباً كثيراً وهو أن يلتصق بأكثر فمه الدم وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة (أى عنده وأما عند أبي يوسف ومحمد: لا يجب شيء بأكل الطيب قل أو كثر كذا في الكافي والمجمع وغيرهما) هذا إذا أكله كما هو، أما إذا خلطه بطعام قد طبخ فلا شيء عليه سواء مسته النار أو لا و سواء يوجد ريحه أو لا، إلا أنه يكره إن وجد ريحه، وإن خلطه بما يؤكل بلا طبخ كالزعفران بالملح فالعبرة بالغلبة، فإن كان الغالب الملح فلا شيء عليه غير أنه إذا كان رائحته موجودة كره أكله وإن كان الغالب الطيب ففيه الدم. (مناسك الملا على قارى مع إرشاد السارى: (ص: ۴۴۳، ۴۵۰) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، فصل فى أكل الطيب و شربه، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۴۶، ۲۴۷) باب الجنائيات، الفصل الأول فى الطيب، مطلب فى أكل الطيب و شربه، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية: (۳۷۹/۲) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم، نوع منه فى الدهن والتطيب والخضاب، ط: قديمى.

شامى: (۵۴۷/۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد.

(۲) قال الله تعالى: ﴿ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى فى خرابها أولئك ما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين﴾ (سورة البقرة: ۱۱۴)

وظاهر الآية العموم فى كل مانع وفى كل مسجد، وخصوص السبب لا يمنع..... "أولئك" الظالمون المانعون الساعون فى خرابها، "ما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين". (روح المعانى للآلوسى: (۳۶۳، ۳۶۴) سورة البقرة الآية: ۱۱۴، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت)

أحكام القرآن للجصاص: (۸۷/۱) سورة البقرة، باب فى نسخ القرآن بالسنة وذكر وجوه النسخ، ط: قديمى.

لگوانا درست ہیں اور دم لازم نہیں ہوگا، اور اگر چھپنے لگوانے کے لئے بال مونڈنے پڑیں تو دم دینا لازم ہوگا۔ (۱)

پردہ

☆ حج اور عمرہ کے مبارک سفر میں احرام کی حالت میں عورت کو یہ حکم ہے کہ کپڑا اس کے چہرہ کو نہ لگے لیکن اس حالت میں جہاں تک اپنے بس میں ہونا محرموں سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور جب احرام نہ ہو تو چہرہ کا ڈھانکنا لازم ہے اور بعض عورتوں کا یہ کہنا کہ حج اور عمرہ کے مبارک سفر اور مکہ مکرمہ میں پردہ کی ضرورت نہیں ہے، اور مجبوری بھی ہے، یہ بات غلط ہے، یاد رہے اس مبارک سفر اور مقدس جگہ میں جس طرح نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح نافرمانی کا عذاب اور سزا بھی زیادہ ہے، اس لئے خواتین پر ضروری ہے کہ شریعت کے حکم کے مطابق پردہ کریں۔ (۲)

(۱) (والفصد) أى الافتصاد (والحجامة) أى الاحتجام (بلا إزالة شعر) أى فى موضعيهما. (إرشاد السارى: (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل فى مباحاته، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

الواجب دم على محرم بالغ) (ولو ناسياً) أو جاهلاً أو مكرهاً (أو حلق) أى أزال (ربع رأسه) أو ربع لحيته (أو حلق محاجمه يعنى واحتجم، والإفصدة كما فى البحر. (قوله: محاجمه) يعنى موضع الحجامة من العنق كما فى البحر. (الدر مع الرد: (۵۴۹/۲) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۹۲) باب الإحرام، فصل فى مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن.

أيضاً: (ص: ۲۵۶) باب الجنائيات، الفصل الرابع: فى الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن.

(۲) وتغطى رأسها أى لا وجهها، إلا أن غطت وجهها بشيء متجاف جاز، وفى "النهاية" إن سدل الشيء على وجهها واجب عليها، ودلت المسألة على أن المرأة منبهة عن إظهار وجهها للأجانب بالضرورة، كذا فى المحيط، وفى الفتح: قالوا: والمستحب أن تسدل على وجهها شيئاً وتجافيه. (إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فى أحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۷۱۳، ۷۱۴) الباب السابع: فى الإحرام، الفصل الثامن: إحرام المرأة والخنثى المشكل، ط: المكتبة المكية، مؤسسة الريان =

☆ بعض خواتین اپنے ملک میں پردہ نہیں کرتیں بلکہ بعض تو مستقل طور پر بے پردہ رہتی ہیں، یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے، اور ایک فرض حکم کی خلاف ورزی ہے اور ایسی خواتین پر اللہ کی لعنت ہے، ایسی خواتین پر ضروری ہے کہ حج بیت اللہ کے عظیم الشان سفر میں اس قسم کے عظیم گناہوں سے بچیں تاکہ یہ فریضہ تو صحیح طریقہ سے ادا ہو جائے۔

☆ حج کمیٹی کی طرف سے لازمی رہائش اسکیم کے تحت عمارتوں میں جو کمرے الاٹ کئے جاتے ہیں، ان میں کئی فیملیوں کو محرم وغیرہ کا لحاظ کئے بغیر ٹھہرایا جا رہا ہے یہ شرعاً صحیح نہیں ہے، اس لئے حاجیوں کو پہلے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ عورتوں اور مردوں کے کمرے الگ الگ ہو جائیں، اگر حاجی حضرات آپس میں رضامندی سے اس طرح کی بات طے کر لیں تو اس میں کوئی مشکل بھی نہیں ہے، اس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے گا اور ایسے لوگوں پر مقدس جگہ میں اللہ کی رحمت نازل ہوگی۔

لیکن اگر یہ صورت نہ ہو سکے تو کم از کم ایک ہی کمرہ میں رہ کر چادر وغیرہ سے پردہ ڈال لینا چاہئے تاکہ حج کے مبارک سفر میں بدنظری اور بے حیائی سے حفاظت ہو سکے، ورنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جس طرح نیک کام کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح برے کام کا گناہ اور سزا بھی زیادہ ہے۔

منی اور عرفات کے خیموں میں بھی پردہ کا خاص خیال رکھیں ورنہ نیکیوں کے ساتھ ساتھ گناہوں کا اکاؤنٹ بھی کھلا رہے گا۔ (۱)

= شامی: (۵۲۴/۲) کتاب الحج، مطلب فی حکم المجاورة بمكة والمدينة، ط: سعید۔
إرشاد الساری: (ص: ۷۵۰) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، فصل: فی حکم المجاورة بالحریمین وآدابها، ط: الإمدادیة مكة المكرمة۔

وقد قال بعض العلماء: إن السیئات تضاعف بها کما تضاعف الحسنات. (البحر العمیق: ۱۳۵/۱) الباب الأول: فی الفضائل، حکم المجاورة بمكة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المکیة
مرقات المفاتیح: (۱۸۹/۲) کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ط: امدادیہ ملتان۔

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۲۴۰. (وتغطي رأسها أى لا وجهها،)

پسو

”موذی جانور“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۱/۴)

پلاؤ

اگر پلاؤ میں زعفران، الائچی، دارچینی وغیرہ خوشبودار چیز ڈالی ہو تو احرام کی حالت میں ایسی پکی ہوئی چیز کھانا جائز ہے، چاہے پکاتے وقت جتنی مقدار میں خوشبودار چیز ڈالی گئی ہو، اس کے کھانے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔ بریانی اور زردہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (۱)

پن

احرام کی چادر اور تہہ بند میں ”پن“ لگانا مکروہ ہے۔ (۲)

(۱) فإن جعله فی طعام قد طبخ كالزعفران والأفویہ من الزنجبیل والدارصینی، يجعل فی الطعام فلا شیئ علیہ. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴۶) باب الجنایات، الفصل الأول فی الطیب، مطلب فی أكل الطیب وشربه، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری إلى مناسک الملا علی قاری: (ص: ۴۴۳ إلى ۴۵۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانی: فی الطیب، فصل فی أكل الطیب وشربه، ط: المكتبة الإمدادیة مكة المكرمة۔

الناشر خانیه: (۳۷۹/۲) کتاب الحج، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالا یحرم، نوع منه فی الدهن والتطیب والخضاب، ط: قدیمی۔

(۲) والأفضل أن لا یكون فیہ خیاطة أصلاً، وإن زر أحدهما، أو خلله بخلال، أو میله أو عقده بأن ربط طرفه بطرفه الآخر. (غنیة الناسک: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل فیما ینبغی لمزید الإحرام، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب الإحرام، فصل فی مکروهاته، ط: المكتبة الإمدادیة مكة المكرمة۔

البحر العمیق: (۲۳۵/۲) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الأول: مقدمات الإحرام، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المکیة۔

پوتی کا شوہر

پوتی کے شوہر کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔ (۱)

پھٹن

”زخم“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۷۳)

پہلے دن بڑے شیطان کی رمی کا وقت

پہلے طواف میں طواف قدم کی نیت کی

”طواف اول میں طواف قدم کی نیت کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳)

پھوپھا

پھوپھا محرم نہیں ہے، عورتوں کے لئے اس کے ساتھ سفر کرنا، حج اور عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔ (۲)

- (۱) القسم الثاني المحرمات بالصهرية، وهي أربعة فرق، الأولى: أمهات الزوجات، وجداتهن من قبل الأب والأم وإن علون (الهندية: ۲/۲۷۴) كتاب النكاح، الباب الثالث: في بيان المحرمات، القسم الثاني: المحرمات بالصهرية، ط: رشيدية
- الدر مع الرد: (۲/۳۰) كتاب النكاح، فصل: في المحرمات، ط: سعيد
- فتح القدير مع الكفاية: (۳/۱۱۸) كتاب النكاح، فصل: في بيان المحرمات، ط: رشيدية
- النتف في الفتاوى: (ص: ۱۶۴) كتاب النكاح، ما يحرم بالصهرية، ط: سعيد
- (۲) ﴿وَأَحَلَّ لَكُمْ مَا وَّرَاءَ ذَلِكَ﴾ (سورة النساء: ۲۴)
- ومنها المحرم للمرأة شابة كانت أو عجوزًا إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيام والمحرم الزوج ومن لا يجوز مناصبتها على التابيد بقراءة أو رضاع أو مصاهرة، كذا في الخلاصة. (الهندية: ۲/۲۱۸، ۲۱۹) كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج، ومنها المحرم للمرأة، ط: رشيدية=

پھوپھی زاد بھائی کے ساتھ حج پر جانا

پھوپھی زاد بھائی محرم نہیں ہے، اس لئے اس کے ساتھ حج پر جانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

پھول

احرام باندھنے کے بعد گلے میں پھولوں کا ہارڈالنا مکروہ ہے، عام طور پر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے ہیں، نیز خوشبودار پھول قصداً سونگنا بھی مکروہ ہے، مگر اس سے دم یا صدقہ کچھ لازم نہیں آتا۔ (۲)

پیاری دعا

مکہ مکرمہ میں مطاف، ملتزم، مقام ابراہیم، صفامروہ، میدان عرفات، مزدلفہ وغیرہ وہ مقامات ہیں جہاں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد ﷺ اور ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کتنے سوار کتنے ہزار پیغمبروں اور کتنے کروڑ اولیاء کرام نے اپنے اپنے ذوق اور ظرف کے مطابق کیسے کیسے سوز و گداز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور کتنے تڑپتے ہوئے دلوں کے

- = إرشاد الساری: (ص: ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثاني: شرائط الأداء، الشرط الرابع: المحرم الأمين للمرأة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.
- غنية الناسك: (ص: ۲۶، ۲۷) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط وجوب الأداء، الرابع: المحرم أو الزوج، ط: إدارة القرآن.
- شامی: (۲/۴۶۴) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.
- (۱) انظر الحاشية السابقة آنفاً (”پھوپھا“ عنوان کے تحت) ﴿وَأَحَلَّ لَكُمْ مَا وَّرَاءَ ذَلِكَ﴾
- (۲) وشم الطيب ومسّه إن لم يلتزق وشم الرياح والثمار الطيبة وكل نبات له رائحة طيبة، والجلوس في دكان عطار لاشتغال الرائحة والتزيّن. (مناسك الملا على قارى مع إرشاد السارى: (ص: ۱۷۰، ۱۷۱) باب الإحرام، فصل في مكروهاته، ط: المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة)
- غنية الناسك: (ص: ۹۱) باب الإحرام، فصل في مكروهات الإحرام، ط: إدارة القرآن.
- الساتارخانية: (۲/۳۷۹) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم، نوع منه في الدهن والتطيب والخضاب، ط: قديمى.

ساتھ اس کو یاد کیا ہے۔ (۱)

لہذا ان جگہوں میں دوسری دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی کریں۔

”اے اللہ! تیرے برگزیدہ اور مقبول بندوں نے اس مقام پر تجھ سے جو دعائیں کبھی کی ہیں، اور جن جن چیزوں کا تجھ سے سوال کیا ہے اے میرے نہایت رحیم و کریم پروردگار! میں اپنی نااہلیت اور نالائقی اور سیاہ کاری کے اقرار کے ساتھ صرف تیری شان کریمی کے بھروسہ پر ان سب چیزوں کا اسی جگہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جن جن چیزوں سے انہوں نے اس مقام پر تجھ سے پناہ مانگی ہے، اسی جگہ ان سب چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! اس خاص مقام کے جو انوار و برکات ہیں، مجھے ان سے محروم نہ رکھ، اور یہاں حاضر ہونے والے اپنے اچھے بندوں کو تو نے جو کچھ عطا فرمایا ہو یا جو کچھ تو ان کو عطا فرمانے والا ہو، مجھے اس میں شریک فرمادے، اور اس کا کوئی ذرہ مجھے بھی نصیب فرمادے، تیرے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔

اگر یاد رہے تو اس بندہ کو بھی اس دعا میں شریک فرمائیں۔

پیڑ

”سینہ“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۴۷۹)

(۱) (ودعا جہراً) بجھد : (قوله : بجهد) متعلق بدعا أى باجتهاد وإلحاح فى المسألة وقد ورد ”خير الدعاء دعاء كم يوم عرفة“ ”وهو من مواضع الإجابة وهى بمكة خمسة عشر نظماً صاحب النهر فقال : دعاء البرايا يستجاب بكعبة ، وملنزم والموفقين كذا الحجر ، طواف وسعى مروتين وزمزم ، مقام و ميزاب جمارك تعتبر ، زاد فى اللباب : وعند رؤية الكعبة وعند السدرية والركن اليماني ، وفى الحجر وفى منى فى نصف ليلة البدر . (الدرمع الرد : ۵۰۸، ۵۰۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط : سعيد

غنية الناسك : (ص : ۱۵۴، ۱۵۵) باب مناسك عرفات ، فصل : فى صفة الوقوف بعرفة ، ط : إدارة القرآن .

پیڑی باندھنا

”آنت اترنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۸۱)

پیدل حج کرنا

☆ حج فرض ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ سواری پر سوار ہو کر مکہ معظمہ تک پہنچنے کے لئے پیسے ہوں، اور سفر کے ضروری اخراجات اور واپسی تک اہل و عیال کے خرچہ کی رقم بھی رکھتا ہو جس کے پاس ہوائی جہاز یا پانی کے جہاز سے جانے کے لئے کرایہ نہیں ہے اس پر پیدل جا کر حج کرنا فرض نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے پیدل حج نہیں کیا، اور پیدل حج کرنے کے لئے ترغیب بھی نہیں دی، بلکہ ایک عورت نے پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی، تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ ”اس سے کہو سواری پر حج کے لئے جائے“۔ (۱)

(۱) ونصاب الوجوب أى مقدار ما يتعلق به وجوب الحج من الغنى ليس له حد من نصاب شرعى على ما فى الزكاة بل هو ملك مال يبلغه بالتشديد أو التخفيف أى يوصله إلى مكة بل إلى عرفة ذاهباً أى إليها وجائياً أى راجعاً عنها إلى وطنه راکباً فى جميع السفر لا ماشياً أى فى جميعه ولا فى بعضه إلا باختياره فلا يلزم بر كوب العقبة والنوبة فهو إما بر كوب زاملة أو شق محمل بنفقة متوسطة فاضلاً أى حال كونه ملك المال أو ماذكر من الزاد والراحلة زائداً عن مسكنه وخادمه وفرسه وسلاحه وآلات حرفه وثيابه وأثاثه ومرومة مسكنه ونفقة من عليه نفقته وكسوته (إرشاد السارى : ۵۷، ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة

غنية الناسك : (۱۶، ۱۷، ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : أما شرائط الوجوب ، ط : إدارة القرآن . بدائع الصنائع : (۲/۱۲۲) كتاب الحج ، فصل : وأما شرائط فرضيته فروعان ، ط : سعيد . البحر العميق : (۱/۳۷۷) الباب الثالث : فى مناسك الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانى : الاستطاعة ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية . عن أنس قال : نذرت امرأة أن تمشى إلى بيت الله فسل نبي الله ﷺ عن ذلك فقال : إن الله لغنى عن مشيها ، مروها فلتركب . (جامع الترمذى : ۲۸۰/۱) أبواب النذور والأيمان ، باب فيمن يحلف بالمشى ولا يستطيع ، ط : قديمى =

لیکن اگر کوئی شخص پیدل حج کرنا چاہے تو منع بھی نہیں ہے، مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ پیدل چلنے کی طاقت بھی رکھتا ہو تا کہ راستہ کی تکلیف سے دل کو تنگی اور دشواری پیش نہ آئے، اور یہ پیدل جانا صرف ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو، شہرت اور ناموری مقصود نہ، اگر کوئی شخص اس طرح پیدل حج پر جاتا ہے تو اس کا اپنے اس فعل کو اخبارات، اشتہارات، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ شہرت دینا ناجائز ہے۔

☆ مکہ مکرمہ والے یا جو لوگ مکہ مکرمہ کے قریب رہتے ہیں، اور پیدل حج کر سکتے ہیں، ان کے لئے سواری شرط نہیں، ہاں اگر چل نہیں سکتے تو ان کے لئے بھی مکہ سے باہر رہنے والوں کے مانند سواری شرط ہوگی، اس کے بغیر حج فرض نہ ہوگا اور ضروری سفر خرچ مکہ والوں کے لئے بھی شرط ہے۔ (۱)

= عن جندب قال: قال رسول الله ﷺ: من سمع سمع الله به، ومن يرائي يرائي الله به، متفق عليه. (مشکوٰۃ المصابيح: (ص: ۴۵۲) باب الرياء والسمعة، الفصل الأول، ط: قديمي)
 واختلف أصحابنا في الآفاق هل الأفضل له الحج راكباً أو ماشياً؟ فجزم في الوقعات: بأن الركوب أفضل من المشي، وهو رواية عن الحسن عن أبي حنيفة كما ذكره قاضيخان في فتاويه، وقال في الملتقطات والسراجية، وعليه الفتوى، واختار الكرمانى في منسكه لما روى أن النبي ﷺ "حج راكباً" فاتباعه اولي؛ ولأن في الركوب ارتفاعاً ومؤنة بالمال وعوناً على قوة النفس ولقضاء النسك بصفة الكمال. (البحر العميق: (۱۰۸/۱) الباب الأول في الفضائل، حج الماشي والراكب، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة)
 (۱) أمّا في حق المكي ومن حولها فالحج ماشياً أفضل منه راكباً، كما أنّ القدرة على الرحلة ليست بشرط لهم؛ لأنهم لا يلحقهم زيادة مشقة تخل بالنسك..... ومن به ضعف من أهل مكة لا يقدر على المشي فالركوب أفضل كما أنّ القدرة على الرحلة شرط في حقه..... أمّا المكي ومن حولها: وهو من كان داخل المواقيت إلى الحرم، فلا يشترط في حقه الرحلة إذا كان قادراً على المشي بلا مشقة زائدة ولا فسكاً لآفاقى. وأمّا الزاد فشرط لا بد منه قدر ما يكفيه وعياله في أيام اشتغاله بنسك الحج..... والفقيه الآفاقي إذا وصل إلى الميقات صار كالمكي فيجب عليه وإن لم يقدر على الرحلة. (غنية الناسك: (ص: ۱۸۰/۱) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)
 البحر العميق: (۳۸۲/۱) الباب الثالث في مناسك الحج، شرائط الوجوب، النوع الثاني: الاستطاعة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

إرشاد السارى: (ص: ۵۶) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

☆ اگر میقات سے باہر رہنے والا غریب شخص کسی طریقہ سے میقات تک پہنچ گیا اور چلنے پر قادر ہے، اور قانونی رکاوٹ بھی نہیں ہے، تو اس آدمی کے لئے بھی مکہ والوں کی طرح سواری شرط نہیں ہوگی، اگر زادراہ یعنی راستہ کا خرچہ ہے تو حج فرض ہوگا، اور اگر راستہ کا خرچہ نہیں ہے تو حج فرض نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ موجودہ زمانہ میں سرکاری اعلان کے مطابق حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان کرتے ہیں حج فرض ہونے کے لئے اتنی رقم موجود ہونا ضروری ہے، اور یہ سب رقم "زادراہ" میں داخل ہے۔ بشرطیکہ حج سے واپس آنے تک اہل و عیال کا نان و نفقہ بھی موجود ہو۔

پیر

احرام کی حالت میں پیروں کو رومال اور چادر وغیرہ سے ڈھانپنا جائز ہے البتہ جوتا اور موزہ پہننا منع ہے۔ (۲)

پیر صاحب

پیر صاحب محرم نہیں ہیں، عورت کے لئے ان کے ساتھ حج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۲۴۷. (أمّا فی حق المکی ومن حولها)
 (۲) فجاز تغطية اللحية ما دون الذقن وأذنيه وقفاه وهو وراء العنق وكذا تغطية كفيه وقدميه ما فوق معقد الشراك بما لا يكون لبساً، كتغطيتهما بمنديل أو نحوه، بخلاف تغطيتهما بالقفازين والجوربين فإنها لبس. (غنية الناسك: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل في محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن)
 إرشاد السارى: (ص: ۱۷۴، ۱۷۵) باب الإحرام، فصل في مباحاته، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

شامی: (۲۸۸/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم، ط: سعید.
 (۳) وأمّا الذی یخصّ النساء فشرطان: أحدهما أن تكون مع زوجها أو محرماً لها عجزاً كانت أو شابة أو صبية بلغت حد الشهوة، إذا كان بينهما وبين مكة ثلاثة أيام فصاعداً، فإن لم يوجد المحرم، =

پیر کی ہڈی

☆ مردوں کے لئے احرام کی حالت میں قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپانا منع ہے، ”ابھری ہوئی ہڈی“ سے مراد قدم کے درمیانی حصہ میں وہ جوڑ ہے جہاں عام طور پر بال اگتے ہیں، اور وہ حصہ ابھرا ہوا ہوتا ہے، اور اس جگہ پر جوتے کے تسمے باندھے جاتے ہیں۔ (۱)

☆ احرام کی حالت میں مردوں کے لئے دونوں ٹخنے اور پیروں کے اوپر جہاں بال اگتے ہیں، جو ابھرا ہوا حصہ ہے، اور اس جگہ پر جوتے کے تسمے باندھے جاتے ہیں کھلا رکھنا ضروری ہے، اگر ایک دن یا ایک رات ٹخنے یا قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپائے گا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی

= أو الزوج لا يجب عليها الحج بل لا يجوز لها المسافرة بغيرهما سواء كان في حج الفرض أو التطوع، وفي رواية في الصحيح : لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر سفراً يكون ثلاثه أيام فصاعداً إلا ومعها أبوها أو ابنها أو زوجها أو أخوها أو ذو رحم منها . (البحر العميق : (۴۰۰/۱ ، ۴۰۱) الباب الثالث : في مناسك الحج ، شرائط وجوب الأداء ، أما الذي يخص النساء ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية)

✍ إرشاد الساری : (ص : ۷۶ ، ۷۷ ، ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

✍ غنية الناسك : (ص : ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ط : إدارة القرآن .

(۱) ولبس الخفين..... والجوربين..... وكل ما يوارى الكعب الذي عند معقد شراك النعل أي في المفصل الذي في وسط القدم لا الكعب المعبر عند غسل الرجلين. (إرشاد الساری : (ص : ۱۶۷ ، ۱۶۸) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

✍ غنية الناسك : (ص : ۸۷ ، ۸۸) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ، ط : إدارة القرآن .

✍ شامی : (۲/۳۹۰) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم ، ط : سعيد .

مقدار صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

پیروں سے معذور ہے

جو شخص پیروں سے معذور ہے، لیکن استطاعت ہے کہ اپنے ساتھ اپنے خرچہ سے ایک آدمی کو حج کے لئے لے جاسکتا ہے تو ایسی معذوری میں اس پر خود حج کرنا فرض نہیں لیکن حج بدل کر ادینا ضروری ہے، لیکن اگر بعد میں تندرست ہو گیا تو دوبارہ خود جا کر حج ادا کرنا لازم ہوگا، پہلے جو حج بدل کرایا تھا وہ نفلی حج ہو جائے گا۔ (۲)

(۱) إذا لبسهما قبل القطع فدام يوماً فعليہ دم و في أقل من يوم صدقة كذا حكم الليل كله أو أقله ، وإن لبسهما بعد القطع أسفل من موضع الشراك وهو الكعب الذي في وسط القدم فلا شيء عليه أي عندنا . (إرشاد الساری : (ص : ۴۳۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأول في حكم اللبس ، فصل في لبس الخفين ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

✍ غنية الناسك : (ص : ۲۵۴) باب الجنایات ، الفصل الثاني في لبس المخيط ، مطلب في لبس الخفين ، ط : إدارة القرآن .

✍ الساترخانية : (۲/۳۷۰) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم ، نوع منه في لبس لمخيط ، ط : قديمی .

(۲) فعلى الأول وهو القول بأنه شرط الوجوب لا يجب أى الحج ولا الإحجاج ولا الإيصاء به على الأعمى والمقعّد والمفلوج والزمن ومقطوع الرجلين والمريض ورواية الحسن عن أبي حنيفة إنه يجب على هؤلاء إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ويقودهم إلى المناسك وهذا معنى قول المصنف : وعلى الثاني يجب أى وعلى القول بأنه من شرائط الأداء يجب الحج أو الإحجاج أو الإيصاء . (إرشاد الساری : (ص : ۷۰ ، ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الشرط الأول : سلامة البدن من الأمراض والعلل ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

✍ غنية الناسك : (ص : ۲۳ ، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط وجوب الأداء ، ط : إدارة القرآن .

✍ البحر العميق : (۱/۳۶۹ ، ۳۷۰ ، ۳۷۱) الباب الثالث في مناسك الحج ، شرائط الحج ، النوع الأول : سلامة البدن عن الأمراض والعلل ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية .

پیسے جمع کر کے کسی ایک کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا

چند آدمیوں کا پیسے جمع کر کے ان میں سے ایک آدمی کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا جوا ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، کیونکہ ان شرکاء میں سے کوئی بھی شخص ہدیہ، ہبہ یا تعاون کے طور پر نہیں دیتا، بلکہ اس نیت سے دیتا ہے کہ شاید قرعہ اندازی میں اس کا نام نکل آئے، اس صورت میں ہر شریک کو قرعہ اندازی میں نام نکل آنے کی صورت میں نفع کی امید ہے اور قرعہ اندازی میں نام نہ نکلنے کی صورت میں نقصان کا خطرہ ہے، اور جو کام نفع اور نقصان کے خطرہ کے ساتھ کیا جائے وہ ”جوا“ میں داخل ہے، اور جو احرام ہے اس لئے یہ طریقہ بھی حرام ہے۔ (۱)

پیشاب کے قطرے

اگر کسی آدمی کو پیشاب کے قطرے آنے کا عذر ہے وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتا ہے، اور اس کے اندر ٹشو وغیرہ رکھ سکتا ہے، اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا، اور وضو کرنے سے پہلے وہ ٹشون کا ل کر نیا ٹشو رکھ دے۔ (۲)

مزید ”لنگوٹ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

پیشانی ڈھانکنا

احرام کی حالت میں پیشانی ڈھانکنا جائز نہیں، البتہ ضرورت کے وقت جائز

(۱) لأنَّ القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قماراً؛ لأنَّ كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص. (شامی: ۴۰۳/۶) کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ط: سعید

(۲) ولا يكره لبس الخز والقصب إذا لم يكن مخيطاً. (خانية على الهندية: ۲۸۶/۱) كتاب الحج، ط: رشيدية

بدائع الصنائع: (۱۸۵/۲) كتاب الحج، فصل وأما بيان ما يحظره الإحرام، ط: سعید.

إرشاد الساری: (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل: فی مباحاته، ط: امدادیہ مکة المکرمة.

ہے، مگر جزاء بہر حال لازم ہوگی، جس کی تفصیل یہ ہے کہ عذر کے بغیر چہرہ یا سر کا چوتھائی حصہ یا چوتھائی سے زیادہ ایک دن یا ایک رات ڈھانکا تو دم واجب ہے، اور چوتھائی سے کم یا ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکا تو آدھا صاع صدقہ کرنا واجب ہے، یعنی ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے، اور اگر عذر کی وجہ سے ڈھانکا تو پہلی صورت میں اختیار ہے دم دے یا تین صاع چھ مسکینوں پر صدقہ کرے یا تین روزے رکھے۔

اور دوسری صورت میں آدھا صاع ایک مسکین کو دیدے یا ایک دن کا روزہ رکھے۔ (۱)

پیشگی دم دینا

”دم پیشگی دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۷۳/۲)

(۱) ولو غطى جميع رأسه أو وجهه بمخيط أو غيره يوماً أو ليلة فعليه دم وفي الأقل من يوم صدقة، والربع منها كالكل. (مناسك الملا علی قاری مع إرشاد الساری: (ص: ۴۳۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الأول: فی حکم اللبس، فصل فی تغطية الرأس والوجه.....) وأيضاً فيه: إذا فعل شيئاً من ذلك (أى مما ذكر من الأشياء المحظورة) على وجه الكمال فإن كان بغير عذر فعليه دم عیناً لایجوز عنه غیره وإن كان بعذر فهو مخیر بین الدم والطعام والصيام، ولو كان موسراً قادراً على الدم أو الطعام فإن اختار الطعام فعليه أن يطعم ستة مساكين كل مسكين نصف صاع من بر أو دقيقه أو صاعاً من تمر أو شعير ويجوز فيه التملیک والإباحة وإن اختار الصيام فعليه صوم ثلاثة أيام، ويجوز ولو متفرقاً، وإن لم يفعل شيئاً منها على وجه الكمال (بأن لبس أقل من يوم أو تطيب قليلاً ونحو ذلك) فعليه نصف صاع من بر أو صاع من غیره، لایجوز فيه الصوم إن كان بغير عذر، وإن كان بعذر فهو مخیر بین الصدقة و صوم يوم. (ص: ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳) باب فی جزاء الجنایات و كفارتها، فصل فی جزاء اللبس والتغطية والحلق وقلم الأظفار، ط: المكتبة الإمدادیة، مكة المکرمة

غنية الناسك: (ص: ۲۵۴، ۲۵۵) باب الجنایات، الفصل الثالث فی تغطية الرأس والوجه، و (ص: ۲۶۱) باب الجنایات، فصل فیما إذا ارتكب المحظورات الأربعة بعذر، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۴۷/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، و: (ص: ۵۵۷، ۵۵۸)

كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

پیناسعی میں

سعی کے دوران کھانا پینا مباح ہے۔ (۱)

پینا طواف کے دوران

طواف کے دوران پانی پینا مباح ہے۔ (۲)

پینشن کی رقم

اگر پینشن کی رقم حج کیلئے کافی ہے تو حج کرنا فرض ہوگا ورنہ نہیں۔ (۳)

پینے کی چیز

☆ اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی گئی، اور خوشبو کی مقدار غالب ہے، اور محرم

(۱) فی مباحاتہ: الکلام ای المباح والأكل والشرب (إرشاد الساری: (ص ۲۵۵)

باب السعی بین الصفا والمروة، فصل فی مباحاتہ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة

غنية الناسک: (ص: ۱۳۵) باب السعین بین الصفا والمروة، فصل فی مباحاتہ، ط: إدارة

القرآن.

الدر مع الرد: (۲/ ۲۹۷) کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید.

(۲) (والشرب) أى لعدم تأدیته إلى ترک الموالاة لقلّة زمانه بخلاف الأكل المانع عن

المولاة. (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فی مباحاتہ، ط:

الإمدادیة مکة المکرمة

غنية الناسک: (ص: ۱۲۵) باب ماهیة الطواف، فصل: وأما مباحات الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/ ۲۹۷) کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید.

(۳) الحج واجب على الأحرار والأصحاء إذا قدروا على الزاد والراحلة فاضلاً عن المسکن

ومالاً بدء منه وعن نفقة عیاله إلى حین عودہ. (الهدایة مع فتح القدیر: (۲/ ۳۱۷، ۳۲۱،

۳۲۲) کتاب الحج، ط: رشیدیہ

إرشاد الساری: (ص: ۵۹، ۶۰) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، ط:

الإمدادیة مکة المکرمة.

الهنديّة: (۱/ ۲۱۷) کتاب المناسک، الباب الأول: فی تفسیر الحج، ط: رشیدیہ.

نے ایسی چیز کو پی لیا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو کی مقدار کم اور مغلوب ہے اور محرم نے اس کو پی لیا تو صدقہ دینا لازم ہوگا، مگر ایسی مغلوب مقدار والی چیز کو بھی بار بار پینے سے دم دینا واجب ہوگا لہذا اگر بہت پیا تو دم اور اگر تھوڑا پیا تو صدقہ دینا واجب ہے، اور اگر تھوڑا تھوڑا بار بار پیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

☆ پینے کی چیز میں مثلاً چائے، قہوہ وغیرہ میں خوشبو ملائی، تو اگر خوشبو کی مقدار زیادہ ہے اور محرم نے احرام کی حالت میں استعمال کیا ہے تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو کی مقدار کم ہے اور چائے اور قہوہ کی مقدار زیادہ ہے اور محرم نے احرام کی حالت میں پی لیا تو صدقہ دینا لازم ہوگا لیکن اگر ایک سے زائد مرتبہ پی لیا تو دم واجب ہوگا، اور پینے کی چیز میں خوشبو ملا کر پکانے سے کچھ فرق نہیں آتا، پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر پکایا جائے یا خوشبو ڈال کر نہ پکایا جائے دونوں صورتوں میں جزاء واجب ہے، زیادہ ہے تو دم ورنہ صدقہ واجب ہے۔ (۱)

(۱) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة فإن كان الطيب غالباً أى باعتبار

اجزائه ففيه الدم وإن كان مغلوباً ففيه الصدقة إلا أن يشرب مراراً فعليه الدم، كذا فى

الفتح وغیره. (إرشاد الساری: (ص: ۲۵۰) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب،

فصل فى أكل الطيب وشربه، ط: المكتبة الإمدادیة مکة المکرمة

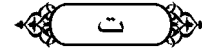
غنية الناسک: (ص: ۲۴۷) باب الجنایات، الفصل الأول: فى الطيب، مطلب فى أكل

الطيب وشربه، ط: إدارة القرآن.

وإن خلط بمشروب، فالحكم فيه للطيب سواء غلب غيره أم لا، غير أنه فى غلبة الطيب

يجب الدم، وفى غلبة الغير تجب الصدقة لا أن يشرب مراراً فيجب الدم. (شامی: (۲/ ۵۴۷)

کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)



تاجر کے لئے حج کا حکم

اگر تاجر کے پاس اتنا سامان موجود ہے کہ اگر اس میں سے حج کے مصارف کی مقدار سامان فروخت کرنے کے بعد اتنا سرمایہ باقی رہتا ہے کہ اس میں تجارت کر کے یہ شخص بال بچوں کے ساتھ درمیانی حیثیت سے گزر بسر کر سکتا ہے تو حج کے مصارف کی مقدار سامان بیچ کر حج کرنا لازم ہے کیونکہ اس شخص پر حج فرض ہے۔ اور اگر باقی سامان میں کاروبار کر کے گزر بسر کرنا ممکن نہ ہو تو حج واجب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس شخص کا گزر بسر تجارت پر ہی ہو۔ (۱)

تایا

تایا محرم ہے، اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے، لیکن تایا کی اولاد محرم نہیں، ان کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں۔ (۲)

(۱) وحرر فی النہر اَنَّهُ یشتَرط بقاء رأس مال لحرفته . (کتاجر ودهقان و مزارع کما فی الخلاصة، ورأس المال یختلف باختلاف الناس) إن احتاجت لذلك وإلا لا . (الدر مع الرد: ۲/ ۴۲۲) کتاب الحج، ط: سعید

غنیۃ الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن. البحر العمیق: (۳۷۸/۱) الباب الثالث: فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، النوع الثانی: الاستطاعة، ط: مؤسّسة الریان، المكتبة المکیّة.

(۲) حرم علی المتزوج ذکرًا کان أو أنثی نکاح أصله وفروعه علا أو نزل و بنت أخیه وأخته و بنتها ولو من زنی وعمه و خالته فهذه السبعة مذکورة فی آية: ﴿حَرَمْتُ عَلَیْکُمْ أُمَّهَاتِکُمْ.....﴾ وأما عمّة عمّة أمه وخالّة خالّة أبیه کبنت عمه وعمته وخاله وخالته لقوله تعالیٰ: ﴿أحلّ لکم ما وراء ذلکم﴾. (الدر مع الرد: ۲۸/۳، ۲۹، ۳۰) کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ط: سعید

عالمگیری: (۲۷۳/۱) کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الأوّل: المحرمات بالنسب، ط: رشیدیہ.

فتح القدير مع الکفاية: (۱۱۷/۳) کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ط: رشیدیہ. =

تبلیغ پر حج مقدم ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور اس کا تبلیغ میں سال لگانے کا ارادہ ہے تو پہلے حج ادا کرے پھر اس کے بعد تبلیغ میں سال لگانے کے لئے جائے، کیونکہ حج کو باقی تمام چیزوں پر مقدم کرنا ضروری ہے، البتہ ایسا کیا جاسکتا ہے کہ تبلیغ کی کسی ایسی جماعت میں تشکیل کرائے جس میں حج کے ساتھ ساتھ تبلیغ بھی ہو سکتی ہو تو اس طرح ایک ہی سفر میں دونوں مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ (۱)

تجارت کرنا

☆ جس سامان کے یہاں سے لے جانے اور وہاں سے لانے پر کوئی قانونی پابندی نہیں اس کا یہاں سے لے جانا اور وہاں سے لانا حاجی وغیرہ سب کے لئے جائز ہے، ایسا کرنے سے حج کے ثواب میں کمی نہیں آتی، لیکن ایسی صورت میں حاجی صاحب کا خیال ودھیان تجارت میں ہی پھنسا رہتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ تجارت کی نیت نہ ہو بلکہ خرچہ کی کمی کو دور کر کے فرائض کو سہولت سے ادا کرنے اور

= الرابع: المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ولو عجزًا..... فی مسیرة سفر . (غنیۃ الناسک: (ص: ۲۶) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

البحر العمیق: (۴۰۰/۱، ۴۰۱) الباب الثالث: فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، وأما الذی یخصّ النساء، ط: مؤسّسة الریان، المكتبة المکیّة.

إرشاد الساری: (ص: ۷۶، ۷۷) باب شرائط الحج، النوع الثانی: شرائط الأداء، الشرط الرابع: المحرم الأمين للمرأة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمّة.

(۱) عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: خطبنا رسول اللہ ﷺ فقال: یا أيّها الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا. (مشکاۃ المصابیح: (ص: ۲۲۰) کتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

(فرض) (مرّة) (علی الفور) فی العام الأوّل عند الثانی وأصحّ الروایتین عن الإمام ومالک وأحمد، فیفسق وترد شهادته بتأخيره أى سنيناً؛ لأن تأخيره صغيرة و بارتکابه مرّة لا یفسق إلا بالإصرار. (شامی: (۴۵۶/۲، ۴۵۷) کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ط: سعید)

البحر الرائق: (۵۴۱/۲) کتاب الحج، ط: رشیدیہ.

خیرات کرنے کی نیت ہو، تو اس نیت کی وجہ سے ثواب بھی ملے گا اور حج پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا، اور اگر پیسہ کمانے کی نیت ہے تو حج کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (۱)

اگر کسی شخص نے تجارت یا مزدوری کی نیت کی، ضمنی طور پر حج کا بھی قصد کر لیا، یا تجارت اور حج کا قصد دونوں برابر ہے، تب بھی اخلاص کے خلاف ہے، حج کا ثواب اس سے کم ہو جائے گا، اور حج کی برکات جس طرح حاصل ہونی چاہئیں وہ حاصل نہیں ہوں گی، اور اگر خالص حج کی نیت سے نکلا، لیکن حج کے مصارف یا گھر کی ضرورت میں تنگی ہے، اس کو پورا کرنے کے لئے کوئی معمولی تجارت یا مزدوری کر لی تو یہ اخلاص کے منافی نہیں ہے، اس سے حج کے ثواب میں کمی نہیں آئیگی، ہاں اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ خاص طور پر ذی الحجہ کی آٹھ، نو، دس، گیارہ اور بارہ تاریخ میں تجارت اور مزدوری کا کوئی مشغلہ نہ رکھے، بلکہ ان ایام کو خالص عبادت اور ذکر میں گزارے اسی وجہ سے بعض علماء کرام نے ان ایام میں تجارت اور مزدوری کو ممنوع بھی فرمایا ہے۔ (۲)

(۱) ويستحب أن يفرغ قلبه من طلب التجارة، فإن احتاج إليها ولم يكن له غنى عنها فلا بأس بها لكن لا يجعلها مقصودة الأكبر بل يجعلها ضمناً وتبعاً. (إرشاد الساري: (ص: ۱۰) مقدمة في آداب مرید الحج، فصل: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۳۶) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن. البحر العميق: (۲۸۹/۱) الباب الثاني: في الرقائق المتعلقة بالحج وإسراؤه، الفصل الأول في العزم على الحج وما يتعلق بالسفر، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

(۲) وتجريد السفر عن التجارة أحسن، ولو اتجر، لا ينقص ثوابه..... وخط التجارة بهذا القسم كما في فتح القدير مما لا ينبغي، وأما الركوب في المحمل فكرهه بعضهم خوفاً مما ذكرنا، ولم يكرهه بعضهم إذا تجرد عن ذلك. (البحر الرائق: (۵۴۱/۲) كتاب الحج، ط: رشيدية)

الهندية: (۲۲۰/۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج، ط: رشيدية. قال صاحب الملتقطات في باب الحج: من أراد التجارة فالأفضل أن يكون ذلك بعد الحج. (البحر العميق: (۲۸۹/۱) الباب الثاني في الرقائق المتعلقة بالحج وأسراؤه، الفصل الأول: في العزم على الحج، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة)

تجارتی قرضے

تجارتی قرضے جو عادتاً ہمیشہ جاری رہتے ہیں، ایسے قرضوں کی وجہ سے حج کو موخر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

تجدید ایمان کے بعد حج دوبارہ کرے

اگر کوئی مرد یا عورت حج کرنے کے بعد مرتد ہو گیا ہو (اللہ کی پناہ) پھر دوبارہ اس سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو گیا ہو، اور مالدار ہے تو اس مرد یا عورت کے لئے حج دوبارہ کرنا لازم ہوگا جو فرض حج پہلے کیا تھا وہ کافی نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) قوله: أو مؤجلاً الخ، عزاه في المعراج إلى شرح الطحاوي، وقال: وعند أبي حنيفة لا يمنع، وقال: الصدر الشهيد: لا رواية فيه، ولكل من المنع وعدمه وجه، زاد القهستاني عن الجواهر: والصحيح أنه غير مانع. (شامي: (۲۶۱/۲) كتاب الزكاة، قبيل: مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ط: سعيد. البحر الرائق: (۲۰۴/۲) كتاب الزكاة، ط: سعيد. الكفاية شرح الهداية مع الفتح: (۱۱۸/۲) كتاب الزكاة، ط: رشيدية.

(۲) النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض سواء يصح النفل بدون أم لا، والجملة تسعة الإسلام..... ويقاؤه أي بقاء الإسلام إلى الموت أي إلى أن يموت عليه من غير ارتداد بينهما..... فلا يقع حج الكافر عن الفرض ولا عن النفل إذ أسلم..... ولا المسلم أي ولا يقع حج المسلم عن الفرض ولا عن النفل لبطلان كل منهما إذا ارتد بعد الحج وإن تاب عن الكفر. (إرشاد الساري: (ص: ۸۶، ۸۷) باب شرائط الحج، النوع الرابع: الشرط الثاني: المكتبة الإمدادية مكة المكيّة. غنية الناسك: (ص: ۳۱) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط صحة الأداء، ط: إدارة القرآن. شامي: (۴۵۸/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

وإن جاء مسلماً (بعده وماله مع وارثه أخذه)..... (ويقضى ما ترك من عبادة في الإسلام) لأن ترك الصلاة والصيام معصية، والمعصية تبقى بعد الردة (وأما أدى منها فيه يبطل، ولا يقضى) من العبادات (الا الحج) لأنه بالردة صار كالكافر الأصلي، فإذا أسلم وهو غنى فعليه الحج فقط، الدر المختار. (قوله: الا الحج) لأن سببه البيت المكرم وهو باق، بخلاف غيره من العبادات التي أداها لخروج سببها، ولهذا قالوا: إذا صلى الظهر مثلاً، ثم ارتد ثم تاب في الوقت يعيد الظهر لبقاء السبب وهو الوقت، ولذا اعترض اقتصاره على ذكر الحج، وتسميته قضاء، بل هو إعادة لعدم خروج السبب. (قوله: لأنه بالردة الخ) علة لقوله ولا يقضى لقوله الا الحج. (شامي: (۲۵۰/۳، ۲۵۲) باب المرتد، مطلب المعصية تبقى بعد الردة، ومطلب لوتاب المرتد هل تعود حسنته، ط: سعيد)

تحفہ ملازم کو ملتا ہے

اکثر دفاتر کے ملازمین کی تنخواہ اتنی نہیں ہوتی کہ پیسے جمع کر کے حج کر سکیں البتہ دفتر میں تھوڑی رقم تحفہ کے طور پر ملتی ہے، اگر اس رقم کو جمع کر کے حج کرنا چاہیں تو حج کر سکتے ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل دفاتر میں رشوت کی رقم کو تحفہ کی رقم کہتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ شخص اگر دفتر کا ملازم نہ ہوتا تو تحفہ کی یہ رقم ملتی یا نہیں؟ اگر تحفہ کی یہ رقم ملازم ہوئے بغیر بھی ملتی تو یہ حلال ہے اس سے حج کرنا جائز ہوگا، اور اگر تحفہ کی یہ رقم دفتر کے ملازم نہ ہونے کی صورت میں نہ ملتی تو یہ تحفہ نہیں رشوت ہے، اور اس سے حج کرنا جائز نہیں بلکہ جن لوگوں سے یہ رقم لی گئی ہے ان کو واپس کر دینا ضروری ہے، اگر دنیا میں واپس نہیں کیا تو آخرت میں واپس کرنا ضروری ہوگا اور آخرت میں واپس کرنا حد سے زیادہ مشکل ہوگا۔ (۱)

ترتیب

☆ دسویں ذی الحجہ کی رمی، قربانی اور سر کے بال منڈوانے میں ترتیب واجب ہے، لیکن طواف زیارت اس ترتیب میں داخل نہیں ہے۔

☆ قرآن اور تمتع کرنے والوں کے لئے رمی، ذبح اور سر منڈوانے میں

(۱) وفي المصباح: الرشوة بالكسر ما يعطيه الشخص الحاكم وغيره ليحكم له أو يحمله على ما يريد..... وفي القنية: الرشوة يجب ردّها ولا تملك. (شامی: ۳۶۲/۵) كتاب القضاء، مطلب في الكلام على الرشوة والهدية، ط: سعيد

☆ وأيضاً فيه: الأصل في ذلك ما في البخاري: عن أبي حميد الساعدي قال: استعمل النبي ﷺ رجلاً من الأزد، يقال له ابن اللثبية على الصدقة فلما قدم قال: هذا لكم وهذا لي. قال عليه الصلاة والسلام: هلا جلس في بيت أبيه أو بيت أمه فينظر أبيه أو أمه لا. (شامی: ۵/۳۷۲) كتاب القضاء، مطلب في هدية القاضي، ط: سعيد

☆ مجموعة قواعد الفقه: (ص: ۳۰۷) حرف الراء، الرشوة، ط: مير محمد كتب خانہ.

ترتیب کی رعایت کرنا واجب ہے اس لئے پہلے رمی کریں، اس کے بعد جانور ذبح کریں، اس کے بعد سر منڈوائیں اگر ترتیب آگے پیچھے ہوگی تو دم دینا واجب ہوگا۔

☆ اور مفرد کے لئے صرف رمی اور سر منڈوانے میں ترتیب واجب ہے، اگر یہ ان دونوں کاموں کی ترتیب میں آگے پیچھے کرے گا تو دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

تمتع اور قارن کے لئے رمی، قربانی اور حلق رقصہ کے درمیان ترتیب قائم رکھنا امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اس کے ترک سے دم واجب ہو جاتا ہے، اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک یہ ترتیب سنت ہے، اس کے ترک پر دم لازم نہیں ہوتا۔ (۲) اور فتویٰ امام اعظم کے قول پر ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے اس ترتیب کے مطابق حج کیا۔

(۱) وأما الثاني فتقديم الرمي الأول على الحلق وعدم تأخير رمي كل يوم إلى ثانيه، والترتيب بين الثلاثة: الرمي ثم الذبح ثم الحلق على ترتيب حروف قولك: رذح للقران والتمتع، أما الطواف فلا يجب ترتيبه على شيء من الثلاثة إلا أن السنة أن يكون بعد الحلق، فلو طاف قبل الكل أو البعض لأشياء عليه ويكره، والمفرد لا ذبح عليه. فيجب الترتيب بين الرمي والحلق..... (غنية الناسك: (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج، وواجباته وسننه، فصل وأما واجباته، ط: إدارة القرآن)

☆ وأيضاً فيه: ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي، أو القارن أو المتمتع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمي فعليه دم عند أبي حنيفة بترك الترتيب..... ولو طاف قبل الرمي والحلق لا شيء عليه ويكره. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنائيات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب العاشر في ترك الترتيب بين الرمي والذبح والحلق، ط: إدارة القرآن) ☆ إرشاد الساري: (ص: ۵۰۷) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس: الجنائيات في أفعال الحج، فصل في ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: المكتبة الإمدادية المكتبة المكية. ☆ الدر مع الرد: (۴/۳۷۰) كتاب الحج، مطلب في فروض الحج وواجباته، و: (۲/۵۵۵) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد.

(۲) أعلم أن مايفعل في أيام النحر أربعة أشياء الرمي، والنحر، والحلق، والطواف، وهذا الترتيب واجب عند أبي حنيفة ومالك وأحمد وعندهما لا يلزمه بتقديم نسك على نسك للحديث السابق إلا أنه مسيئ، نص عليه في المبسوط. (البحر الرائق: ۲۳/۳) كتاب الحج، باب الجنائيات، ط: سعيد

☆ غنية الناسك: (ص: ۲۸۰) باب الجنائيات، فصل في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب العاشر في ترك الترتيب بين الرمي والذبح والحلق وكذا بينها وبين الطواف، ط: إدارة القرآن.

☆ إرشاد الساري: (ص: ۵۰۷) باب الجنائيات وأنواعها، النوع الخامس: الجنائيات في أفعال الحج، فصل في ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

ترتیب بدلنے پر دم

☆ ”یوم النحر“ کے چار کام ہیں، یعنی رمی، ذبح، حلق سر منڈانا اور طواف زیارت، پہلی تین چیزوں میں تقدیم و تاخیر کی صورت میں دم واجب ہوگا مگر طواف زیارت اور مذکورہ تین کاموں کے درمیان ترتیب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، اگر طواف زیارت ان تین کاموں سے پہلے کر لیا تو کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ حدیث شریف میں ان تین کاموں کے آگے پیچھے کرنے والوں کو جو یہ فرمایا گیا کہ ”کوئی حرج نہیں“ اس کی تاویل یہ ہے کہ اس وقت حج کے افعال کی تشریع ہو رہی تھی، اس لئے خاص موقع پر بھول چوک کر تقدیم و تاخیر کرنے والوں کو گناہ سے بری قرار دیا۔

مگر چونکہ دوسرے دلائل سے ان افعال میں ترتیب کا وجوب ثابت ہوتا ہے اس لئے دم واجب ہوگا۔ (۲)

ترک رمی کا حکم

”رمی کرنے کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۴۴/۲)

(۱) راجع الحاشیہ رقم: ۱، علی الصفحہ رقم: ۲۶۰. (وَأَمَّا الثَّانِي فَتَقْدِيمُ الرَّمْيِ الْأَوَّلِ)
(۲) وِلْهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا شَيْءَ عَلَيْهِ لِحَدِيثِ الصَّحِيحِينَ لَمْ أَشْعُرْ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبِحَ قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ آخِرُ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ..... وَلَهُ أَنَّ التَّأْخِيرَ عَنِ الْمَكَانِ يُوجِبُ الدَّمَ فِيمَا إِذَا جَاوَزَ الْمَقَامَاتِ غَيْرَ مُحَرَّمٍ فَكَذَا التَّأْخِيرُ عَنِ الزَّمَانِ قِيَاسًا، وَالْجَامِعُ كَوْنُ التَّأْخِيرِ نَقْصَانًا وَالْمُرَادُ بِالْحَرَجِ الْمَنْفَى الْإِثْمَ بِدَلِيلِ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ أَشْعُرْ، فَعَذَرَهُمْ لِعَدَمِ الْعِلْمِ بِالْمَنَاسِكِ قَبْلَ ذَلِكَ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ يَفِيدُ الْوُجُوبَ. (البحر الرائق: ۲۴/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید
وَقَالَ ابْنُ جَبْرِ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَإِلَيْهِ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَبِهِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ، وَأُولَؤُقُولُهُ وَلَا حَرَجَ عَلَى دَفْعِ الْإِثْمِ لَجَهْلِهِ دُونَ الْقُدِيَّةِ، وَيَدُلُّ عَلَى هَذَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَوَى مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَوْجَبَ الدَّمَ فَلَوْلَا أَنَّهُ فُهِمَ ذَلِكَ وَعِلْمُ أَنَّهُ الْمُرَادُ، لَمَا أُمِرَ بِخِلَافِهِ. (مِرْقَاةُ الْمِفَاتِيحِ: ۳۲۳/۵) كتاب المناسك، باب، الفصل الأول: ترتيب أفعال يوم النحر سنة أو واجب؟ ط: مكتبة امداديه ملتان

ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا

ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا جائز نہیں، البتہ اپنے حصہ میں سے یا جو بالغ وارث راضی ہوں، ان کے حصہ میں سے حج بدل کر سکتے ہیں، نابالغوں کے حصہ میں سے حج بدل کرانا جائز نہیں ہے، ان کا حصہ علیحدہ کر کے رکھنا ضروری ہے۔ (۱)

تصرف کا اختیار ہے

اگر کوئی شخص خود مال کا مالک نہیں البتہ اس کو کسی کے مال پر تصرف کرنے کا اختیار ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا، مثلاً ماں باپ کو بیٹے کے مال پر تصرف کا اختیار ہے لیکن بیٹے نے ماں یا باپ کو اپنے مال کا مالک نہیں بنایا تو ماں یا باپ پر اس تصرف کے اختیار کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

تصویر

”حج میں تصویر“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۹/۲)

(۱) لَا يَجُوزُ التَّصَرُّفُ فِي مَالٍ غَيْرِهِ بِإِذْنِهِ وَلَا وَلاِيَتِهِ. (الدر المختار مع الرد: ۲۰۰/۶)
كتاب الغصب، مطلب فيما يجوز من التصرف بمال الغير بدون إذن صريح، ط: سعید
وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَتَصَرَّفَ فِي نَصِيبِ الْآخَرِ إِلَّا بِأَمْرِهِ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَالْأُجْنَبِيِّ فِي نَصِيبِ صَاحِبِهِ. (عالمگیری: ۳۰۱/۲) كتاب الشركة، الباب الأول، ط: رشیدیہ
وَيَكْرَهُ اتِّخَاذَ ضَيْفَاةٍ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ أَهْلِ الْمَيْتِ..... وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ فِي الْوَرِثَةِ صَغَارٌ أَوْ غَائِبٌ. (شامی: ۲۴۰/۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعید
(۲) وَلَا تَثْبِتُ الْإِسْتِطَاعَةُ بِالْعَارِيَةِ وَالْإِبَاحَةِ، فَلَوْ بَذَلَ الْابْنُ لِأَبِيهِ الطَّاعَةَ وَأَبَاحَ لَهُ الزَّادَ وَالرَّاحِلَةَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ. (غنية الناسك: ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: أَمَّا شَرَايِطُ الْوُجُوبِ، السَّادِسُ: الْإِسْتِطَاعَةُ، ط: إدارة القرآن
إرشاد الساری: (ص: ۶۱، ۶۲) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: مكتبة امداديه مكة المكرمة.
البحر العمیق: (۳۸۵/۱) الباب الثالث في مناسك الحج، شرائط وجوب الأداء، النوع الثاني: الاستطاعة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

تصویر بنانا

حج کے دوران گناہوں کے کام کرنے سے حج کے ثواب میں ضرور خلل آئیگا کیونکہ حدیث شریف میں ”حج مبرور“ کی فضیلت آئی ہے، اور ”حج مبرور“ اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں گناہوں سے اجتناب کیا جاتا ہے، اگر حج میں کسی گناہ کا ارتکاب کیا جائے گا تو ”حج مبرور“ نہیں رہیگا، اور جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا ناجائز اور حرام ہے، اس لئے احرام باندھتے وقت، ایئر پورٹ میں داخل ہوتے وقت، ملاقات کے وقت، قربانی کے وقت، حرم اور غار ثور، اور غار حرا وغیرہ میں تصویر کھینچنا ناجائز اور حرام ہے، اور اس میں تفاخر اور ریا کاری بھی ہے، حج سے واپس آنے کے بعد یہ تصاویر اپنے دوست و احباب کو دکھاتے پھیریں گے، اور ریا کاری سے اعمال کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ (۱)

تعمیر بیت اللہ کا حکم

”بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۱/۱)

(۱) وفي الخلاصة وتكره التصوير على الثوب صلى فيه أو لا ، انتهى ، وهذه الكراهة تحريمية ، وظاهر كلام النووي في شرح مسلم ، الإجماع على تحريم تصوير الحيوان وقال : وسواء صنعه لما يمتن أو لغيره ، فصنعه حرام بكل حال ؛ لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى وسوا كان في ثوب أو بساط أو درهم وإناء وحائط وغيرها ، فينبغي أن يكون حراما لا مكروهاً ، إن ثبت الإجماع أو قطعية الدليل بتواتره (شامی : ۶۴۷/۱) كتاب الصلاة ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ط : سعيد

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ”أشد الناس عذاباً عند الله المصورون“ . (مشكاة المصابيح : (ص : ۳۸۵) كتاب اللباس ، باب التصوير ، ط : قديمي .

شرح النووي على الصحيح لمسلم : (۳۰۱/۲) كتاب اللباس ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان ، ط : قديمي .

تکلیف

احرام کی حالت میں تکلیف پر منہ کے بل لیٹنا مکروہ ہے، اور سر یا رخسار کا تکلیف پر رکھنا جائز ہے۔ (۱)

تل

☆ احرام کی حالت میں تل کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگانا، ناک اور کان میں ٹپکانا جائز ہے اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوتا۔ (۲)

☆ تل کا خالص تیل اگر ایک بڑے عضو یا اس سے زیادہ پر خوشبو کے طور پر لگایا تو دم واجب ہے، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہے، اور اگر اس کو

(۱) ويكره كب وجهه على وسادة بخلاف خديه، وكذا وضع رأسه عليها، فإنه وإن لم منه تغطية بعض وجهه أو رأسه إلا أنه رفع تكليفه لدفع الحرج، فإنه الهيئة المستحبة في النوم بخلاف كب الوجه. (غنية الناسك : (ص : ۸۸) باب الإحرام، فصل في محرمات الإحرام ومحظوراته التي في غالبيتها الجزاء، ط : إدارة القرآن

إرشاد الساري : (ص : ۱۷۲) باب الإحرام، فصل في مكروهاته، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

شامی : (۲/۴۸۸) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام وما لا يحرم ، ط : سعيد .

(۲) وأكل زيت، والشيرج، واستعاطهما، والتداوى بهما وإقطارهما في أذنيه ، والإدهان بما سواه من كل دهن لا طيب فيه ، والسمن والشحم والألية . (غنية الناسك : (ص : ۹۳) باب الإحرام ، فصل : في مباحات الإحرام ، ط : إدارة القرآن

إرشاد الساري : (ص : ۱۷۲) باب الإحرام، فصل في مباحاته، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

الدر مع الرد : (۲/۵۴۶) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .

وأيضاً فيه : أو ادهن بزيت أو حل يفتح المهملة ، الشيرج ولو كانا خالصين لأنهما أصل الطيب) ، باعتبار أنه يلقى فيهما الأنوار كالورد والبنفسج فيصيران طيباً ، ولا يخلوان عن نوع طيب . (الدر مع الرد : (ص : ۵۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد

إرشاد الساري : (ص : ۴۵۸ ، ۴۵۹) كتاب الحج ، باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثاني في الطيب ، فصل : في الدهن ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

غنية الناسك : (ص : ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنایات ، الفصل الأول في الطيب ، مطلب في الادهان ، ط : إدارة القرآن .

کھا لیا یا دوا کے طور پر لگایا تو کچھ بھی واجب نہیں ہے۔ (۱)

☆ اگر تیل کے تیل میں خوشبو ملی ہوئی ہے جیسے گلاب یا جمیلی وغیرہ کے پھول ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس کو روغن گلاب کہتے ہیں یا اور کوئی خوشبو ملائی گئی ہے، اور اس کو ایک کامل عضو پر لگایا گیا ہے تو دم واجب ہوگا، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔ (۲)

تلاوت کرنا سعی میں

سعی میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ (۳)

تلبیہ

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ“

ترجمہ: میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۲۶۴. (وأكل زيت، والشیرج)

(۲) والواجب دم على محرم بالغ ولو ناسياً ان طيب عضواً..... او ستر رأسه يوماً كاملاً، أوليلة كاملة وفي الأقل صدقة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

✍️ إرشاد الساری: (ص: ۴۵۸، ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثاني فی الطیب، فصل فی الدهن، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

✍️ غنية الناسك: (ص: ۲۴۸، ۲۴۹) باب الجنایات، الفصل الأول فی الطیب، مطلب فی الادھان، ط: إدارة القرآن.

(۳) وجاز فیھما أكل وبيع وإفتاء وقراءة لكن الذكر أفضل منها. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۹۷) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعید)

✍️ إرشاد الساری: (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی مباحاته، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

✍️ غنية الناسك: (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی مباحاته، ط: إدارة القرآن.

اس دعا کو ”تلبیہ“ کہتے ہیں، اسے پڑھنے کو تلبیہ پڑھنا کہتے ہیں۔ (۱)

عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے، صرف اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن لے۔ (۲)

تلبیہ ان پڑھ کیسے پڑھے

”ان پڑھ تلبیہ کیسے پڑھے“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۱۵۴)

تلبیہ ان جگہوں میں بھی پڑھیں

مسجد حرام، منی، عرفات اور مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن مسجد میں زور سے نہ پڑھیں۔ (۳)

(۲، ۱) (ثم یلبی)..... وہی المذكورة بقوله: (لبیک اللہم لبیک)..... لبیک لا شریک

لک)..... (لبیک، ان الحمد والنعمہ)..... (لک)..... (والملک)..... (لا شریک لک).....

(ويستحب ان يرفع بها) أى بالتلبية (صوته)..... (إلا أن يكون فى مصر)..... (أو امرأة) فإنها لا

ترفع صوتها بها، بل تسمع نفسها لا غير. (مناسك الملا على قارى (إرشاد السارى: (ص: ۱۴۱،

۱۴۲، ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية ان تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة

✍️ غنية الناسك: (ص: ۷۳) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام، ط: إدارة القرآن.

✍️ الهندية: (۱/۲۲۳) كتاب المناسك، الباب الأول، وأما شرطه، فالنية الخ، ط: رشيدية.

✍️ المحيط البرهاني: (۳/۳۹۸) كتاب المناسك، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج،

ط: إدارة القرآن.

✍️ شامى: (۲/۴۸۳، ۴۸۴، ۴۹۱) كتاب الحج، فصل فى صفة الإحرام الخ، ط: سعید.

✍️ البحر: (۲/۳۴۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

(۳) ويلبى فى مسجد مكة ومنى و عرفات، وبعده فى مسجد مزدلفة ولكن لا يرفع صوته، بها

بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر أو نحو ذلك الخ. (غنية الناسك: (ص:

۷۵) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام، ط: إدارة القرآن)

✍️ مناسك الملا على قارى (إرشاد السارى: (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط

التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

✍️ البحر: (۲/۳۳۵، ۳۳۸، ۳۳۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

تلبیہ ان حالات میں بھی پڑھے

حالات بدلتے وقت مثلاً صبح شام، اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آتے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت، سوکر اٹھتے وقت، سوار ہوتے وقت، سواری سے اترتے ہوئے، بلندی پر چڑھتے وقت، نشیب میں اترتے ہوئے، وغیرہ اوقات میں تلبیہ پڑھنا مستحب اور موکد ہے یعنی اور مستحبات کے مقابلہ میں اس کی تاکید زیادہ ہے۔ (۱)

تلبیہ اور تکبیر تشریق میں سے کس کو پہلے پڑھے

”ایام تشریق میں تکبیر پہلے یا تلبیہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۸/۱)

تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا

تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے، لیکن اتنی زیادہ بلند آواز سے نہیں کہ جس سے اپنے آپ کو یا نمازیوں کو یا سونے والوں کو تکلیف ہو۔ (۲)

(۱) والتلبیۃ مرہ شرط والإكثار منها مستحب فی كل حال قائما وقاعدًا ومضطجعًا وماشيا وراكبا ونازلا ووافقا وسائرًا وطاهرًا ومحدثًا وجنبا وحائضًا، ويتأكد استحباب إكثارها عند تغير الأحوال والازمان، وكلما علا شرفا، أو هبط واديا، أو لقي ركبانًا، وعند إقبال الليل والنهار وبالأسحار وبعد المكتوبات اتفاقا الخ. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیت الإحرام وصفة التلبیة الخ، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیہ.

المحیط البرهانی: (۳۹۹/۳) كتاب المناسك، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۴۹۱/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم علی المحرم، ط: سعید.

(۲) ویسن أن یرفع صوته بالتلبیة بشدة من غیر أن یبلغ الجهد فی ذلك کی لا یتضرر..... ویستحب للرجل فی التلبیة کلها، بل یسن أن یرفع الصوت بشدة لكن من غیر أن یجهد نفسه =

تلبیہ پڑھنا بھول گیا

اگر کسی نے میقات سے پہلے عمرہ یا حج کا احرام باندھ لیا اور تلبیہ پڑھنا بھول گیا اور میقات میں داخل ہونے کے بعد تلبیہ شروع کیا تو اس پر دم لازم ہوگا کیونکہ حج یا عمرہ کی صرف نیت کرنا اور تلبیہ کے بغیر احرام میں داخل ہونا معتبر نہیں۔ (۱)

= کیلا یتضرر..... ولكن لا یرفع صوته بها بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذلك. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیت الإحرام وصفة التلبیة الخ، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۴۹۱/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، قبیل: مطلب فی حدیث: ”أفضل الحج العج والنج“، ط: سعید.

الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیہ.

مناسك الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبیة أن تكون باللسان، ط: الإمدادیة مکتة المکرمة.

(۱) شرائط صحته (أى صحة الإحرام) الإسلام..... والنية والذكر (والأولى أن يقول: والتلبیة أو ما يقوم مقامها من الذكر..... وفيه: أن النية والتلبیة نفس الإحرام وحقيقته لا شرطه، بل الإحرام شرط للنسك، والنية من فرائض الإحرام..... وكذا التلبیة أو ما يقوم مقامها من فرائض الإحرام عند أصحابنا؛ لأنهم صرحوا أنه لا يدخل فی الإحرام بمجرد النية، بل لا بد من التلبیة أو ما يقوم مقامها، حتى لو نوى ولم يلب لا يصير محرماً، وكذا لو لبى ولم ينو..... وعلى المذهب بأن يكون شارعاً عند وجودهما هل يصير محرماً بالنية والتلبیة جميعاً أو بأحدهما بشرط وجود الآخر؟ فالمعتمد ما ذكره حسام الدين الشهيد أنه يصير شارعاً بالنية لكن عند التلبیة لا بالتلبیة، كما يصير شارعاً فی الصلاة بالنية لكن عند التكبير لا بالتكبير. (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۵)، ۱۲۶) باب الإحرام، ط: الإمدادیة مکتة المکرمة

(و جاز وقته) ظاهر ما فی النهر عن البدائع اعتبار الارادة عند المجاوزة (ثم احرم لزمه دم، كما إذا لم يحرم. (الدر المختار مع رد المحتار: (۵۸۰، ۵۷۹/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

الهندية: (۲۵۳/۱) كتاب المناسك، الباب العاشر فی مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: رشیدیہ.

البحر: (۴۸/۳) كتاب الحج، باب مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: سعید.

تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کرنا

اگر کوئی شخص تلبیہ پڑھ رہا ہے تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

تلبیہ تین بار کہنا چاہیے

جب بھی تلبیہ کہے تو تین بار کہنا چاہیے، اور مسجد میں اتنی بلند آواز سے نہ کہے کہ نمازیوں کو تشویش ہو، اور عورتیں آہستہ آواز سے کہیں۔ (۲)

تلبیہ چھوڑنا

اگر احرام باندھتے وقت تلبیہ کی جگہ کوئی دوسرا ذکر کر لے تب بھی احرام صحیح

(۳) ولورد السلام فی خلالها جاز لكن فی رد المحتار وغیره : ان المشتغل بالتلبیة أو الذکر لا یجب علیه رد السلام ، بل کل محل لا یشرع فیہ السلام لا یجب رده اھ ولكن یکره لغيره أن یسلم علیه حالة التلبیة . (غنیة الناسک : (ص : ۷۴) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة الخ ، ط : إدارة القرآن)

مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری) : (ص : ۱۴۴) باب الإحرام ، فصل : و شرط التلبیة أن تكون باللسان ، ط : الإمدادیة مکة المکرمة .

شامی : (۲ / ۲۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ، ط : سعید . (۲) وقال أيضًا : ویستحب تکرارها فی کل مرة ثلاثًا علی الولاء (قوله : رافعا صوته بها) الا أن یشکل فی مصر أو امرأة ، لباب ، زاد شارحه : أو فی المسجد لثلاثین مصلیا علی المصلین والطائفین . (شامی : (۲ / ۲۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : ” أفضل الحج العج والثج ” ، ط : سعید)

غنیة الناسک : (ص : ۷۴ ، ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة الخ ، ط : إدارة القرآن .

وأيضًا فیہ : (ص : ۹۴) باب الإحرام ، فصلی فی إحرام المرأة ، ط : إدارة القرآن .

مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری) : (ص : ۱۴۴) باب الإحرام ، فصل : و شرط التلبیة أن تكون باللسان ، ط : الإمدادیة مکة المکرمة .

ہو جائے گا لیکن تلبیہ چھوڑنا مکروہ ہے۔ (۱)

تلبیہ دوسری زبان میں

تلبیہ اردو، فارسی، ترکی، بنگالی سب زبانوں میں جائز ہے مگر عربی میں پڑھنا افضل ہے۔ (۲)

تلبیہ دوسرے کو کہلوانا

حج کے ایام میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ بس میں سوار ایک آدمی تلبیہ پڑھتا ہے اور باقی سب حاجی بلند آواز سے اسی کی تکرار کرتے ہیں، اگر یہ عوام کی آسانی کے لئے کیا جاتا ہے تاکہ ان کو تلبیہ یاد ہو جائے اور پڑھنے میں آسانی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، ورنہ آواز ملا کر تلبیہ کہنا مناسب نہیں بلکہ ہر آدمی اپنے اپنے طور پر پڑھتا

(۱) وأما النقص فقال المصنف أنه لا يجوز وقال ابن الملك في شرح المجمع أنه مكروه اتفاقا والظاهر أنها كراهة تنزيهية لما أن التلبیة إنما هی سنة فإن الشرط إنما هو ذكر الله تعالى فارسیا كان أو عربيا ، هو المشهور عن أصحابنا ، وخصوص التلبیة سنة فإذا تركها أصلا ارتكب كراهة تنزيهية الخ . (البحر : (۲ / ۳۲۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید)

فتح القدیر : (۲ / ۳۴۳ ، ۳۴۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : رشیدیہ .

شامی : (۲ / ۲۸۳) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط : سعید .

غنیة الناسک : (ص : ۷۶) باب الإحرام ، فصل : فیما یقوم مقام التلبیة ، ط : إدارة القرآن . (۲) لكن بشرط مقارنتها بذكر یقصد به التعظیم كتسبیح وتهلیل ولو بالفارسیة وإن أحسن العربیة والتلبیة علی المذهب ، قال فی الرد : (قوله : ولو بالفارسیة) أى أو غيرها كالتركیة والهندیة ، كما فی اللباب ، وأشار إلى أن العربیة أفضل كما فی الخانیة . (شامی : (۲ / ۲۸۳) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط : سعید)

مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری) : (ص : ۱۴۴) باب الإحرام فصل و شرط التلبیة أن تكون باللسان ، ط : الإمدادیة مكة المکرمة .

الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة : (۱ / ۲۸۵) کتاب الحج ، بعد قوله : والمواقیت خمسة الخ ، ط : رشیدیہ)

غنیة الناسک : (ص : ۷۶) باب الإحرام ، فصل فیما یقوم مقام التلبیة ، ط : إدارة القرآن .

البحر : (۲ / ۳۲۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید .

رہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تشویش نہ ہو۔ (۱)

تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے

☆ حج یا عمرہ کا احرام باندھتے وقت نیت کے بعد تلبیہ یعنی پوری لبیک کا زبان سے کہنا شرط ہے، اگر دل سے کہہ دیا تو کافی نہ ہوگا۔ (۲)

☆ گو نکلے کو زبان ہلانی چاہیے اگر الفاظ ادا نہیں کر سکتا۔ (۳)

تلبیہ سعی میں

عمرہ اور حج تمتع کرنے والے صفا، مروہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھیں۔ (۴) البتہ حج قرآن کرنے والے اگر طواف قدوم کے بعد سعی کریں تو تلبیہ پڑھ سکتے ہیں۔

(۱) وإذا لبّی يستحب أن يخفف صوته..... وإذا كانوا جماعة لا يمشى أحد على تلبية الآخر، بل كل إنسان يلبي بنفسه..... ويلبي في مسجد مكة ومنى وعرافات، وبعده في مسجد مزدلفة، ولكن لا يرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر، أو نحو ذلك. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن)

☆ (وإذا كانوا جماعة) وأقلها هنا اثنان..... (لا يمشى أحد على تلبية الآخر) لأنه يشوش الخواطر، ويفوت كما لسمع الحاضر (بل كل إنسان يلبي بنفسه) أي منفرد بصوته (دون أن يمشى على صوت غيره) أي على وجه المعية لا الشبهة. (مناسك الملا على قارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۶) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ وقال أيضًا..... وإذا كانوا جماعة لا يمشى أحد على تلبية الآخر بل كل إنسان يلبي بنفسه..... (قوله: رافعا صوته بها) إلا أن يكون في مصر أو امرأة، لباب، زاد شارحه: أو في المسجد لئلا يشوش على المصلين والطائفين. (شامى: (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، قبيل: مطلب: في حديث: "أفضل الحج العج والثج"، ط: سعيد)

(۲) وشرط التلبية أن تكون باللسان، فلو ذكرها بقلبه لم يعتد بها..... والأخرس يلزمه تحريك لسانه. (غنية الناسك: (ص: ۷۴، ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: سعيد)

☆ شامى: (۲/ ۴۸۳) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.

☆ مناسك الملا على قارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۳) باب الإحرام، فصل: وشرط التلبية أن تكون باللسان الخ، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

(۴) ويلبي في السعى الحاج ان سعى بعد طواف القدوم لا المعتمر. (غنية الناسك: (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة، فصل في كيفية أداء السعى، ط: إدارة القرآن) =

تلبیہ طواف میں پڑھنا

طواف کے دوران تلبیہ پڑھنا درست نہیں ہے۔ (۱) البتہ طواف قدوم میں اور رمی سے پہلے طواف زیارت کرنے کی صورت میں تلبیہ پڑھنے کی گنجائش ہے۔

تلبیہ عرفات میں

عرفات میں تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۲)

= وقطع التلبية إذا ابتداء بالطواف. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع، ط: إدارة القرآن)

☆ (ويلبي) أى حال إحرامه (في مسجد مكة)..... (ومنى)..... (لا في الطواف)..... (وسعى العمرة) أى ولا في سعى العمرة، فإن التلبية تقطع بأول شروعه في طوافها، وأما ما أطلق بعضهم من أنه لا يلبي حالة السعى، فمتعين حملة على سعى العمرة أو سعى الحج إذا أخره، وأما ما صرح به في "الأصل" من أنه يلبي في السعى، فيحمل على سعى الحج إذا قدمه. (مناسك الملا على قارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ شامى: (۲/ ۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

☆ وفيه أيضًا: (۲/ ۵۰۰)، و: (۲/ ۵۱۳) كتاب الحج، مطلب في رمى جمرة العقبة، مطلب في السعى بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

(۱) (لا في الطواف) أى لا يلبي حال طوافه مطلقا؛ لأن اشتغاله حينئذ بالأدعية المأثورة أفضل، وهذا إذا أريد به طواف القدوم، أو طواف الفرض على فرض تقديمه على الرمي، والا فلا تلبية في طواف العمرة ولا في طواف الفرض بعد الرمي. (مناسك الملا على قارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: إدارة القرآن)

☆ غنية الناسك: (ص: ۷۵، ۷۶) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

☆ البحر: (۲/ ۳۴۵) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

☆ شامى: (۲/ ۵۱۳) كتاب الحج، فصل في صفة الإحرام، مطلب في رمى جمرة العقبة، ط: سعيد.

(۲) (ويلبي) أى حال إحرامه (في مسجد مكة) الظاهر أنه من غير رفع صوت مبالغ يشوش على المصلين والطائفين..... (ومنى)..... (وعرفات) وكذا بعده في مزدلفة إلى أن يرمى. (مناسك الملا على قارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان الخ، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

☆ البحر: (۲/ ۳۳۸، ۳۳۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

تلبیہ عمرہ میں کب تک پڑھے

تلبیہ عمرہ میں عمرہ کا طواف شروع کرنے تک پڑھا جاتا ہے اس کے بعد نہیں۔ (۱)

تلبیہ عورت آہستہ پڑھے

عورتوں کے لئے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا منع ہے، اس لئے تلبیہ آہستہ آواز

سے پڑھیں۔ (۲)

تلبیہ عورت زور سے نہ پڑھے

عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے، صرف اس قدر زور سے پڑھے کہ خود

سن لے۔ (۳)

تلبیہ کا حکم

احرام باندھتے وقت تلبیہ یا کوئی ذکر ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کو

(۱) وقید بالمحرم بالحج؛ لأن العتمر یقطع التلبیة إذا استلم الحجر؛ لأن الطواف رکن العمرة فیقطع التلبیة قبل الشروع فیها. (شامی: ۵۱۳/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید

مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل شرط التلبیة أن تكون باللسان، ط: الإمدادیة مکة المکرمة.

وفیه أيضًا: (ص: ۶۵۵) باب العمرة، صفة العمرة إجمالاً، ط: الإمدادیة مکة المکرمة. غنیة الناسک: (ص: ۱۹۹) باب العمرة، فصل فی كيفية أداء العمرة، ط: إدارة القرآن.

(۳، ۲) (قوله: رافعا صوته بها) إلا أن يكون في مصر أو امرأة. (شامی: ۲/۲۹۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، قبیل: مطلب فی حدیث: "أفضل الحج العج والشج"، ط: سعید

غنیة الناسک: (ص: ۷۶، ۷۷) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام و صفة التلبیة، ط: إدارة القرآن. (ويستحب أن يرفع بها) أي بالتلبیة (صوته) (إلا أن يكون في مصر) (أو امرأة)

فإنها لا ترفع صوتها بها، بل تسمع نفسها لا غير. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبیة أن تكون باللسان، ط: الإمدادیة مکة المکرمة)

بار بار پڑھنا سنت ہے، جب تلبیہ کہے تو تین مرتبہ کہے۔ (۱)

تلبیہ کتنی مرتبہ پڑھے

احرام باندھتے وقت تلبیہ یا کوئی ذکر ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے، اور اس کو

بار بار پڑھنا سنت ہے، جب تلبیہ کہے تو تین مرتبہ کہے۔ (۲)

تلبیہ کہاں بند کیا جائے

☆ عمرے کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا شروع کرے اور طواف شروع

کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا ختم کر دے، طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے۔ (۳)

(۲، ۱) (والتلبیة مرة فرض) وهو عند الشروع لا غير (وتكرارها سنة) (وعند تغير الحالات) (مستحب مؤكد) (ويستحب أن يكرر التلبیة في كل مرة) أي إذا شرعها ثلاثا الخ. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبیة أن تكون باللسان، ط: الإمدادیة مکة المکرمة) غنیة الناسک: (ص: ۷۷، ۷۸) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام و صفة التلبیة الخ، ط: إدارة القرآن.

(ثم لبي دبر صلاته ناويا بها) بالتلبیة (الحج) بيان للأكمل والا فيصح الحج بمطلق النية ولو بقلبه، لكن بشرط مقارنتها بذكر يقصد به التعظيم كتسبيح وتهيل ولو بالفارسية (وزد) ندبا (فيها) (ولا تنقص) منها فإنه مكروه أي تحريما لقولهم انها مرة شرط والزيادة سنة، قال تحته في الرد: (قوله: بذكر يقصد به التعظيم) أي ولو مشوبا بالدعاء على الصحيح، شرح اللباب، وفي الخانية: ولو قال: اللهم ولم يزد والحاصل ان اقتران النية بخصوص التلبیة ليس بشرط، بل هو السنة، وإنما الشرط اقترانها بأى ذكر كان (قوله: تحريما لقولهم إنها مرة شرط) ولا يخفى ما فيه فإنه إن أراد أن الشرط خصوص الصيغة المارة ففيه ان ظاهر المذهب كما في الفتح أنه يصير محرما بكل ثناء وتسبيح وقد مر وقول من قال انها شرط، مراده ذكر يقصد به التعظيم لا خصوصها اهـ. (شامی: ۲/۲۸۳، ۲۸۴) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید

(۳) (وهي) العمرة (لاتخالف الحج الا في أمور) (العاشر:) أنه يقطع التلبیة عند الشروع في طوافها (أي في أصح الروايات، بخلاف الحج المفرد أو القارن، فإنه لا يقطع التلبیة الا في أول رمي جمرة العقبة. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۲۵۳، ۲۵۴) باب العمرة، الأمور التي تخالف العمرة فيها الحج، ط: الإمدادیة مکة المکرمة) =

☆ حج تمتع میں احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا رہے اور دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کے وقت پہلی کنکری مارنے سے پہلے تلبیہ ختم کر دے، اس کے بعد تلبیہ نہ پڑھے۔ (۱)

☆ حج افراد یا حج قرآن کا احرام باندھنے کی صورت میں نیت کے بعد سے تلبیہ پڑھے اور طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے البتہ طواف کے بعد صفامروہ کی سعی میں تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

= والسنة الإحرام بالتلبية..... وإن أراد العمرة ينويها بقلبه ويدكرها بلسانه..... والتلبية مرة شرط، وهو عند الإحرام لا غير، والزيادة على المرة سنة والإكثار منها مستحب. (غنية الناسك: (ص: ۷۳، ۷۴) باب الإحرام، فصل: في كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ، ط: إدارة القرآن)

☆ وفيه أيضًا: و أما سننها فما ذكرنا في الحج غير أنه إذا استلم الحجر الأسود يقطع التلبية عند أول شوط من الطواف عند عامة العلماء، فصل في كيفية أداء العمرة. (غنية الناسك: (ص: ۱۹۷، ۱۹۹) باب العمرة، وتسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن)

☆ شامي: (۵۳۷/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

(۱) (ورمى جمره العقبة من بطن الوادي)..... (سبعاً حذفاً)..... (و كبر بكل حصة)..... (منها وقطع التلبية بأولها) قال تحته في الرد: قوله: وقطع التلبية بأولها) أي في الحج الصحيح والفساد مفرداً أو متمتعاً أو قارناً. (شامي: (۵۱۲/۲، ۵۱۳) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في رمي جمره العقبة، ط: سعيد)

☆ البحر: (۳۲۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

☆ الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

(۲) ويلبي..... في مسجد مكة..... ومنى..... وعرفات..... لا في الطواف..... وسعى العمرة، أي ولا في سعي العمرة، فإن التلبية تقطع بأول شروعه في طوافها، وأما ما أطلق بعضهم من أنه لا يلبي حالة السعي فمتعين حملة على سعي العمرة أو سعي الحج إذا أخره، وأما ما صرح به في "الأصل" من أنه يلبي في السعي، فيحمل على سعي الحج إذا قدمه. (إرشاد الساري: (ص: ۱۲۷) باب الإحرام، فصل: و شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

☆ شامي: (۲۹۱/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، قبيل: مطلب في حديث: "أفضل الحج العج والتج"، ط: سعيد.

☆ اگر کسی نے آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لیا ہے اور منی کو جانے سے پہلے صفامروہ کی سعی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے سعی سے پہلے ایک نفلی طواف کرنا ضروری ہے۔ (۱)

پھر اس طواف کے بعد سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

تلبیہ کہاں پڑھا جائے

☆ عمرہ میں احرام کی نیت کرنے کے بعد سے طواف شروع کرنے سے پہلے تک تلبیہ پڑھے، طواف شروع کرنے کے بعد تلبیہ نہ پڑھے۔ (۳)

(۱) ثم إن أراد (أي المكي ومن بمعناه) تقديم السعي على طواف الزيارة..... يتنفل بطواف (لأنه ليس للمكي ومن في حكمه طواف القدوم الذي هو سنة للأفاقي، فيأتي المكي بطواف نفل) بعد الإحرام بالحج (أي ليصح سعيه.....) يضطبع فيه (أي في جميع أشواط طوافه قدوماً أو نفلاً) ويرمل (أي في الثلاثة الأول) ثم يسعى بعده. (إرشاد الساري: (ص: ۲۶۵) باب الخطبة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ شامي: (۵۰۰/۲) كتاب الحج، مطلب في السعي بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

☆ البحر العميق: (۱۸۳۲/۳) الباب الثاني عشر، في الأعمال المشروعة يوم النحر، الرابع: من الأعمال المشروعة يوم النحر، طواف الإفاضة، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۲) انظر إلى الحاشية، رقم: ۲، على الصفحة السابقة: ۲۷۵. (ويلبي..... في مسجد مكة.....)

(۳) (وأما فرائضها) أي محملة (فالطواف والنية)..... (والإحرام) وفيها فرضان، وهما النية والتلبية كما في إحرام الحج. (مناسك الملا علي قاري (إرشاد الساري): (ص: ۶۵۴) باب العمرة، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ وفيه أيضًا: (ويلبي)..... (في مسجد مكة)..... (لا في الطواف) أي لا يلبي حال طوافه مطلقاً الخ. (مناسك الملا علي القاري (إرشاد الساري): (ص: ۱۲۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

☆ غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام، ط: إدارة القرآن.

☆ الهندية: (۲۳۷/۱) كتاب المناسك، الباب السادس في العمرة، ط: رشيدية.

☆ شامي: (۵۳۷/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

☆ الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

☆ حج تمتع میں احرام باندھنے کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کے وقت پہلی کنکری مارنے کے وقت تک تلبیہ پڑھے اس کے بعد نہ پڑھے۔ (۱)

☆ حج افراد اور حج قرآن میں احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھے، اور طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے، البتہ طواف کے بعد صفامروہ کی سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

☆ اگر کسی نے آٹھویں ذی الحجہ کا احرام باندھنے کے بعد منی جانے سے پہلے صفامروہ کی سعی کرنا چاہی تو اس کے لئے سعی سے پہلے ایک نفلی طواف کرنا ضروری ہے، پھر اس طواف کے بعد سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

تلبیہ کے درمیان بات نہ کرے

تلبیہ پڑھتے وقت درمیان میں بات چیت نہ کرے۔ (۴)

تلبیہ مزدلفہ میں

مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو

- (۱) انظر إلى الحاشية، رقم: ۱، في الصفحة رقم: ۲۷۵. ((ورمى جمره العقبة من بطن الوادي))
- (۲) انظر إلى الحاشيتين السابقتين: ۲، ۱. على الصفحة السابقة، رقم: ۲۷۵.
- (۳) انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۷۶. (ثم إن أراد (أى المكي)
- (۴) ويستحب أن يكرر التلبية ثلاثاً، وأن يوانى بين الثلاث، ولا يقطعها بكلام أو غيره. (غنية الناسك: (ص: ۷۴) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن)
- شامى: (۲/ ۲۹۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، قبيل مطلب في حديث: "أفضل الحج العج والنحر"، ط: سعيد.
- مناسك الملا على القارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۳) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

تکلیف نہ ہو۔ (۱)

تلبیہ مسجد میں

تلبیہ مسجد حرام میں بھی پڑھیں، لیکن زور سے نہ پڑھیں تاکہ دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ (۲)

تلبیہ مل کر کہنا

اگر چند آدمی ایک ساتھ ہیں تو ایک ساتھ مل کر تلبیہ نہ کہیں بلکہ ہر آدمی الگ الگ تلبیہ کہے۔ (۳)

- (۱) ویلبی فی مسجد مکة ومنی و عرفات، وبعده فی مسجد مزدلفة ولكن لا يرفع صوته، بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذلك الخ. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام، ط: إدارة القرآن)
- شامى: (۲/ ۵۰۸) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في إجابة الدعاء، ط: سعيد.
- الهندية: (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشديه.
- مناسك الملا على القارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة.
- (۲) ویلبی فی مسجد مکة ومنی و عرفات، وبعده فی مسجد مزدلفة ولكن لا يرفع صوته، بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذلك الخ. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام، ط: إدارة القرآن)
- مناسك الملا على القارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكة المكرمة.
- شامى: (۲/ ۲۹۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، قبيل: مطلب في حديث: "أفضل الحج العج والنحر"، ط: سعيد.
- (۳) وإذا كانوا جماعة لا يمشى أحد على تلبية الآخر، بل كل انسان يلبى بنفسه. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ، ط: إدارة القرآن)
- مناسك الملا على قارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۶) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: إدارة القرآن.
- شامى: (۲/ ۲۹۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، قبيل: مطلب في حديث: "أفضل الحج العج والنحر"، ط: سعيد.

تلبیہ منی میں

منی میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

تلبیہ نماز کے بعد بھی پڑھنا چاہیے

آٹھویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز تک فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہیے، اور ایام تشریق میں پہلے تکبیر کہنی چاہیے اس کے بعد تلبیہ، اگر سلام پھیرتے ہی پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائے گی۔ (۲) اور تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ (۳) باقی ایام میں صرف تکبیر تشریق کہی جائے

(۱) ویلیبی فی مسجد مکہ و منی و عرفات ، ولكن لا يرفع صوته ، بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر أو نحو ذلك الخ . (غنية الناسك : (ص : ۷۵) باب الإحرام ، فصل في كيفية الإحرام ، ط : إدارة القرآن)

شامی : (۲ / ۳۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : ”أفضل الحج العج والثج“ ، ط : سعید .

فتح القدیر : (۲ / ۳۶۸) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : رشیدیہ .

(۲) والتلبیة مَرَّةً شَرْطٌ..... ويتأكد استحباب إكثارها عند تغير الأحوال والزمان..... وبعد المكتوبات اتفاقاً، يبدأ بتكبير التشریق ثم بها، فلو بدأ بها سقط التكبير، والمسبوق لو تابع امامه في التلبیة تفسد، بخلاف التكبيرات (كبير)، وكذا بعد الفوائت والنوافل في ظاهر الرواية. (غنية الناسك: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل في كيفية الإحرام و صفة التلبیة الخ، ط: إدارة القرآن)

البحر : (۲ / ۳۲۵) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید .

فتح القدیر : (۲ / ۳۵۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : رشیدیہ .

شامی : (۲ / ۳۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : ”أفضل الحج العج والثج“ ، ط : سعید .

(۳) ويقطع التلبیة مع أول حصاة يرميها في الحج الصحيح والفاقد الخ. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۰) باب مناسك منى يوم النحر، فصل: مطلب في كيفية وقوف الرمي..... وقطع التلبیة، ط: إدارة القرآن)

البحر : (۲ / ۳۲۵) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید .

الهندية : (۱ / ۲۳۱) کتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط : رشیدیہ .

البحر : (۲ / ۱۶۶) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط : سعید .

گی۔ (۱)

تلبیہ یاد نہیں

☆ اگر کسی کو تلبیہ یاد نہیں ہے تو احرام کی نیت کرنے کے بعد ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ وغیرہ پڑھ لے تو تلبیہ پڑھنے کی شرط پوری ہو جائے گی لیکن یہ مکروہ ہے۔ (۲)

☆ واضح رہے کہ ایسا ذکر جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم مقصود ہو تلبیہ کے قائم مقام ہو سکتا ہے جیسے لا الہ الا اللہ، الحمد لله، الله اكبر وغیرہ۔ (۳)

☆ ہر آدمی کو حج یا عمرہ کے لئے جانے سے پہلے تلبیہ یاد کر لینا چاہیے۔

تمتع

حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا پھر اس سے فارغ ہونے کے بعد اسی سال

(۱) (و يبدأ بتكبير التشریق بعد صلاة الفجر من يوم عرفة و يختم عقيب صلاة العصر من يوم النحر) عند أبي حنيفة ، وقالوا : يختم عقيب صلاة العصر من آخر أيام التشریق . (فتح القدیر :

۲ / ۳۸۸) کتاب الصلاة ، باب صلاة العیدین ، فصل فی تكبيرات التشریق ، ط : رشیدیہ)

الدر مع الرد : (۲ / ۱۷۹ ، ۱۸۰) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط : سعید .

البحر الرائق : (۲ / ۱۶۳) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط : سعید .

(۲، ۳) فصل فيما يقوم مقام التلبیة ، منضما إلى النية ، وهو الذكر باللسان..... أما الذكر فكل ذكر يقصد به تعظيم الله سبحانه وتعالى كالتهليل ، والتحميد ، والتسبيح ، والتكبير ، وغير ذلك..... ولو قيل : اللهم ، يحزبه ، وقيل : لا ، وأما خصوص التلبیة فسنة ، لا شرط ، فإذا تركها وأحرم غيرها كره تنزيها لترك السنة . (غنية الناسك : (ص : ۷۶) باب الإحرام ، فصل فيما يقوم مقام التلبیة ، ط : إدارة القرآن)

مناسك الملا على قارى : (ص : ۱۴۴) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تكون باللسان ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

شامی : (۲ / ۳۸۴) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام الخ ، قبیل : مطلب : فيما يصير به محرما ، ط : سعید .

حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔ (۱)

تمتع ایک نظر میں

☆ میقات یا اس سے پہلے احرام باندھے۔ (۲)

☆ مکہ مکرمہ آکر طواف کرے۔ (۳)

اور یہ سات چکر ہیں جو حجر اسود سے شروع ہوں گے اور اسی پر ختم ہوں گے۔ (۴)

☆ طواف کے بعد دو رکعتیں واجب ہیں، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو اسی

وقت پڑھے ورنہ مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد پڑھے، یہ دو رکعت کعبہ کی طرف منہ

(۱) ۲۳۲۸ — وأما المتمتع، فهو أن يحرم بالعمرة من الميقات أو قبله، في أشهر الحج أو قبله،

ويعتمر ويحرم للحج، ويحج من عامه ذلك من غير أن يلم بأهله إماماً صحيحاً. (المحيط

البرهاني: (۳/۳۹۷) كتاب المناسك، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن

شامي: (۲/۵۳۵، ۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۳۸) كتاب المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية.

غنية الناسك: (ص: ۲۱۲) باب التمتع، فصل في ماهية التمتع، ط: إدارة القرآن.

(۲) هو أن يحرم الآفاقي بعمرة من الميقات، أو قبله. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب

التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن.

(۳) فإذا دخل مكة طاف لعمرة في أشهر الحج. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب التمتع،

فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن)

مناسك الملا على القاري: (ص: ۳۸۰) باب التمتع، فص: في شرائطه، ط: الإمدادية

مكة المكرمة.

شامي: (۲/۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

(۴) فيطوف بالبيت سبعة أشواط ومن الحجر إليه شوط وإذا طاف سبعة أشواط استلم

الحجر الأسود فختم الطواف به. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۳، ۱۰۵) باب دخول مكة و

حرمها، فصل في الأخذ في الطواف الخ، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۱/۲۲۵) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

الفتاوى الشارعية: (۲/۳۳۷، ۳۳۸) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال

الحج، ط: قديمي.

کر کے مقام ابراہیم کو سامنے لے کر پڑھے۔ (۱)

☆ پھر زم زم پی کر سعی کے لئے جائے، اور جانے سے پہلے حجر اسود کا نوں

دفعہ استلام کرے، سعی صفا سے شروع کرے مروہ تک ایک چکر، اسی طرح سات چکر

لگائے، اس کے بعد مسجد حرام میں آکر دو رکعت پڑھے۔ (۲)

☆ اس کے بعد سر پر استرا پھر ائے (حلق کرائے)۔ (۳) یہ عمرہ ہوا، اب

(۱) وإذا فرغ من الطواف يأتي مقام إبراهيم عليه السلام ويصلي ركعتين وهاتان الركعتان

واجبتان عندنا ويصلي ركعتي الطواف في وقت يباح له أداء التطوع فيه. (الهندية:

۱/۲۲۶) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية)

غنية الناسك: (ص: ۱۰۶) باب دخول مكة و حرمها، فصل في الأخذ في الطواف، تنمة،

و: (ص: ۱۱۶) باب ماهية الطواف، فصل: ومن الواجبات: ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.

المحيط البرهاني: (۳/۴۰۱) كتاب المناسك، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج،

ط: إدارة القرآن.

(۲) ويستحب أن يأتي زمزم بعد الركعتين قبل الخروج إلى الصفا فيشرب منها ثم إذا أراد أن

يسعى بين الصفا والمروة عاد إلى الحجر الأسود فاستلمه ثم يخرج إلى الصفا فيبدأ

بالصفا ثم يهبط منها نحو المروة ويطوف بهما هكذا سبعة أشواط يبدأ بالصفا ويختم

بالمروة والسعى من الصفا إلى المروة شوط ومن المروة إلى الصفا شوط وإذا فرغ من

السعى يدخل المسجد ويصلي ركعتين. (الهندية: (۱/۲۲۷) كتاب المناسك، الباب

الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية)

شامي: (۲/۴۹۹، ۵۰۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في السعى بين الصفا

والمروة، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على الهامش الهندية: (۱/۲۹۳) كتاب الحج، فصل في كيفية أداء

الحج، ط: رشيدية.

(۳) والتمتع على وجهين وصفة التمتع الذي لا يسوق الهدى أن يتدئ من الميقات

فيحرم بعمرة ويدخل مكة ويطوف لها، ويسعى ويحلق أو يقصر. (الهندية: (۱/۲۳۸) كتاب

المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية)

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۵) كتاب الحج، فصل في التمتع، ط: رشيدية.

شامي: (۲/۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

احرام کھول دے، اب مکہ مکرمہ میں اپنے کپڑوں میں رہے طواف کرتا رہے، وہاں پر بڑی عبادت طواف ہی ہے، جتنا وقت فرض واجب اور سنت ادا کرنے کے بعد بچے طواف میں لگانے کی کوشش کرے اور حرم پاک میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے، یہاں تک کہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ آجائے، اور اگر اس دوران مزید عمرہ کرنا چاہئے تو کر سکتا ہے۔ (۱)

☆ آٹھ ذی الحجہ کو طواف کر کے سعی کرے اور منی جائے (یہ سعی مقدم ہوگی)۔ (۲)
☆ آٹھ ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر نو ذی الحجہ کے سورج نکلنے تک منی میں رہے جب سورج نکل آئے تو وہاں سے عرفات کے لئے چلا جائے۔ (۳) اور اگر

(۱) ثم حلق أو قصر وأقام بمكة حلالاً يطوف بالبيت ما بدا له، ويعتني بسائر ما سبق له في فصل ما ينبغي الاعتناء به بعد السعي، ويعتمر قبل الحج ما شاء. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن)
شامی: (۵۳۷/۲) کتاب الحج، باب التمتع، ط: سعید.

الهندية: (۲۲۷/۱) کتاب المناسک، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدیه.

(۲) فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذلك الموضع، فلو أقام بمكة، فإذا كان يوم التروية أحرم به..... ثم يدخل المسجد ويطوف سبعا..... ويسعى بعده..... وإن أراد تقديم السعي لزمه أن ينفل بطواف بعد إحرامه للحج، يضطبع فيه ويرمل ثم يسعى بعده. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۶) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۳۶۲/۲، ۳۶۳) کتاب الحج، باب التمتع، ط: سعید.

شامی: (۵۳۷/۲، ۵۳۸) کتاب الحج، باب التمتع، ط: سعید.

(۳) وأما الإقامة بها بعد الزوال إلى صبيحة عرفة فمندوبة..... فإذا صلى الفجر بمنى مكث قليلاً حتى تطلع الشمس على ثبير، ثم توجه إلى عرفات مع السكينة والوقار الخ. (غنية الناسك: (ص: ۱۲۶، ۱۲۷) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل في الرواح من مكة إلى منى، و: فصل في التوجه من منى إلى عرفات، ط: إدارة القرآن)

البحر: (۳۳۵/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

فتح القدير: (۳۶۸/۲، ۳۶۹) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيدیه.

مکتب والے اس سے پہلے لے جائیں تو پہلے چلا جائے۔

☆ زوال سے پہلے عرفات پہنچے، وہاں کچھ دیر لیٹے بیٹھے، ظہر کا وقت آئے تو ظہر پڑھے اگر مسجد نمروہ کے امام کے پیچھے پڑھے تو ظہر اور عصر اکٹھی پڑھے پہلے ظہر پھر عصر، اگر اپنے خیمہ میں ہو تو اذان دے کر اقامت کے ساتھ صرف ظہر پڑھے، پھر وقوف کرے، اس میں دعائیں پڑھے، کلمہ طیبہ، شہادت، تہجد، استغفار، درود شریف وغیرہ جس قدر ہو سکے پڑھے، کھڑا ہو کر پڑھتا رہے کھڑے کھڑے تھک جائے تو بیٹھ کر پڑھے۔ (۱)

☆ عصر کا وقت آئے تو اذان و اقامت کے ساتھ عصر پڑھے، پھر غروب تک اسی طرح دعا اور ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ (۲)

(۲، ۱) وبیت بمنى ويصلى ثم صلاة الفجر يوم عرفة بغسل ثم يتوجه إلى عرفات فإذا انتهت إليه ينزل في أى موضع شاء..... فإذا زالت الشمس من يوم عرفة يتوضأ أو يغتسل والغسل أفضل، ثم يصلى الظهر والعصر مع الإمام في وقت الظهر بأذان واحد وإقامتين..... وإن فاتته الجماعة صلى كل صلاة في وقتها في قول أبى حنيفة رحمه الله تعالى ولا يجمع بين الصلاتين في وقت الظهر..... والأفضل لغير الإمام أن يقف عند الإمام والأفضل للإمام أن يقف راکباً فإن وقف قائماً أو جالساً جاز ويكبر ويهلل ويدعوا الله تعالى لحاجته. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۹۳، ۲۹۴) کتاب الحج، فصل في كيفية أداء الحج، ط: رشيدیه)

ثم يأتي عرفات بعدما طلعت الشمس..... فإذا فرغ الإمام من الخطبة يقيم المؤذن ويصلى الإمام بالناس الظهر ركعتين إن كان مسافراً، ثم يقوم المؤذن ويقوم ثانياً، ويصلى الإمام بهم العصر في وقت الظهر..... وإن لم يدرك الجمع بين الصلاتين مع الإمام الأكبر فأراد أن يصلى وحده في رحله، أو بجماعة بدون الإمام الأكبر صلى لكل صلاة في وقته عند أبى حنيفة رحمه الله تعالى..... ثم إذا فرغ من العصر راح إلى الموقف ويقف في أى مكان شاء إلا بطن عرفة والأفضل لغير الإمام أن يقف بقرب الإمام، ويقف بأى صفة شاء، والأفضل أن يقف راکباً، ويقف مستقبل القبلة، ويحمد الله تعالى ويصلى على النبي ﷺ..... ويلبى في هذا الموقف عندنا ويكون الوقوف إلى غروب الشمس. (المحيط البرهاني: (۴۰۲، ۴۰۴) کتاب المناسک، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن)

الفتاوى الساتار خانية: (۳۴۱/۲، ۳۴۵) کتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمی.

☆ غروب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائے، اور مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھے بلکہ مزدلفہ میں جا کر ایک اذان ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی فرض نماز اٹھٹھ عشاء کے وقت میں پڑھے، پھر اس کے بعد پہلے مغرب کی سنت پھر عشاء کی سنت اور وتر وغیرہ پڑھے، پھر دل چاہے تو سو جائے ویسے بیداری بھی بہتر ہے، اٹھ کر تسبیح، درود، استغفار میں مشغول ہو جائے، تہجد پڑھ لے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے، اس دوران تقریباً ستر کنکریاں بھی جمع کر لے، فجر کی نماز اول وقت یعنی اندھیرے میں پڑھے، پھر کھڑے ہو کر وقوف کرے اور کچھ دیر دعا کرے۔ (۱)

☆ پھر اس کے بعد منی واپس آئے، جمرہ عقبہ یعنی سب سے آخر والے بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارے، واپس آئے اور منی میں ہی قربانی کرے، پھر اس کے بعد سرمنڈوائے، اب احرام کھولے سہلے ہوئے کپڑے پہن کر مکہ مکرمہ آئے اور طواف

(۱) وإذا غربت الشمس أفاض الإمام والناس معه..... فإذا دخل وقت العشاء أذن المؤذن، ويقوم فيصلي بهم المغرب في أول وقت العشاء، ثم يتبعها العشاء بجماعة..... ويصلي سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما..... ثم اضطجع حتى طلع الفجر..... وينبغي أن يحیی هذه الليلة بالصلاة والتلاوة والذكر والتلبية والدعاء والتضرع..... فإذا انشق الفجر ندب أن يغتسل للوقوف بمزدلفة، ويستحب أن يصلي الفجر بغسل..... فإذا فرغ منها يستحب أن يأتي الإمام والناس معه المشعر الحرام..... فيقف عليه إن أمكنه..... ويكبر ويهلل ويلبي ويحمد الله تعالى ويشني عليه ويصلي على النبي ﷺ ويكثر التلبية ويدعو رافعا يديه سبطا يستقبل بهما وجهه، ويسأل الله تعالى حوائجه وإرضاء خصوصه..... ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارعة الطريق سبع حصيات كحصي الخذف. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۱-۱۶۲) باب مناسك منى و عرفات، فصل في الإفاضة من عرفات، باب أحكام المزدلفة..... إلى: فصل في إفاضه من المشعر الحرام الخ، ط: إدارة القرآن)

المحيط البرهاني: (۳/۴۰۵، ۴۰۵) كتاب المناسك، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى الشاتارخانية: (۲/۳۴۵، ۳۴۶) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي.

زیارت کرے، یہ طواف فرض ہے (اگر پہلے سعی نہیں کی تو سعی بھی کرے)۔ (۱)

☆ پھر اس کے بعد واپس منی آئے، رات کو منی میں رہے، صبح اٹھ کر (یہ ۱۱ ذی الحجہ ہے) زوال کے بعد ترتیب سے پہلے شیطان کو الگ الگ سات کنکریاں مار کر ایک طرف ہو کر دعا کرے، پھر دوسرے شیطان کو سات کنکریاں مار کر کچھ دور ہو کر دعا کرے، پھر تیسرے شیطان کو سات کنکریاں مار کر دعا کے بغیر واپس آئے، اب پھر منی میں رات کو رہے، صبح کو یہ ۱۲ ذی الحجہ کی صبح ہے پھر زوال کے بعد اسی طرح تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ واپس جانا چاہے تو جاسکتا ہے، دس سے بارہ ذی الحجہ کے اندر اندر طواف زیارت ضرور کرے، اب حج مکمل ہو گیا، پھر مکہ مکرمہ سے وطن واپس آتے وقت طواف وداع کر لے۔ (۲)

(۱) فإذا أسفر جدا ذهب قبل أن يطلع الشمس..... حتى ينزل منى..... ثم إذا أتى منى يرمى جمره العقبة بسبع حصيات مثل حصي الخذف..... ثم إذا رمى جمره العقبة في اليوم الأول لا يقف عندها..... بل يأتي منزله..... وإن كان قارنا أو متمتعاً يذبح ثم يحلق أو يقصر والحلق أفضل..... وإذا قصر أو حلق حلّ له كل شيء إلا النساء..... ثم يدخل مكة من يومه ذلك إن استطاع ويطوف طواف الزيارة أو من الغد أو بعد الغد..... وهذا هو الطواف المفروض في الحج..... وإن لم يكن سعي بعد طواف التحية سعى بعد هذا الطواف. (الفتاوى الشاتارخانية: (۲/۳۴۷-۳۵۱) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي)

المحيط البرهاني: (۳/۴۰۵-۴۰۸) كتاب المناسك، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى الهندية: (۱/۲۳۱، ۲۳۲) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

(۲) ثم لا يبيت بمكة..... بل يعود إلى منى ويبيت ثمة..... فإذا كان من الغد وهو اليوم الثاني من أيام النحر يرمى الجمار الثلاث بعد الزوال، كل جمره بسبع حصيات على نحو ما بينا، ثم يأتي المقام الذي يقوم فيه الناس فيقوم بحمد الله ويشني عليه..... ويدعو الله تعالى بحاجته، وفي الهداية: يرفع يديه..... ثم يرمى الجمره الوسطى بسبع حصيات على نحو ما بينا ثم يقوم حيث يقوم فيه الناس فيصنع في قيامه مثل ما صنع عند الجمره الأولى ويرفع يديه عند الدماء في قيامه..... ثم يأتي جمره العقبة فيرميها بسبع حصيات..... فإذا كان من الغد، وهو اليوم الثالث من أيام النحر، =

تمتع کا طریقہ

☆ تمتع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے۔

عمرہ سے فارغ ہو کر بال منڈوا کر یا کتر واکر حلال ہو جائے یعنی احرام اتار کر عام کپڑے پہن لے، احرام کی پابندیاں ختم ہو جائیں گی اس کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام کرے یا کسی اور جگہ جانا چاہے تو جائے مگر اپنے وطن نہ جائے اور جب حج کا وقت آجائے تو غسل کر کے حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور دس ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور بال کٹوا کر احرام کھول دے۔ (۱)

= یرمی الجمار الثلاث أيضًا بعد زوال الشمس على نحو ما بينا، ثم يرجع في يومه ان احب..... ثم يدخل مكة ويطوف طواف الصدر ان اراد الرجوع..... ويسمى هذا طواف الوداع. (الفتاوى التاتارخانية: ۳۵۱/۲ - ۳۵۲) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي
المحيط البرهاني: (۴۰۸/۳، ۴۱۰) كتاب المناسك، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.
الهندية: (۲۳۲/۱، ۲۳۴) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيدية.

(۱) فصل في كيفية أداء التمتع: هو أن يحرم الآفاقي بعمره من الميقات أو قبله، فإذا دخل مكة طاف لعمرته في أشهر الحج..... وسعى بين الصفا والمروة، ثم حلق أو قصر، وأقام بمكة حلالاً..... ويعتمر قبل الحج ما شاء..... فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذلك الموضع..... فإذا أراد التمتع وكذا المكي أن يحرم بالحج يأتي بما سبق له في الإحرام من إزالة التفت، والاختسار والتطيب وغير ذلك..... ثم يدخل المسجد ويطوف سبعا، ثم يصلي ركعتي الطواف، ثم يصلي ركعتين سنة الإحرام، ويحرم عقبيهما وحج كالمفرد..... وإذا رمى يوم النحر ذبح للمتمتع كالقارن..... وإذا حلق يوم النحر حل من إحرامه على ظاهر الرواية. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵، ۲۱۸) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن)

شامي: (۵۳۵/۲، ۵۳۹) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.
الهندية: (۲۳۸/۱، ۲۳۹) كتاب المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية.

☆ تمتع کے لئے آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا ہونا شرط ہے، مکہ مکرمہ میں رہنے والے اور میقات کے اندر رہنے والے کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱)
☆ حج تمتع کرنے والا ایک عمرہ کے بعد دوسرے عمرہ حج سے پہلے کر سکتا ہے۔ (۲)

☆ دسویں ذی الحجہ کو منی میں قربانی کرنا، قارن اور تمتع کرنے والے پر واجب ہے۔ (۳) مفرد کے لئے واجب نہیں مستحب ہے۔ (۴)

(۱) فشرائط صحته تسعة: الأول: أن يكون من أهل الآفاق. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۲) باب التمتع، فصل في ماهية التمتع، ط: إدارة القرآن)
وفيهِ أيضًا: لا تمتع ولا قارن ولا جمع بينهما في غير أشهر الحج لأهل مكة. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۹) باب التمتع، فصل، ط: إدارة القرآن)
بدائع الصنائع: (۱۶۹/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان ما يحرم به، ط: سعيد.
الهندية: (۲۳۹/۱) كتاب المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية.
(۲) ويعتمر قبل الحج ماشاء. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن)

شامي: (۵۳۷/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.
وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ أيضًا. (فصل في كيفية أداء التمتع:)
(۳) قوله: وإذا رمى يوم النحر ذبح شاة أو بدنة أو سبعا..... ولم يقيد الذبح بالمحبة كما قيده بها في ذبح المفرد، لما أنه واجب على القارن والمتمتع. (البحر الرائق: (۳۵۹/۲) كتاب الحج، باب القرآن، ط: سعيد)
الهندية: (۲۳۹/۱) كتاب المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية.
غنية الناسك: (ص: ۲۱۶) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن.
وانظر الحاشية الآتية أيضًا. (فإذا فرغ من الرمي يوم النحر)

(۴) فإذا فرغ من الرمي يوم النحر انصرف إلى رحله، ويشغل بشئ آخر، فذبح ان شاء؛ لأنه مفرد والذبح له أفضل، وإنما يجب على القارن والمتمتع. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۲)
شامي: (۵۱۵/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب في رمي جمره العقبة، ط: سعيد.
البحر العميق في مناسك المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۱۷۰/۳) الباب الثاني عشر في الأعمال المشروعة يوم النحر، الثاني، قبيل: الكلام في الأضحية، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

تمتع کرنا کس کے لئے منع ہے

”مکہ والے تمتع نہ کریں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۶/۴)

تمتع کرنے والا احرام کہاں سے باندھے

☆ تمتع کرنے والا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچا، اور عمرہ کر کے حلال ہو کر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا ہوا ہے تو وہ شخص حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر جہاں سے چاہے باندھ سکتا ہے، اپنے ہوٹل یا رہائش سے بھی باندھ سکتا ہے البتہ مسجد الحرام میں جا کر باندھنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

☆ تمتع کرنے والا مزید عمرے کرنا چاہے تو حرم کی حدود سے باہر جا کر مسجد عائشہ اور جعرانہ وغیرہ سے احرام باندھے۔ (۲)

(۱) فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذلك الموضع ، فلو أقام بمكة ، فإذا كان يوم التروية أحرم به ، وقبله أفضل ، وأفضل أماكنه الحطيم ، ثم المسجد ، ثم مكة ، ثم الحرم ، ويصح من خارج الحرم ولكنه يجب كونه فيه . (غنية الناسك : (ص : ۲۱۶) باب التمتع ، فصل في كيفية أداء التمتع المستنون ، ط : إدارة القرآن)

☆ الهندية : (۲۳۹ / ۱) كتاب المناسك ، الباب السابع في القرآن والتمتع ، ط : رشيدية .
☆ فتح القدير : (۲۲۳ / ۲) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط : رشيدية .

(۲) وأما ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أولا ، مقيما به أو مسافرا ، فالحرم للحج ، والحل للعمرة والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضي الله عنها ثم من الجعرانة . (غنية الناسك : (ص : ۵۷ ، ۵۸) باب المواقيت ، فصل : ميقات أهل الحرم ، ط : إدارة القرآن)

☆ (و) الميقات (لمن بمكة) يعني من بداخل الحرم (للحج الحرم وللعمرة الحل) ليتحقق نوع سفر ، والتنعيم أفضل ، قال في الرد : (قوله : يعني الخ) أشار إلى ما في البحر من قوله : والمراد بالمكان من كان داخل الحرم سواء كان بمكة أولا ، وسواء كان من أهلها أو لا ، فيشمل الآفاقي في المفرد بالعمرة والتمتع والحلال من أهل الحل إذا دخل الحرم لحاجة كما في اللباب . (شامی : (۴۷۸ / ۲) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط : سعيد) =

تمتع کرنے والا عمرہ کر کے مدینہ جاسکتا ہے

☆ جو شخص حج تمتع کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچا اور عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہو گیا تو اس کے بعد وہ مدینہ منورہ جاسکتا ہے۔ (۱) اور جب مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ لوٹے تو بہتر یہ ہے کہ حج افراد کا احرام باندھ کر آئے ، اور اگر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے ، اور حج کے ایام آنے پر پھر حج کا احرام باندھ کر حج کر لے تو اس کا حج تمتع صحیح ہوگا اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک حج = مناسک الملا علی قاری : (ص : ۱۷۷) باب المواقيت ، فصل : فی میقات أهل الحرم ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

☆ الهندية : (۲۲۱ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الثاني في المواقيت ، ط : رشيدية .
☆ المحيط البرهاني : (۴۱۳ ، ۴۱۲ / ۳) كتاب المناسك ، الفصل الرابع في بيان مواقيت الإحرام ، ط : إدارة القرآن .

(۱) الخامس عدم الإلزام الصحيح ، وهو أن يرجع إلى أهله بعد العمرة حلال ولو عاد إلى غير أهله إلى موضع لأهله التمتع والقران اتخذها دار أو لا ، توطن بها أو لا ، ثم حج من عام يكون متمتعاً عنده . (غنية الناسك : (ص : ۲۱۳) باب التمتع ، فصل في ماهية التمتع وشرائطه ، ط : إدارة القرآن)

☆ مناسك الملا علی قاری : (ص : ۳۸۲) باب التمتع ، فصل في شرائطه ، السادس : الاستطاعة ، ط : المكتبة الإمدادية مكة المكرمة .

☆ (قوله : عاد إلى بلده) فلو عاد إلى غيره لا يبطل تمتعه عند الإمام . (شامی : (۵۴۱ / ۲) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط : سعيد)

☆ (كوفي) أي آفاقي (حل من عمرته فيها) أي الأشهر (وسكن بمكة) أي داخل المواقيت (أو بصرة) أي غير بلده (وحج) من عامه (متمتع) لبقاء سفره . قال تحته في الرد : (قوله : أي داخل المواقيت) أشار إلى أن ذكر مكة غير قيد ، بل المراد هي أو ما في حكمها (قوله : أي غير بلده) أفاد أن المراد مكان لا أهل له فيه سواء اتخذها دارا بأن نوى الإقامة فيه خمسة عشر يوما أولا كما في البدائع وغيرها ، (قوله : لبقاء سفره) أما إذا أقام بمكة أو داخل المواقيت فلا تفرق بنسكين في سفر واحد في أشهر الحج وهو علامة التمتع ، وأما إذا أقام خارجها فذكر الطحاوي أن هذا قول الإمام وله أن حكم السفر الأول قائم ما لم يعد إلى وطنه . (شامی : (۵۴۱ / ۲ ، ۵۴۲) كتاب الحج ، باب التمتع ، قبيل : باب الجنایات ، ط : سعيد)

تمتع کا اعتبار پہلے عمرہ سے ہوگا۔ (۱)

البتہ حج قرآن کا احرام باندھ کر آنا ممنوع ہے، اس لئے کہ یہ شخص مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے حکم میں ہے (حکماً مکی ہے) اگر حج قرآن کا احرام باندھ کر آئے گا تو دم دینا لازم ہوگا۔ (۲)

تمتع کرنے والا میقات سے باہر نکل گیا

”آفاقی میقات سے باہر نکلے تو۔۔۔۔۔“ عنوان کو دیکھیں۔ (۸۰/۱)

(۲، ۱) وأقام بمكة حللاً لا يطوف بالبيت ما بداله، ويعتني بسائر ما سبق له في فصل ما ينبغي الاعتناء به بعد السعي، ويعتمر قبل الحج ماشاء. وما في الباب: ولا يعتمر قبل الحج فغير صحيح؛ لأنه بناء على أن المكي ممنوع من العمرة المفردة، وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعاً؛ لأن العمرة جائزة في جميع السنة بلا كراهة إلا في خمسة أيام، لا فرق في ذلك بين المكي والآفاقي، صرح به في النهاية والمبسوط والبحر، وأخى زاده والعلامة قاسم وغيرهم رحمهم الله تعالى، كذا في المنحة، بل المكي ممنوع من التمتع والقرآن، وهذه عمرة مفردة لا أثر لها في تكرار تمتعه، ولا يعتمر مع الحج؛ لأنه في حكم المكي، ولو فعل لا يكون قارناً باتفاقهم، وعليه رفض العمرة، أو الحج، كما سيأتى في الجمع المكروه، وهو متمتع إن حج من عامه، وكذا لو خرج إلى الآفاق لحاجة، فقرن لا يكون قارناً عند أبي حنيفة، وعليه رفض أحدهما، ولا يبطل تمتعه؛ لأن الأصل عنده أن الخروج في أشهر الحج إلى غير أهله كالإقامة بمكة، فكأنه لم يخرج..... (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب التمتع، فصل: في كيفية أداء التمتع المسنون، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۳۹۹، ۴۰۰) باب التمتع، فصل في تمتع المكي، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

شامى: (۵۳۷/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

فإن أحرم المكي بهما معاً، أو أدخل إحرام الحج على العمرة قبل طوافها، فلا بد من رفض أحدهما، فرفض العمرة أولى بالاتفاق..... وعليه عمرة و دم الرفض، وإن مضى فيهما جاز وأساء وعليه دم الجمع. (غنية الناسك: (ص: ۲۳۰) باب الجمع بين النسكين أو أكثر، فصل: في الجمع المكروه بين عمرة و حجة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۴۱۷) باب إضافة أحد النسكين إلى الآخر، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

الدر مع الرد: (۵۳۹/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

تمتع کرنے والا نے ذبح سے پہلے حلق کر لیا

اگر تمتع کرنے والے نے رمی کے بعد ذبح سے پہلے حلق کر لیا تو ایک دم واجب ہوگا۔ (۱)

تمتع کرنے والے

تمتع کرنے والے کو چاہیے کہ جب عمرہ کے اعمال طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے تو سر منڈوا کر یا ایک پور کی مقدار بال کتر واکر حلال ہو جائے، اور آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے، اس احرام میں نویں تاریخ یعنی یوم عرفہ تک احرام باندھنے میں تاخیر کی گنجائش ہے بشرطیکہ احرام باندھنے کے بعد عرفات میں وقوف کرنا ممکن ہو ورنہ حج نہیں ہوگا۔ (۲)

تمتع کرنے والے عمرہ کر سکتے ہیں

☆ حج تمتع کرنے والے افراد عمرہ کے طواف، سعی، حلق یا قصر کر کے فارغ ہونے کے بعد حج سے پہلے شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کی سات تاریخ تک بار بار (۱) ولو حلق المفرد، أو غيره قبل الرمي، أو القارن أو المتمتع قبل الذبح، أو ذبحا قبل الرمي، فعليه دم عند أبي حنيفة بترك الواجب. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنایات، المطلب العاشر في ترك الترتيب بين الرمي والذبح والحلق الخ، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۲۴/۳) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

مناسك الملا على قارى: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس، فصل في ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

(۲) وصفة المتمتع الذى لا يسوق الهدى أن يتدئ من الميقات فيحرم بعمرة ويدخل مكة ويطوف لها ويسعى ويحلق أو يقصر وقد حل من عمرته..... فإذا كان يوم التروية أحرم بالحج من المسجد..... وهذا الوقت ليس بلازم حتى لو أحرم يوم عرفة جاز. (الهندية: (ص: ۲۳۸/۱، ۲۳۹) كتاب المناسك، الباب السابع في القرآن والتمتع، ط: رشيدية)

الدر المختار مع رد المحتار: (۵۳۷/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

عمرہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، اس میں کوئی قباحت یا کراہت نہیں ہے۔ (۱)

☆ ”بعض علماء کے نزدیک جب تمتع کرنے والا وطن سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جا کر عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرا عمرہ کریگا تو اس کا تمتع باطل ہو جائے گا۔“ لیکن بعض علماء کی یہ بات درست نہیں ان کے اعتبار سے بھی۔ (۲) جب یہ شخص دوسرا عمرہ کرے گا تو اس کے ذریعہ سے تمتع ہو جائے گا، جب تیسرا عمرہ کریگا تو اس کے ذریعہ سے تمتع ہو جائے گا، خلاصہ یہ کہ جتنے عمرے کرے گا ان میں سے آخر والے عمرہ سے تمتع صحیح ہو جائے گا۔ (۳)

(۱) (قوله: وأقام بمكة حلالاً)..... [تنبيه] أفاد أنه يفعل ما يفعله الحلال فيطوف بالبيت ما بداله ويعتمر قبل الحج، وصرح في الباب بأنه لا يعتمر، أي بناء على أنه صار في حكم المكي، وأن المكي ممنوع من العمرة في أشهر الحج وإن لم يحج، وهو الذي حط عليه كلام الفتح، وخالفه في البحر وغيره بأنه ممنوع منها إن حج من عامه، وسيأتي تمامه. (شامی: ۵۳۷/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد

مناسك الملا على قارى: (ص: ۴۰۸) باب التمتع، فصل: المتمتع على نوعين، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرمة.

البحر الرائق: (۳۶۶/۲) كتاب الحج، باب التمتع، قوله: ولا تمتع ولا قران لمكي، ط: سعيد.

منحة الخالق على البحر الرائق لابن عابدين: (۳۶۶/۲) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

(۳، ۲) فأما إذا عاد إلى غير أهله بأن خرج من الميقات ولحق بموضع لأهله القران والتمتع كالبصرة مثلاً أو نحوها واتخذ هناك داراً أو لم يتخذ توطن بها أو لم يتوطن ثم عاد إلى مكة وحج من عامه ذلك فهل يكون متمتعاً، ذكر في الجامع الصغير أنه يكون متمتعاً ولم يذكر الخلاف، وذكر القاضي أيضاً أنه يكون متمتعاً في قولهم، وذكر الطحاوي أنه يكون متمتعاً في قول أبي حنيفة، وهذا وما إذا أقام بمكة ولم يرح منها سواء، وأما في قول أبي يوسف ومحمد فلا يكون متمتعاً، ولحقه بموضع لأهله التمتع والقران ولحقه بأهله سواء، وجه قولهما أنه لما جاوز الميقات ووصل إلى موضع لأهله التمتع والقران فقد بطل حكم السفر الأول، وخرج من أن يكون من أهل مكة لوجود إنشاء سفر آخر فلا يكون متمتعاً كما لو رجع إلى أهله، ولأبي حنيفة أن وصوله إلى موضع لأهله القران والتمتع لا يبطل السفر الأول ما لم يعد إلى منزله؛ لأن المسافر مادام يتردد في سفره يعد ذلك كله منه سفرًا واحدًا ما لم يعد إلى منزله، ولم يعد ههنا، فكان السفر الأول قائماً فصار كأنه لم يرح من مكة فيكون متمتعاً ويلزمه هدى المتعة. (بدائع الصنائع: ۱۷۱/۲) كتاب الحج، فصل: وأما بيان ما يحرم به، ط: سعيد

وانظر أيضاً: الحاشية السابقة رقم: ۲، ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۹۱.

تمتع کرنے والے کے پاس قربانی کی رقم نہیں

☆ اگر تمتع کرنے والے کے پاس دم شکر (قربانی) کی رقم نہیں ہے تو حج سے پہلے تین روزے رکھے پھر وطن واپس آنے کے بعد سات روزے رکھے۔ (۱)

☆ اگر تمتع کرنے والے ایسے آدمی نے حج سے پہلے تین روزے نہیں رکھے تو اس پر تین دم لازم ہوں گے:

۱۔ دم تمتع - ۲۔ دم تحلل - ۳۔ دم تاخیر۔ (۲)

(۱) (قوله: ويذبح فإن عجز فقد مَرَّ) أي في باب القران، فإن حكمهما واحد. (البحر: ۲/۳۶۳) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد

وفيه أيضاً: (قوله: وصام العاجز عنه ثلاثة أيام آخرها يوم عرفة، وسبعة إذا فرغ ولو بمكة) أي صام العاجز عن الهدى لقوله تعالى: ﴿فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة﴾، والعبرة لأيام النحر في العجز والقدرة. (البحر: ۲/۳۶۰) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد

فتح القدير مع الهداية: (۲/۲۲۴) كتاب الحج، باب التمتع، ط: رشيدية.

غنية الناسك: (ص: ۲۰۷، ۲۰۸) باب القران، فصل في بدل الهدى، ط: إدارة القرآن.

وفيه أيضاً: (ص: ۲۱۷) باب التمتع، فصل في كيفية أداء التمتع المسنون.

الدر المختار مع الرد: (۲/۵۳۳، ۵۳۴) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

وفيه أيضاً: (۲/۵۳۸) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

المحيط البرهاني: (۳/۳۶۰) كتاب المناسك، الفصل العاشر في التمتع، ط: إدارة القرآن.

الفتاوى الهندية: (۱/۲۳۹) كتاب المناسك، الباب السابع في القران والتمتع، ط: رشيدية.

(۲) (قوله: فإن لم يصم إلى يوم النحر تعين الدم) أي إن لم يصم الثلاثة حتى لو دخل يوم النحر لم يجزه الصوم أصلاً وصار الدم متعيناً..... فلو لم يقدر على الهدى تحلل وعليه دمان: دم التمتع، و دم التحلل قبل الهدى كذا في الهداية هنا، وقال فيما يأتي في آخر الجنايات: فإن حلق القارن قبل أن يذبح فعليه دمان عند أبي حنيفة، دم بالحلق في غير أوانه؛ لأن أوانه بعد الذبح، ودم بتأخير الذبح عن الحلق..... فنسبه صاحب غاية البيان إلى التخلیط لكونه جعل أحد الدمين هنا دم الشكر والآخر دم الجناية، وهو صواب، وفيما يأتي أثبت عند أبي حنيفة دمين آخرين سوى دم الشكر ونسبه في فتح القدير أيضاً في باب الجنايات إلى السهو وليس كما قال بل كلامه صواب في الموضوعين. قال تحتها في منحة الخالق: (قوله: بل كلامه صواب في موضعين) =

تمتع کرنے والے کے لئے ترتیب

”ترتیب“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۵۹/۱)

تمتع کے لئے شرط

تمتع کے لئے آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا ہونا شرط ہے مکہ مکرمہ میں رہنے والے، اور میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

تمتع مکہ والے نے کیا

”مکہ والے نے تمتع کر لیا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۳۹/۴)

تمتع والا اگر ہدی لے کر جائے

”ہدی لے کر جانے والے نے عمرہ کر کے حلق کر لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

= حاصلہ آنہ یجب علیہ عند الإمام ثلاثة دماء: دم القران، ودم الجناية على الإحرام بالحلق في غير أوانه ودم تأخير الذبح. (البحر الرائق مع منحة الخالق: (۲/۳۶۱، ۳۶۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

الكفایة مع فتح القدیر: (۲/۴۷۲، ۴۷۳) كتاب الحج، باب الجنایات، فصل: ومن طاف طواف القدوم محدثا الخ، ط: رشیدیہ.

البحر الرائق: (۳/۲۴، ۲۵) كتاب الحج، باب الجنایات، فصل: ولا شیء ان نظر إلى فرج امرأة، قبیل: فصل: ان قتل محرم صیدا الخ، ط: سعيد.

(۱) الحادی عشر: أن يكون من أهل الآفاق والآفاقي كل من كان داره خارج الميقات فلا تمتع لأهله ولا لأهل داخله (إرشاد الساری: (ص: ۳۸۴) باب التمتع، وأيضاً فيه: ليس لأهل مكة أى المقيمين بها وأهل المواقيت أى نفسها وماحاذها ومن بينها وبين مكة أى بين الحل من داخل المواقيت وبين الحرم المحترم تمتع. (ص: ۳۸۵) باب التمتع، فصل: فى تمتع المكي، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۱۲) باب التمتع، فصل فى ماهية التمتع وشروطه، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۳۹، ۵۴۰) كتاب الحج، باب التمتع، ط: سعيد.

تنعيم

☆ تنعيم مکہ مکرمہ کے شمالی جانب حرم کی حدود سے باہر تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، اور مکہ والے عمرہ کے لئے تنعيم کی ”مسجد عائشہ“ سے احرام باندھتے ہیں کیوں کہ یہ حرم کی حدود کے باہر سب سے قریب ترین جگہ ہے، نیز ام المؤمنین حضرت عائشہؓ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

☆ مکہ والے حرم کے حدود سے باہر جا کر کہیں سے بھی عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں۔ (۱)

توکل پر حج کرنا

جو حضرات حج اور عمرہ کے لئے پیسے اور سر و سامان کے بغیر نکل جاتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں، پھر راستہ میں اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے بھیک مانگتے ہیں وہ خود بھی تکلیف اٹھاتے ہیں دوسروں کو بھی پریشان کرتے ہیں، ان حضرات کا یہ عمل درست نہیں ہے، ان کی ہدایت کے لئے حکم نازل ہوا ہے کہ حج کے سفر کے لئے سفر کی ضروریات اور اخراجات ساتھ لینی چاہئیں، یہ توکل اور بھروسہ کے منافی نہیں ہے، بلکہ توکل کی حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اسباب اور وسائل کو اپنی قدرت کے (۱) وأما ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم، سواء كان أهله أو لا مقيماً به أو مسافراً. فالحرم للحج، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل، وجاز تأخيرها إلى آخر الحرم والحل للعمرة والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضي الله عنها، قيل هو المسجد الأدنى من الحرم. (غنية الناسك: (ص: ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأما ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۲/۴۷۹) كتاب الحج، مطلب: فى المواقيت، ط: سعيد.

إرشاد الساری: (ص: ۱۱۷) باب المواقيت، النوع الثانى: الميقات المكانى، فصل فى ميقات أهل الحرم، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

مطابق حاصل کر کے جمع کرے، پھر اللہ پر بھروسہ کر کے حج کے لئے نکلے، بالکل اسباب کو چھوڑ دینے کا نام توکل نہیں ہے۔ (۱)

توہین حرم کے ارادے پر سزا

ابرہہ کے علاوہ تین دوسرے سرکشوں نے بھی بیت اللہ کو مسمار کرنے کے لئے

(۱) وعن ابن عباس قال : كان يحجون ولا يتزوّدون فأنزل الله تعالى : ﴿ وتزوّدوا فإن خير الزاد التقوى ﴾ ، قال أبو الفرج ابن الجوزي : قد لبس إبليس لعنه الله على قوم يدعون التوكل ، فخرجوا بلا زاد وظنوا أنّ هذا هو التوكل ، وهم على غاية الخطأ ، وقال رجل لأحمد بن حنبل : أريد أن أخرج إلى مكة على التوكل بغير زاد ، فقال له أحمد : اخرج في غير القافلة ، فقال : لا إلامعهم ، قال : فعلى جروب الناس توكلت ، وقال أحمد بن حنبل : فيمن يدخل البرية بلا زاد ، لأحب ذلك ، هذا يتوكل على أزواد الناس (البحر العميق : ۱/ ۴۳۹ ، ۴۴۰) الباب الرابع في مقدمات السفر ، الزاد ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية

الأسباب التي يجلب النافع على ثلاث درجات : مقطوع به ومظنون ظنا يوثق به وموهوماً و همّا لا تنقش النفس به ثقة تامة ، ولا تطمئن إليه . الدرجة الأولى : المقطوع به : وذلك مثل الأسباب التي ارتبطت بالمسيات بها بتقدير الله ومشيته ارتباطاً مطرداً لا يختلف ، كما أن الطعام إذا كان موضوعاً بين يديك وأنت جائع محتاج ، ولكنك لست تتمد إليه وتقول أنا متوكل فهذا جنون محض ، وليس من التوكل في شيء الدرجة الثانية : الأسباب التي ليست متيقنة ، ولكن الغالب أن المسببات لا تحصل بدونها ، وكان احتمال حصولها دونها بعيداً ، كالأذى يفارق الأمصار والقوافل ويسافر في البوادي التي لا يطرقها الناس إلا نادراً ويكون سفره من غير استصحاب زاد ، فهذا ليس شرطاً في التوكل ، بل استصحاب الزاد في البوادي سنة الأولين ، ولا يزول التوكل به بعد أن يكون الاعتماد على فضل الله تعالى ، لا على الزاد كما سبق ، ولكن فعل ذلك جائز ، وهو من أعلى مقامات التوكل فإذا التباعد عن الأسباب كلها مراغمة للحكمة وجهل بسنة الله تعالى ، والعمل بموجب سنة الله تعالى مع الاتكال على الله عز وجل دون الأسباب لا يناقض التوكل . (إحياء علوم الدين للغزالي : ۵/ ۱۴۳ ، ۱۴۴) الشطر الثاني : (من الكتاب في أحوال التوكل وأعماله ، بيان أعمال المتوكلين ، ط : دار الخير)

﴿ اعقلها ﴾ أشد ركة نافتك مع ذراعها بحبل (وتوكل) أي اعتمد على الله قاله : لمن قال يا رسول الله أعقل ناقتي وأتوكل أو أطلقها وأتوكل ، وذلك لأن عقلها لا ينافي التوكل الذي هو الاعتماد على الله وقطع النظر عن الأسباب مع تهيتها ، وفيه بيان فضل الاحتياط والأخذ بالحزم . (فيض القدير : ۲/ ۱۰) حرف الهمزة ، رقم الحديث : ۱۱۹۱ ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت

اس کی طرف رخ کیا تھا، ان میں سے دو کے ساتھ تو بنی حُجّامہ نے جنگ کی (جو اپنے زمانے میں مکے پر قابض تھے) اور انہوں نے بیت اللہ کی حفاظت کی، تیسرا شخص قریشی اقتدار کے ابتدائی زمانے میں تھا اس کو اس بات کا حسد تھا کہ بیت اللہ کی وجہ سے قریش کا مرتبہ اور نام بہت اونچا سمجھا جاتا ہے لہذا اس نے بیت اللہ مسمار کر کے خود اپنے یہاں ایک کعبہ تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تھا تا کہ عرب والوں کو جو حج کے لئے مکہ جایا کرتے تھے خود اپنے یہاں بلائے۔

چنانچہ (وہ روانہ ہوا اور) جب مکے کے قریب پہنچا تو اچانک ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا پھیل گیا اور اس سرکش شخص کو اپنی ہلاکت اور بربادی کا یقین ہو گیا، اس نے فوراً ہی اپنا یہ ارادہ ختم کیا اور اس کے بجائے بیت اللہ پر چادر چڑھانے اور اس کے سامنے قربانی دینے کا ارادہ کیا، اس وقت اندھیرا چھٹ گیا اور اس شخص نے اپنی منت پوری کی۔

مذکورہ بالا واقعہ جس کتاب سے نقل کیا گیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص جو اس اندھیرے میں گرفتار ہوا تھا یمن کا بادشاہ تبع اول تھا، اس نے جب بیت اللہ کو مسمار کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی طرف روانہ ہوا تو اس پر ایک زبردست آندھی بھیجی گئی جس نے اس کے ہاتھ پیر توڑ ڈالے، اور وہ اور اس کا لشکر سخت اندھیرے میں گھر گیا، ایک روایت میں ہے کہ اس کے سر میں ایک سخت بیماری لگ گئی جس سے اس میں راد اور پیپ پڑ کر بہنے لگی، یہاں تک کہ نفرت کی وجہ سے کوئی شخص اس کے قریب بھی نہیں جاتا تھا۔

آخر اس نے حکیموں اور طبیبوں کو بلایا اور ان سے اس مرض کے بارے میں پوچھا، انہوں نے جب تبع کی یہ حالت دیکھی تو وہ سخت وحشت زدہ ہوئے اور اس کا کوئی علاج نہ بتلا سکے، آخر ایک مذہبی پیشوا نے اس سے کہا کہ: ”شاید آپ نے اس

بیت اللہ کے متعلق کوئی برارادہ کیا تھا؟“ تبّیج نے کہا: ہاں، میں نے اس کو ڈھانے کا ارادہ کیا تھا، تب اس بزرگ نے کہا: آپ نے جو ارادہ کیا تھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اس کا حرم ہے۔

پھر اس بزرگ نے تبّیج کو ہدایت کی بیت اللہ کا احترام اور تعظیم کرے، چنانچہ اس نے اب ایسا ہی کیا اور فوراً ہی اس کو شفا ہو گئی۔ (۱)

تہائی ترکہ حج کے مصارف سے زیادہ ہے

اگر ایک تہائی ترکہ حج کے مصارف سے زیادہ ہے تو وہ وارثوں کو واپس کر دینا ضروری ہے تاکہ وہ لوگ شریعت کے قانون کے مطابق آپس میں تقسیم کر لیں۔ (۲)

(۱) ثم رأيت في المشرف أن ثلاثة غيره قصدوا هدمه : اثنان قاتلتها خزاعة ومنعتهما ، والثالث كان في أول زمان قريش ، أراد هدمه حسداً على شرف الذكر لقريش به وأن يبنى عنده بيتاً يصرف حجاج العرب إليه ، فلما قارب مكة اظلمت الأرض وأيقن بالهلاك ، فأقلع عن تلك النية ، ونوى أن يكسوا البيت وينحروا عنده ، فانجلت الظلمة ففعل ذلك .

وفيه ان هذا الذي حصلت له الظلمة اما هو ”تبّع“ الأول ، فإنه لما عمد إلى البيت يريد تخريبه ، ارسلت على ریح كتعت منه يديه ورجليه ، وأصابته وقومه ظلمة شديدة ، وفي رواية أصابه داء تمخض منه رأسه قيحاً و صديدًا : أى يشج ثجاً حتى لا يستطيع أحد أن يدنو منه ، فدعا بالأطباء فسألهم عن دائه فقالهم مارأوا منه ، ولم يجد عندهم فرجاً ، فعند ذلك قال له الحبير : لعلك هممت بشيء في حق هذا البيت؟ فقال : نعم ، أردت هدمه ، فقال له : تب إلى الله مما نويت ، فإنه بيت الله وحرمة ، وأمره بتعظيم حرمة فعله فبرئ من دائه . (السيرة الحلبية : ۲۳۱ / ۱ ، ۲۳۲) باب بنیان قريش الكعبة شرفها الله تعالى ، ط : دار الكتب العلمية بيروت (۲) وإن عين كميّة الحج أيضاً فإن قال : حجة واحدة أو قال : حجة ، ولم يقل واحدة يحج عنه حجة واحدة ، كما في الهندية عن المحيط وما فضل يرد على الورثة . (غنية الناسك : ۳۴۰) باب الحج عن الغير ، فصل في الوصية بالحج ، ط : إدارة القرآن (۳) وما فضل من يد الحاج عن الميت بعد النفقة في ذهابه ورجوعه فإنه يردّ على الورثة لاسعه أن يأخذ شيئاً مما فضل . (الهندية : ۲۵۹ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج ، ط : رشديه

إرشاد الساري : (ص : ۲۴۱) باب الحج عن الغير ، فروع في الوصية بالحج ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

تہبند کو باندھنا

احرام کا تہبند بڑیا تار کی پٹی (بیلٹ) وغیرہ سے باندھنا جائز ہے۔ (۱)

تہبند کو سینا

تہبند کے دونوں کناروں کو آگے سے سینا مکروہ ہے، اگر کسی نے ناف سے لے کر گھٹنے تک ستر کے حصے کو چھپانے کے لئے سی لیا تو دم واجب نہ ہوگا، مگر افضل یہ ہے کہ احرام کے کپڑے میں بالکل سلائی نہ ہو۔ (۲)

تھوڑی

احرام کی حالت میں تھوڑی کو رو مال اور کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ

سے چھپانا جائز ہے۔ (۳)

(۲، ۱) والأفضل أن لا يكون فيه خياطة أصلاً، وإن زد أحدهما، أو خلله بخلال أو ميله أو عقده بأن ربط طرفه بطرفه الآخر، أو شدّه على نفسه بحبل ونحوه أساء ولا شيء عليه، وإنما أساء لشبهة حينئذ بالمخيط من جهة أنه لا يحتاج إلى حفظه بخلاف شد الهميان في وسطه فإنه لا بأس به؛ لأنه يشد تحت الإزار عادة فلم يكن القصد منه حفظ الإزار، وإن شدّه فوقه فلم يكن في معنى لبس المخيط . (غنية الناسك : (ص : ۷۱ ، ۷۲) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام ، ط : إدارة القرآن (۳) إرشاد الساري : (ص : ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل في مكروهاته ، و : (ص : ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل في مباحاته ، ط : الإمدادية مكة المكرمة .

الساتار خانية : (۲ / ۳۷۰) كتاب الحج ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم ، نوع منه في لبس المخيط ، ط : قديمي .

(۳) ويتقى ستر الرأس والوجه ولا يغطي فاه ولا ذقنه ولا عارضه ولا بأس بأن يضع يده على أنفه ، كذا في البحر الرائق . (الهندية : ۲۲۴ / ۱) كتاب المناسك ، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ، ط : رشديه

الساتار خانية : (۲ / ۳۷۲) كتاب الحج ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم ، نوع منه في لبس المخيط ، ط : قديمي .

إرشاد الساري : (ص : ۱۷۱) باب الإحرام ، فصل في مكروهات الإحرام ، ط : الإمدادية مكة المكرمة . =

تیرہویں تاریخ کی رات میں منی کا قیام

☆ تیرہویں تاریخ میں منی کا قیام، اور تیرہویں تاریخ کی رمی اصلاً واجب نہیں مگر افضل ہے، البتہ تیرہویں کی صبح منی میں ہو جائے تو اس دن کی رمی بھی واجب ہو جاتی ہے، اور یہ رمی سورج طلوع ہونے کے بعد کرنا جائز ہے۔ (۱)

= ولا یمسک علی أنفه ثوباً ولا بأس بأن يضع يده على أنفه ولا يغطي فاه ولا ذقنه ولا عارضه. (التاتارخانية: ۳۷۲/۲) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم، نوع منه في لبس المخيط، ط: قديمي
الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشديه.
إرشاد الساري: (ص: ۱۷۱) باب الإحرام، فصل في مكروهات الإحرام. ط الإمدادية
مكة المكرمة.

(۱) ويسن أن يبيت بمنى ليالي أيام الرمي، فلو بات غيرها، معتمداً كره، لا شيء عليه عندنا.
(غنية الناسك: (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة، فصل في العود إلى منى وما ينبغي الاعتناء به أيام قيامه بها، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة، فصل: في الرجوع إلى منى بعد طواف الزيارة، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

شامي: (۵۲۰/۲) كتاب الحج، مطلب في رمي الجمرات الثلاث، ط: سعيد.
والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع وإن لم يقم نفر قبل غروب الشمس فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره أن ينفر حتى يرمي في الرابع، ويسقط بنفره قبل طلوع فجر الرابع، فلو نفر قبل طلوعه لا شيء عليه في الظاهر عن الإمام، وقد أساء ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمي يلزمه الدم اتفاقاً، فإن لم ينفر حتى طلع الفجر من اليوم الرابع وجب عليه الرمي في يومه ذلك، فيرمي الجمار الثلاث بعد الزوال كما مرّ، فإن رمى قبل الزوال في هذا اليوم صحّ عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى، مع الكراهة التنزيهية، وإن لم يرم حتى غربت الشمس فإن وقت الرمي أداء وقضاء وتعيين الدم. (غنية الناسك: (ص: ۱۸۴، ۱۸۵) باب رمي الجمار، فصل في صفة رمي الجمار في اليوم الثالث والرابع، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۳۲) باب رمي الجمار وأحكامه، فصل: في رمي اليوم الرابع، ط: الإمدادية مكة المكرمة.

شامي: (۵۲۱/۲، ۵۲۲) كتاب الحج، مطلب: في رمي الجمار الثلاث، ط: سعيد.

تیرہویں تاریخ کی رمی کب واجب ہوتی ہے؟

تیرہویں تاریخ کی رمی اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب منی میں تیرہویں تاریخ کی صبح ہو جائے، اس صورت میں اگر کسی نے صرف تیرہویں تاریخ کی رمی چھوڑ دی تب دم واجب ہوگا۔ (۱)

تیرہویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

”بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۲/۱)

تیل

احرام باندھنے سے پہلے تیل لگانا جائز ہے۔ (۲)

☆ اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو احرام کی حالت میں زخم یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن میں لگانا اور ناک میں ٹپکانا جائز ہے، اور اگر خوشبودار ہے تو لگانا جائز نہیں ہے۔

☆ اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو کھانا بھی جائز ہے۔

☆ احرام کی حالت میں خوشبودار تیل کو ایک کامل عضو پر لگانے سے دم

واجب ہوگا اس سے کم پر صدقہ واجب ہوگا۔ (۳)

(۱) انظر الحاشية، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۳۰۱.

(۲) ويستحب أن يتطيب ويدهن وبما لا يبقى أثره أفضل. (إرشاد الساري: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل في صفة الإحرام، ط: الإمدادية مكة المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل والإدهان والتطيب، وغير ذلك، ط: إدارة القرآن.

حاشية الطحطاوى على المراقي: (ص: ۷۳۰) كتاب الحج، ط: قديمي.

(۳) ولو أدهن بدهن مطيب وهو ما ألقى فيه الأنوار، كدهن البنفسج، والورد والياسمين والبان والخيرى عضواً كاملاً فعليه دم، وفى الأقل من عضو صدقة، وإن أدهن بدهن غير مطيب كالزيت الخالص والحل وهو دهن السمسّم وأكثر منه فعليه دم وإن استقل منه فعليه صدقة. =

تین تحریریں

”کعبہ کی بنیاد سے نکلنے والی تین تحریریں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳)

= وهذا إذا استعمله على وجه التطيب وأما إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيء عليه ، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحل أو داوى بهما شقوق رجله أو جراحة أو أظفر في أذنيه أو استعط فلا شيء عليه (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط ، المعروف بمناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص : ۴۵۸ ، ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانى ، فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط : الإمدادية مكة المكرمة)
 غنية الناسك : (ص : ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنایات ، الفصل الأول : فى الطيب ، مطلب فى الادهان ، ط : إدارة القرآن .
 التاتارخانية : (۳۸۰/۲) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه وما لا يحرم ، نوع منه فى الدهن والتطيب والخضاب ، ط : قديمى .

ت

ٹڈی

حرم کی حدود میں محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے ٹڈی مارنا منع ہے۔ (۱)

ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ رہ گیا

اگر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ رہ جائے تو دم واجب ہوگا

کیونکہ یہ شرعی عذر نہیں ہے، پیدل جانا ممکن ہے۔ (۲)

(۱) ولا يجوز أن يفعل في الحرم سبعة أشياء ان كان محرماً أو غير محرماً ، أحدها قتل الصيد، فإن قتل في الحرم فإن عليه قيمته يتصدق بها، وإن بلغت هدياً فذبحه وتصدق به أجزأه، وإن نقصه الذبح تصدق بتمام القيمة. (التنف في الفتاوى: (ص : ۱۴۳) كتاب المناسك، ما يفعل في الحرم، ط : سعيد)
 وأما وجوبها بقتل الجرادة فالأثر الجراد من صيد البر فإن الصيد ما لا يمكن أخذه الا بحيلة ويقصده الآخذ، وقال عمر رضى الله عنه ، ثمرة خير من جرادة فأوجبها على من قتل جرادة ، كما رواه مالك فى الموطأ و تبعه أصحاب المذاهب . (البحر الرائق : (۳۵/۳) كتاب الحج ، باب الجنایات ، فصل : ان قتل محرم صيداً ، ط : سعيد)
 شامى : (۵۷۰/۲) كتاب الحج ، باب الجنایات ، ط : سعيد .
 (۲) ولو ترك الوقوف بالمزدلفة أى فى فجر يوم النحر بلا عذر، لزمه دم ، وإن تركه بعذر بأن كانت به علة..... أو ضعف..... أو كانت امرأة أى ونحوها من نفوس الرجال ، تخاف الزحام أى فى طريق منى ، أى فى ضيق أماكنها فلا شيء أى من الدم والصدقة عليه أى على تاركه. (إرشاد السارى: (ص : ۵۰۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: فصل فى الجنایة فى الوقوف بمزدلفة، و: (ص : ۳۱۰) باب أحكام المزدلفة، فصل فى الوقوف بها، ط : الإمدادية مكة المكرمة)
 الهندية: (۲۳۱/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط : رشيدية، وكذا فى الخانية على هامش الهندية : (۲۹۵/۱) كتاب الحج ، فصل فى كيفية الحج ، ط : رشيدية .

بدائع الصنائع : (۱۳۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما حكم فواته (أى فوات الوقوف بمزدلفة) ط : سعيد .

غنية الناسك : (ص : ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى شرائط الوقوف بها ، وبيان وقته و قدره و ركنه ومكانه ، ط : إدارة القرآن .

ملکٹ کنفرم نہیں

”فلائٹ یقینی نہیں“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۶۱/۳)

ٹوپی

☆..... احرام کی نیت اور تبلیہ پڑھنے سے پہلے ٹوپی اتار لینی چاہیے، اگر احرام کی نفلوں سے فارغ ہونے کے بعد ٹوپی اتارنا یاد نہ رہا، اور احرام کی حالت میں ٹوپی سر پر رہی تو اگر ٹوپی ایک گھنٹہ سے کم پہنی تو ایک مٹھی اور اس سے زائد پر ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوگا، بارہ گھنٹے یا زیادہ پہننے پر دم دینا واجب ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر حاجی واقعہً بیمار یا معذور ہے، ٹوپی یا سوٹر پہننا ضروری ہے، ورنہ شدید نزلہ یا بیمار ہو جاتا ہے تو ٹوپی اوڑھ سکتا ہے، اور سوٹر پہن سکتا ہے، البتہ اگر ایک دن یا رات یا اس سے زیادہ پہننا ہے تو فدیہ دینا لازم ہوگا، اور فدیہ میں اس کو اختیار ہے یا تو ایک بکری حرم کی حدود میں ذبح کرے، یا تین صاع (ساڑھے تین) (۱) فیذا لبس مخیطاً یوماً كاملاً أو لیلةً كاملاً فعليه دم وفي أقل من يوم أو ليلة صدقة وكذا لو لبس ساعة فصدقة وفي أقل من ساعة قبضة من برّ . (مناسک الملا علی قاری : ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع الأول : فی اللبس، مقدار اللبس الموجب للجزاء، ط: الإمدادیه مکّة المکرّمة

❏ إذا غطی رأسه أو وجهه ولو امرأة كلاً أو بعضاً بمعتاد وهو ما یقصد به التغطية عادة كالقلنسوة والعمامة مخیطاً كان أو غیره ودام علیه زماناً ولو ناسیاً أو عامداً عالماً أو جاهلاً، مختاراً أو مكرهاً، أو نائماً غطاه غیره أو هو بنفسه بعذر أو بغير عذر، فعليه الجزاء. (غنية الناسك: ص: ۲۵۴) باب الجنایات، الفصل الثالث: فی تغطية الرأس والوجه، ط: إدارة القرآن

❏ إرشاد الساری : (ص: ۴۳۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الأول :، فی حکم اللبس، فصل : فی تغطية الرأس والوجه، ط: المكتبة الإمدادیه مکّة المکرّمة .

❏ شامی : (۲/۴۸۸) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم، ط: سعید .

حج (کلو) گندم لے کر چھ مسکینوں پر صدقہ کرے جہاں چاہے، یا تین روزے رکھے۔ (۱)

ٹوٹھ پیسٹ

”منجن“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۵۲/۴)

ٹیکس دے کر حج کرنا

”حج دس سال تک موقوف رہا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۴۸/۲)

ٹیکہ

احرام کی حالت میں ٹیکہ لگوانا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ (۲)

(۱) وإن طیب أو حلق أو لبس بعذر خیر إن شاء ذبح فی الحرم أو تصدق بثلاثة أصوع طعام علی ستة مساکین أین شاء أو صام ثلاثة أيام ولو متفرقة . وفي الشامية : قوله : بعذر فإن جمیع محظورات الإحرام إذا كان بعذر ففیه الخيارات الثلاثة کما فی المحيط قهستانی ومن الأعدار : الحمى، والبرد، والجرح، والقرح، والصداع، والشقيقة، والقمل (الدر مع الرد : (۲/۵۵۷، ۵۵۸) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

❏ فأما إذا لبسه بعذر أو ضرورة فعليه أى الكفارات شاء، الصيام، أو الصدقة، أو الدم، والأصل فيه : قوله تعالى فی كفارة الحلق من مرض أو أذى فی الرأس : ﴿ فمن كان منكم مريضاً أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك ﴾ وروينا عن رسول الله ﷺ أنه قال لكعب بن عجرة : أيؤذيك هوام رأسك ؟ قال : نعم، فقال : احلق واذبح شاة، أو صم ثلاثة أيام، أو أطعم ستة مساکین، لكل مسکین نصف صاع من بر (بدائع الصنائع : (۲/۱۸۷) کتاب الحج، فصل : وأما بیان ما یحظره الإحرام، ط: سعید)

❏ خانية علی هامش الهندية : (۱/۲۸۸) کتاب الحج، فصل فیما یجب بلبس المخیط وإزالة الثفت، ط: رشیدیہ .

❏ البحر الرائق : (۳/۱۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید .

(۲) والفصد، والحجامة بلا إزالة شعر، وقلع الشعر النابت فی العين . (غنية الناسك : ص:

۹۲) باب الإحرام، فصل فی مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن

❏ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: الإمدادیه مکّة المکرّمة =

ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا

ٹی وی کی اسکرین پر حج کا پروگرام دکھاتے وقت انسانوں کی تصویر آتی ہے، اور جاندار کی تصویر ٹی وی کی اسکرین پر بھی دیکھنا جائز نہیں ہے، اس لئے ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر صرف حج کے میقات کی تصویر ہو تو دیکھنا جائز ہے۔ (۱)

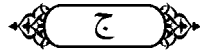
= الدر مع الرد : (۲ / ۲۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام وما لا یحرم ، ط : سعید .

الهندیة : (۱ / ۲۲۲) کتاب المناسک ، الباب الرابع : فیما یفعله المحرم بعد الإحرام ، ط : رشیدیہ .

(۱) لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب أو صورة ، وفي المغرب : الصورة علی فی کل مایصور مشبهاً یخلق الله تعالیٰ من ذوات الروح وغيرها ، وقولهم ویکره التصاویر ، والمراد بها التماثل اھـ ، فالحاصل أن الصورة عام والتماثل خاص ، والمراد هنا الخاص ، فإن غیر ذی الروح لایکره کالشجر (البحر الرائق : (۲ / ۲۷) کتاب الصلاة ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها ، ط : سعید)

بدائع الصنائع : (۱ / ۱۱۶) کتاب الصلاة ، فصل : فی شرائط الأركان ، ط : سعید .
عن النبی ﷺ قال : أشد الناس عذاباً یوم القيامة ، الذین یضاهون بخلق الله . (مشکاة المصابیح : (ص : ۳۸۵) باب التصاویر ، الفصل الأول ، ط : قدیمی)

وأيضاً فیہ : عن سعید بن أبی الحسن قال : كنت عند ابن عباس رضی الله عنه إذا جاءه رجل فقال : یا ابن عباس : إني رجل إنما معیشتی من صنعة یدی وإنی أصنع هذه التصاویر فقال : ویحک ان ابیت ألا أن تصنع فعلیک بهذا الشجر وکل شیء لیس فیہ روح . رواه البخاری . (مشکاة المصابیح : (ص : ۳۸۶) باب التصاویر ، الفصل الثاني ، ط : قدیمی)



جالیاں

بنی کریم ﷺ کے مزار مبارک کے سامنے تین جالیاں ہیں اور تینوں میں سورخ ہیں، پہلی جالی خالی ہے، درمیان والی جالی میں نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آرام فرما رہے ہیں درمیان والی جالی میں ایک گول سورخ رکھا گیا ہے، یہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے اسی سورخ سے تھورا ہٹ کر حضور ﷺ کا سینہ مبارک ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ہے یہاں پر ایک گول سورخ ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر ہے ان کے چہرہ مبارک کے سامنے بھی ایک گول سورخ بنا ہوا ہے، گویا درمیان کی جالی میں تینوں آرام فرما رہے ہیں۔

اور ہر سورخ کے اوپر نام لکھا ہوا ہے، ”ہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ وغیرہ۔ (۱)

(۱) ومن عجز عن حفظ هذا أو ضاق الوقت عنه اقتصر على بعضه كما قاله النووي ، قال : وأقله السلام عليك يا رسول الله ﷺ ثم إن كان قد أوصاه أحدٌ بالسلام على رسول الله ﷺ فليقل : السلام عليك يا رسول الله من فلان بن فلان ، أو فلان بن فلان يسلم عليك يا رسول الله ، ونحوه من العبارات ، ثم يتأخر إلى صوب يمينه قدر ذراع فيصير تجاهه أبى بكر رضی اللہ عنہ فيقول : السلام عليك يا أبا بكر صفى رسول الله وثانيه فى الغار ، ورفيقه فى الأسفار ، جزاك الله عن أمة رسول الله ﷺ خير الجزاء . ثم يتأخر إلى صوب يمينه قدر ذراع فيقول : السلام عليك يا عمر الفاروق ، الذى أعز الله به الإسلام ، جزاك الله عن أمة محمد ﷺ خير الجزاء . (وفاء الوفاء بأخبار المصطفى : الفصل الرابع فى آداب الزيارة والمجاورة : (۱۳۹۷ ، ۱۳۹۸) ط : مطبعة السعادة بمصر)

جانور

”مویشی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۵/۴)

جائیداد

اگر جائیداد اس قدر ہے کہ اس کی آمدنی اور پیداوار اس کے اور اس کے اہل و عیال کے سالانہ خرچہ سے زیادہ نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں اور جائیداد فروخت کرنا فرض نہیں۔ (۱)

جبل احد

”اُحد“ عنوان کو دیکھیں۔ (۸۶/۱)

جبل رحمت

اکثر لوگ وقوف کیلئے جبل رحمت کے اوپر چلے جاتے ہیں، یہ صاف اور صریح غلطی ہے سنت کی مخالفت اور بدعت ہے، رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں جبل رحمت پر نہیں چڑھے تھے، بلکہ آپ ﷺ نے اس کے دامن میں وقوف فرمایا تھا۔ (۲)

(۱) فالحاصل أن الحوائج الأصلية إذا كانت موجودة له لا يجب الحج فالتابع للحج، بل لا بد من مال فاضل عنها، وإن تكن موجودة عنده، وهو محتاج إليها يقدم الحج عليها إن حضر وقت خروج أهل بلده، فلا يصرف إليها بل يحج به، كذا أفاده في الكبير. (غنية الناسك: (ص: ۲۰) باب شرائط الحج، فصل وأما شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: (إدارة القرآن) (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج، النوع الأول، شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكية المكرمة. (۲) الهندية: (۲۱/۱) كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج وفرضيته ووقته وشرائطه، ط: رشيدية.

(۲) وليجتهد في أن يصادف موقف النبي ﷺ قيل هو الفجوة المستعالية التي عند الصخرات السود الكبار عند جبل الرحمة بحيث يكون الجبل بيمينك، إذا استقبلت القبلة والبناء المربع =

جُحْه

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب ملک شام وغیرہ سے آنے والوں کیلئے مکہ مکرمہ سے شمال مغرب میں بحر احمر کے ساحل کے قریب مدینہ طیبہ کے راستہ میں ”جُحْه“ میقات ہے، لیکن آج کل ”جُحْه“ کا نام و نشان مٹ چکا ہے اس لئے اس سے تھوڑا پہلے مشہور جگہ ”رابع“ سے احرام باندھتے ہیں، اور یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ (۱)

نقشہ یہ ہے:.....

= عن يسارك بقليل وراءه، فإن ظفرت بموقفه الشريف فهو الغاية في الفضل، وإلا فقف ما بين الجبل والبناء المذكور على جميع الصخرات والأماكن التي بينهما، فعلى سهلها تارة وعلى جبلها أخرى رجاء أن تصادفه فيفاض عليك من بر كاته..... (وأما صعود الناس الجبل فليس له أصل أصلاً، وحرص الناس على الوقوف فيه ومكثهم عليه قبل وقته وبعده وإيقاد النيران عليه ليلة عرفة، واختلاط الرجال والنساء يومها من البدع المستنكرة. (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۲۸۷، ۲۸۸) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، فصل في صفة الوقوف بعرفة، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

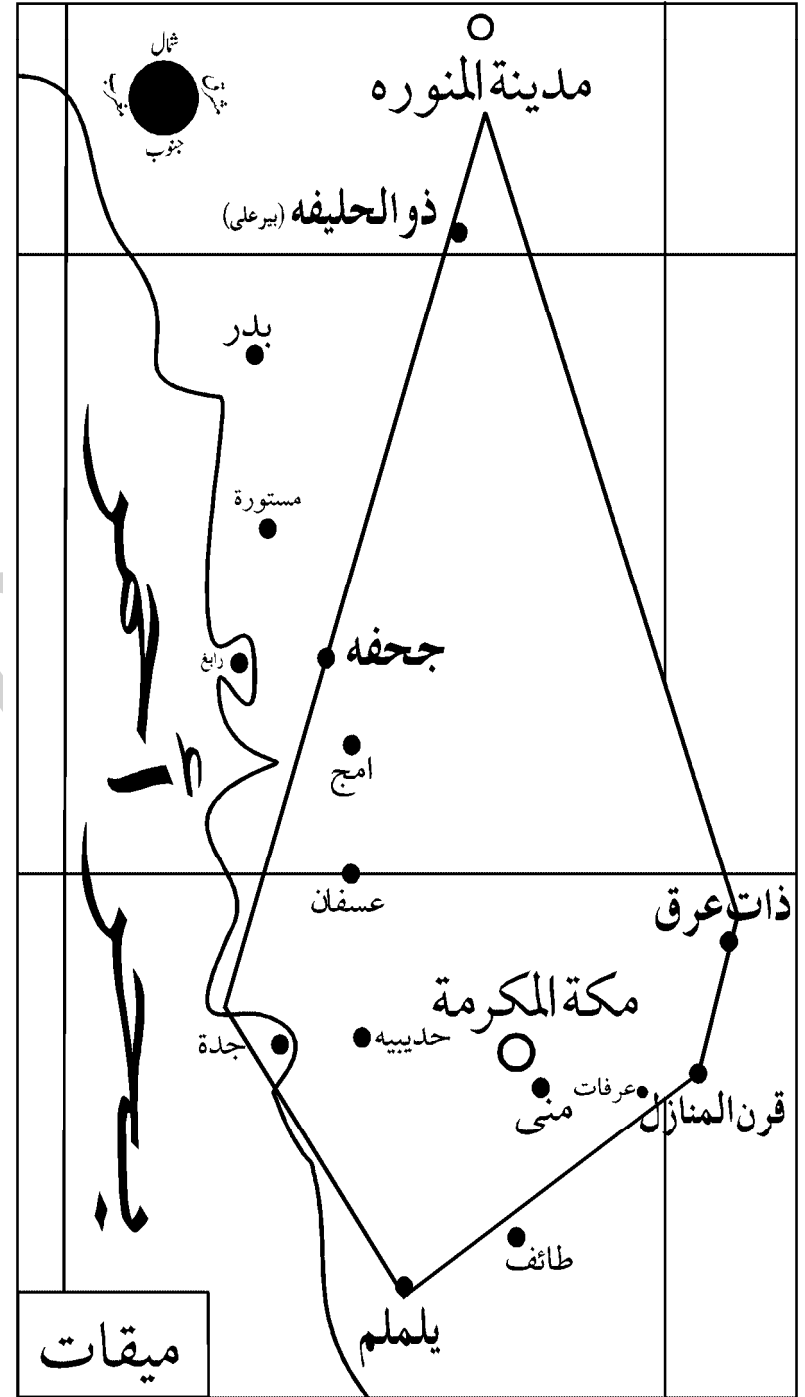
غنية الناسك: (ص: ۱۵۳، ۱۵۴) باب مناسك عرفات، فصل في صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۱۵۲/۳، ۱۵۲۸) الباب الحادى عشر فى الخروج من مكة إلى منى، مطلب: أفضل المواقف، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكية.

(۱) وجحفة على ثلاث مراحل بقرب رابع..... قوله: وجحفة بضم الجيم وسكون الحاء المهملة، سميت بذلك؛ لأن السيل نزل بها وجحف أهلها أى استأصلهم واسمها فى الأصل مهيعة لكن قيل أنها قد ذهبت اعلامها ولم يبق بها إلا رسوم خفية لا يكاد يعرفها إلا سكان بعض البوادرى فلذا. والله أعلم. اختار الناس الإحرام احتياطاً من المكان المسئى برباض وبعضهم يجعله بالغين لأنه قبل الجحفة بنصف مرحلة، أو قريب من ذلك..... (شامى: (۴۷/۲) كتاب الحج، مطلب فى المواقف، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۵۰، ۵۱) باب المواقف، فصل: أما مواقف أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۱/۵۹۹، ۶۰۰) الباب السادس: فى المواقف، الميقات المكانى، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.



میقات

جدہ ایئر پورٹ پر

☆ پاکستان سے جدہ کی مسافت ہوائی جہاز عموماً ساڑھے تین چار گھنٹے اور ہندوستان سے پانچ ساڑھے پانچ گھنٹے اور بنگلہ دیش سے ساڑھے چھ گھنٹے اور سات گھنٹے میں طے کرتے ہیں۔

سعودی عرب کا معیاری وقت پاکستان سے دو گھنٹے اور ہندوستان سے ڈھائی گھنٹے اور بنگلہ دیش سے تین گھنٹے پیچھے ہے، اس لئے ایئر پورٹ پر اترنے سے پہلے جب جہاز میں معیاری وقت کا اعلان ہوتا ہے، اس وقت یا اترتے ہی اپنی گھڑیاں وہاں کے معیاری وقت سے ملا لینی چاہئیں تاکہ نمازوں کی ادائیگی میں پریشانی نہ ہو۔

☆ جہاز سے ایئر پورٹ پر اوپر والی منزل میں اتارنے کے بعد حاجیوں کو نیچے ایک بڑے ہال میں پہنچا دیا جاتا ہے، اس ہال میں مردوں اور عورتوں کیلئے استنجہ اور وضو وغیرہ کا الگ الگ انتظام ہے، اگر استنجہ کی حاجت ہے تو وہاں فراغت حاصل کر سکتے ہیں البتہ ہاتھ روم کا دروازہ بند کرنے سے پہلے اس کو بند اور کھولنے کا طریقہ دیکھ لیں اور پکڑنے کے لئے کنڈی وغیرہ یا نہیں دیکھ لیں تاکہ بند کرنے کے بعد کھولنے میں پریشانی نہ ہو اگر کنڈی نہیں ہے تو دروازہ کو بند کرنے کے بعد کھولنا بہت مشکل ہوگا اس لئے دروازہ بند کرنے سے پہلے کھولنے کا انتظام اور طریقہ دیکھ لیں اور مطمئن ہو کر دروازہ بند کریں ورنہ پریشانی ہوگی۔

اور اگر نماز کا وقت ہے تو وہاں سے وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں، اگر آپ کو وضو کی ضرورت ہے تو نماز کا وقت آنے سے پہلے وضو کر لیں ورنہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد رش بہت بڑھ جاتا ہے اور لمبی قطار میں انتظار کرنا پڑتا ہے اس سے اور زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔

☆ ہال میں بیٹھ کر انتظار کرنے کے لئے کرسیاں رکھی ہوئی ہیں وہاں ترتیب

سے بیٹھ جائیں اس کے بعد پاسپورٹ کی تفتیش اور ایمریشن کی کارروائی شروع ہوگی، اس کارروائی میں تقریباً کئی کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں، اس لئے صبر و سکون سے کام لیں، دل برداشتہ ہو کر جذباتی نہ بنیں، (وہاں کے پولیس والے بھی آخر کمزور ہیں مسلسل کام کی وجہ سے تھک جاتے ہیں اس کا خیال رکھیں)۔ ہو سکتا ہے آئندہ زمانے میں یہ طریقہ بدل بھی جائے۔

☆ ایمریشن کے بعد سامان کا مسئلہ ہے لہذا اب سامانوں میں اپنا سامان نکال کر الگ کر لیں اس کے بعد اپنا سامان ٹرائی والے قلیوں کے حوالہ کر دیں وہ لوگ آپ کا سامان بلا اجرت اپنے ملک کی حج کمیٹی کے دفتر تک پہنچا دیں گے ہر ملک کی حج کمیٹی کے دفتر کے سامنے قومی جھنڈا نظر آئے گا۔

اور سامان کے ٹرائی کے اوپر ”مکتب الو کلاء الموحد“ کی عبارت لکھی ہوئی ہوگی اور اس کے ساتھ اس کا نمبر بھی لکھا ہوا ہوگا اگر ممکن ہو تو اس نمبر کو بھی یاد کر لیں تاکہ آپ کو سامان ڈھونڈنے میں آسانی ہو، اور سامان کی ٹرائی کو انجن سے کھینچ کر آپ سے پہلے لے جائیں گے اور آپ بعد میں پہنچیں گے اپنے ملک کے قومی جھنڈا کو دیکھ کر وہاں پہنچ جائیں اور اپنا سامان اپنی تحویل میں لے لیں، اور خود اپنے سامان کی حفاظت بھی کریں ورنہ گم ہونے کا خطرہ ہوگا۔

☆ اسی کوچ ٹرمینل کہتے ہیں یہاں پر جگہ جگہ نماز کی جگہیں، وضو خانے اور استنجا خانے موجود ہیں اور انتظار کرنے کے لئے کرسیاں لگی ہوئی ہیں، یہاں بھی استنجا خانہ میں داخل ہونے سے پہلے اس کے دروازے کو دیکھ لیں کہ کھولنے اور بند کرنے کا طریقہ کیا ہے تاکہ بعد میں نکلتے وقت پریشانی نہ ہو۔

☆ زرمبادلہ کے ٹریلوں چیک یا ڈالرو وغیرہ بھی کھلے کر سکتے ہیں لیکن مکہ مکرمہ میں جا کر کرنے میں مناسب ریٹ ملیں گے۔

☆ اگر آپ حج گروپ والوں کیساتھ ہیں تو گروپ کے ذمہ دار معلم لوگوں سے بات چیت کر کے گاڑی میں بیٹھا کر مکہ مکرمہ لے جائیں گے۔ اور اگر کسی گروپ کیساتھ نہیں تو حج آفس کے ملازمین اور ذمہ داران سے ملیں اور آگے روانگی کی تفصیل معلوم کر لیں اور اس کے مطابق تیاری کر کے روانہ ہو جائیں۔

جزاء شکار کی

شکار کی جزاء یہ ہے کہ دو عادل آدمی، اور اگر ایک عادل ہو تو بھی کافی ہے، اس شکار کی قیمت قتل کی جگہ کے اعتبار سے مقرر کریں، اور اگر قتل کی جگہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں تو اس جگہ کے قریب کی جگہ کے اعتبار سے قیمت مقرر کریں، اور قیمت مقرر کرتے وقت پیدائشی حسن و خوبی کا اعتبار کریں، تعلیم وغیرہ کا اعتبار نہ کریں۔

پھر اس کے بعد قاتل کو اختیار ہے چاہے اس قیمت سے ہدی کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کرے، یا کھانا خرید کر ہر مسکین کو ایک صدقہ فطر کی مقدار دے دے۔ (۱)

(۱) الحنفیۃ قالوا: من اصطاد حیواناً بریاً فإنه یجب علیہ قیمتہ بالقیود المقتدۃ فی صید الحرم..... فإذا اصطاد المحرم مالا یجوز له اصطیاده قوم علیہ ماصاده فی مکانہ أو فی مکان قریب منه بمعرفۃ عدلین، فإن بلغت ثمن ہدی خیر بین أمور ثلاثۃ: أحدها: أن یشتری بہذہ القیمۃ ہدیاً یدبحہ فی الحرم، ثانیہا: أن یشتری بہ طعام یتصدق بہ علی الفقراء فی أی مکان لکل واحد نصف صاع، ثالثہا: أن یصوم بدل کل نصف صاع یوماً، ولا یلزم فی ہذا الصوم التتابع، فإن لم تبلغ قیمتہ ثمن ہدی خیر بین الأمرین الأخيرین فقط. (کتاب الفقہ علی المذاهب الأربعة: (۱/ ۳۸۱، ۳۸۲) کتاب الحج، جزاء من اصطاد حیواناً قبل أن یتحلل من إحرامہ، قبیل: مبحث العمرة: ط: دار الغد الجدید) والجزاء (هو ما قومه عدلان)..... (فی مقتله أو فی أقرب مکان منه) إن لم یکن فی مقتله قیمۃ..... وکذا لو قتل معلماً ضمنہ لحق اللہ غیر معلم ولمالکہ معلماً، (ثم له) أی للقاتل (أن یشتری بہ ہدیاً و یدبحہ بمکة أو طعاماً یتصدق) این شاء (علی کل مسکین) ولو ذمیاً (نصف صاع من بر أو صاعاً من تمر أو شعیر) کالفطرة..... أو صام عن طعام کل مسکین یوماً وإن فضل عن طعام مسکین. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۶۳، ۵۶۴) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید) غنیۃ الناسک: (ص: ۲۸۴، ۲۸۵) باب الجنایات، الفصل الثامن فی صید البر وما یتعلق بہ، مطلب فی جزاء الصيد، ط: ادارة القرآن. =

جماع کیا وقف عرفہ سے پہلے

”وقف عرفہ سے پہلے جماع کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۳/۱)

جرم عقبہ میں خون کی ندی بہے گی

”امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸)

جمعہ قائم کرنا منیٰ میں

”منیٰ میں جمعہ قائم کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۸/۴)

جمعہ کے دن آٹھ ذی الحجہ ہو

”آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۴/۱)

جنابت کی حالت میں سعی کی

”حیض کی حالت میں سعی کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲)

جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا

اگر طواف زیارت جنابت، حیض، یا نفاس کی حالت میں کیا تو ایک اونٹ یا ایک گائے حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوگا، اور اگر بارہ ذی الحجہ سے پہلے پہلے دوبارہ طواف کر لیا تو اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر جنابت کی حالت میں طواف زیارت کرنے کے بعد طواف وداع بھی کیا ہے تو اس میں تفصیل ہے، اس کے بارے میں معلومات کے لئے ”طواف زیارت جنابت میں کیا اور طواف وداع طہارت سے کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱)

= إرشاد الساری : (ص: ۵۳۷) باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل فی جزاء الصيد مطلقاً فی الإحرام والحرم ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة .

(۱) ولو طاف للزيارة جنباً، أو حائضاً، أو نفساء كله، أو أكثر وهو أربعة أشواط، فعليه بدنة..... ويعيده =

جنابت کی حالت میں طواف کیا

”طواف جنابت کی حالت میں کیا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۵۵/۳)

جنابت کی حالت میں عمرہ کیا

”حیض کی حالت میں عمرہ کیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۷/۲)

جنابت میں طواف زیارت کرنے کے بعد وطی کا حکم

”طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔

جنارے کی نماز میں عورتوں کا شامل ہونا

”عورتوں کا جنازہ کی نماز میں شریک ہونا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۲۹/۳)

جنایات ادا کرنا فوراً واجب ہیں یا نہیں؟

”جنایات“ کی جزاء (بدلہ) لازم ہونے کے بعد ادا کرنا فوراً واجب نہیں ہے، مگر جب آخر عمر ہونے کا گمان غالب ہو اور فوت ہونے کا خوف ہو تو فوراً ادا کرنا لازم ہوگا، اور اس حالت میں تاخیر کرنے سے گناہ ہوگا، اگر زندگی میں ادا نہیں کر سکا تو جنایت کی جزاء ادا کرنے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا، اور اگر آدمی نے

= طاهرًا حتمًا ، فإن أعاده سقطت عنه البدنة ومن فروع الإعادة مالو طاف للزيارة جنباً، وللصدر طاهرًا ، فإن طاف للصدر في أيام النحر ، فعليه دم لترك الصدر ؛ لأنه انتقل إلى الزيارة، وإن طاف للصدر ثانياً ، فلا شيء عليه ، وإن طاف للصدر بعد أيام النحر فعليه دمان : دم لترك الصدر ، ودم لتأخير الزيارة ، وإن طاف للصدر ثانياً سقط عنه دمه . (غنية الناسك : (ص: ۲۷۲-۲۷۴) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلوب الأول : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰ ، ۵۵۱) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۲۹۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی

أفعال الحج ، فصل : لو طاف للزيارة جنباً و طاف للصدر طاهرًا ، ط: الإمدادیة مکة المکرمة .

وصیت نہیں کی اور اس کا انتقال ہو گیا تو اگر وارث اپنی خوشی سے جنایت کا بدلہ ادا کریں گے تو روزہ کے علاوہ باقی تمام جنایات ادا ہو جائیں گی۔ (۱)

جنایات زندگی میں ادا نہیں کر سکا

”جنایات ادا کرنا فوراً واجب ہے یا نہیں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۶/۱)

جنایت

جنایت جان کر کرنا، یا بھول کر یا خطا سے، مسئلہ معلوم ہو یا معلوم نہ ہو، کسی کی زبردستی سے کرے یا خوشی سے، سوتے یا جاگتے، نشہ میں یا بیہوشی میں، تنگ دستی میں یا فراخی میں، خود کرے یا کسی کو کہہ کر کرائے، سب برابر ہے، بہر حال جزاء واجب ہوگی۔ (۲)

(۱) اعلم أنَّ الكفارات كلها واجبة على التراخي..... فلا تأثم بالتأخير عن أول وقت الإمكان..... ويكون مؤذياً لا قاصياً في أي وقت أدى..... وإنما يتضيق عليه الوجوب في آخر عمره..... يغلب على ظنه أنه لو لم يؤد له لقات..... فإن لم يؤد فيه..... فمات..... أثم..... ويجب عليه الوصية بالأداء..... ولو لم يوص لم يجب في التركة ولا على الورثة ولو تبرع عنه الورثة جاز..... ولا يصومون عنه بل يتبرعون عنه بغير الصيام من ذبح الهدى أو إعطاء الطعام، والأفضل تعجيل أداء الكفارات أي مسارعة للخيرات. (إرشاد الساري: (ص: ۵۴۲) باب في جزاء الجنایات و كفارتها، ط: الإمدادية مكية المكرمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۴۲) باب الجنایات، مقدمة، قبيل: الفصل الأول في الطيب، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۵۴۳/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد.

(۲) ثم لا فرق في وجوب الجزاء بين ما إذا جنى عامداً أو خاطئاً، مبتدئاً أو عائداً، ذاكراً أو ناسياً، عالماً أو جاهلاً، طائعاً أو مكرهاً، نائماً أو منتبهاً، سكراناً أو صاحياً، مغمى عليه أو مفيقاً، موسراً أو معسراً، بمباشرة أو مباشرة غيره بأمره. (شامی: (۵۴۳/۲) كتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۲۴۲) باب الجنایات، مقدمة، قبيل: الفصل الأول: في الطيب، ط: سعيد.

إرشاد الساري: (ص: ۵۴۳، ۵۴۴) باب في جزاء الجنایات و كفارتها، ط: الإمدادية مكية المكرمة.

جنایت سے پہلے ہی دم دے دیا

”پیشگی دم دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸)

جنت کی دو چیزیں زمین پر ہیں

حدیث میں ہے کہ جنت کی چیزوں میں سے زمین پر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں، یہ دونوں جنت کے جواہرات میں سے دو جواہر ہیں، جو بیمار اور روگی بھی اس کو چھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شفاء عطا فرماتا ہے۔ (۱)

جوتا

عورت کے لئے احرام کی حالت میں جوتا پہننا جائز ہے اور مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ (۲)

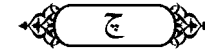
(۱) ليس في الأرض من الجنة إلا الحجر الأسود والمقام، فإنهما جوهرتان من جواهر الجنة، ما مسهما ذو عاهة إلا شفاه الله تعالى. (السيرة الحلبية: (۲۱۹/۱) باب بنیان قریش الکعبة شرفها الله تعالى، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) وتلبس من المخيط ما بدالها كالدرع والقميص والسرّاويل والخفين والقفازين..... (غنية الناسك: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: الإمدادية مكية المكرمة.

قوله: و خفين: أي للرجال فإن المرأة تلبس المخيط والخفين. (شامی: (۴۹۰/۲) كتاب الحج، فصل: في الإحرام، مطلب ما يحرم بالإحرام وما لا يحرم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳۲۳، ۳۲۴) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.



چادر

مرد حضرات کے لئے احرام کی حالت میں سر اور چہرے پر چادر ڈالنا منع ہے کیونکہ سر اور چہرے کو کھلا رکھنا ضروری ہے، اگر چادر سر پر رکھی اور فوراً ہٹالی تو اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

چشمہ

احرام کے دوران چشمہ استعمال کرنا جائز ہے۔ (۲)

چکر چھوڑ دیا نفل طواف کا

”نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۷۱/۴)

چکروں کی گنتی میں شبہ ہو

”طواف کے چکروں کی گنتی میں شبہ ہو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۰/۳)

(۳) آنہ لو غطی رأسه بغیر معتاد كالعدل ونحوه لا يلزمه شيء . (شامی : ۴۸۸/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم وما لا يحرم ، ط : سعيد

غنية الناسك : (ص : ۲۵۱) باب الجنایات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، ط : إدارة القرآن .
إرشاد السارى : (ص : ۴۳۶) باب الجنایات ، النوع الأول : فى حکم اللبس ، فصل : فى تغطية الرأس والوجه ، ط : الإمدادية مكية المكرمة .

(۱) وإن كان مما لا يقصد به التغطية كإجانة أو عدل بز وضعه على رأسه فلا بأس بذلك ؛ لأنه لا يعد ذلك لبساً ولا تغطيته . (بدائع الصنائع : ۱۸۵/۲) كتاب الحج ، فصل : وأما بيان ما يحظره وما لا يحظره ، ط : سعيد

غنية الناسك : (ص : ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ومحظوراته اللتى فى غالبها الجزاء ، ط : إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص : ۱۲۶) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط : الإمدادية مكية المكرمة .

چند بال کاٹنے سے حلال ہونے کا حکم

عمرہ کرنے کے بعد چند بال کاٹنے سے احرام سے حلال نہیں ہوتا ، سابقہ احرام بدستور باقی رہیگا ، اگر اس کے بعد ایک دن یا اس سے زیادہ سلسلے ہوئے کپڑے پہنے ہیں تو ایک دم اور ایک صدقہ لازم ہوگا ، احرام کی حالت میں چند بال کاٹنے کی وجہ سے صدقہ لازم ہوگا ، اور سلسلے ہوئے کپڑے وغیرہ پہننے کی وجہ سے دم لازم ہوگا ، ممکن ہے کہ دوسری جنایات کا بھی ارتکاب کیا ہو لیکن تدخّل کی وجہ سے صرف ایک دم لازم ہوگا ، اور حلق یا قصر بھی کر لیں۔ (۱)

(۱) يبتدئ من الميقات فى أشهر الحج فيحرم بالعمرة ، ويدخل مكة فيطوف لها ويسعى لها و يحلق أو يقصر وقد حل من عمرته . قال المحقق ابن الهمام : تحت قوله : فيطوف لها ويسعى الخ ، وذكر من الصفة الحلق أو التقصير ، فظاهره لزوم الحلق فى التمتع وليس كذلك بل لو لم يحلق حتى أحرم بالحج وحلق بمنى كان متمتعاً . (الهداية مع فتح القدير : ۴۲۲/۲) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط : رشيدية

قوله : ”يحلق“ إنما ذكر الحلق لبيان تمام العمرة لا لأنه شرط فى التمتع لأنه مخير بينه وبين بقائه محرماً بها إلى أن يدخل إحرام الحج . (حاشية الطحطاوى على الدر المختار : ۵۱۶/۱) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط : رشيدية

وإذا اختلف جنس الجنابة تعذر التداخل إلا إذا فعلها على قصد رفض الإحرام ، فإن المحرم إذا نوى رفض الإحرام ، فجعل يصنع ما يصنع الحلال من لبس الثياب والتطيب والحلق والجماع وقتل الصيد ، فعليه دم بجميع ما ارتكب . (غنية الناسك : ص : ۱۲۹) باب الجنایات ، مقدمة ، ط : إدارة القرآن